سلسلۂ دائرۂ ادبیہ نمبر ۱۸

تذکرۂ

خواتین انگورہ

مؤلفہ

ملا توحیدی

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ نے

پنے پریس
مطبع ادبیہ لکھنؤ مین چھپوا کر شائع کیا
سنہ ۱۹۲۳ء
قسم اول عہ

[illegible] کا [illegible]

مشرق وسطی کی [illegible]

صلح [illegible]

جہان کے [illegible]

کانفرنس کے اہم مباحث [illegible]

ذوق رکھنے والے [illegible]

حضرات کے لئے [illegible]

کانفرنس کے اہم مباحث [illegible]

صورت میں جمع کر دیا ہے [illegible]

مفصل [illegible]

ہر زبان نے [illegible]

سیاسی ذخیرہ [illegible]

Marfat.com

انتساب

ملک وملت کیلئے جسطرح ترکی قوم کی قربانیان اور اس کے حیرت زا کارنامے ایشیا کیلئے سرمایۂ عبرت ہین اسیطرح حامل خلافت ترکی قوم کے ہمدرد وغمگسار اور ملک وملت کے سچے مونس عالیجناب ناصر الاسلام میان محمد حاجی جان محمد چھوٹانی صدر مجلس مرکزیہ خلافت ہند کا فداکارانہ جذبۂ ایثار وعمل کتاب ہذا کے موضوع سے ایک قریبی اور امتیازی نسبت رکھتا ہے اسلئے مین بکمال عقیدت اپنی اس ناچیز کتاب کو ناصر الاسلام سیٹھ صاحب ممدوح کے نام نامی پر معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون

گر قبول افتد زہے عز وشرف

عقیدت کیش

وحیدی

Marfat.com

مقدمہ

اللہ اکبر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی دنیا کی گذشتہ تباہی اور مسلمانان عالم کی موجودہ ابتری کا اصل باعث اگر اون حروب صلیبیہ کو کہا جائے جو بعض متعصب مغربی افراد کی کج مج دماغی کا نتیجہ تھیں، تو میں کہون گا کہ یورپ کی تمام تر طاقت بھی اس مقصد مین کامیاب نہو سکی، اور مغرب کی مجموعی قوت مسلمانون کو دنیا سے ناپید کرنے میں آج بھی قاصر و ناکام ہے، لیکن مجھے اس امر کے اعتراف میں تامل نہیں کہ یورپ نے اسلامی دنیا پر جو سب سے نمایاں فتح حاصل کی وہ اسلامی اقوام کی اجتماعی روح فنا کر دینا اور اون میں افتراق و انتشار پیدا کرا دینا ہے۔ مسلمانوں پر یورپ کا یہ وہ تباہ کن حملہ تھا جس نے بالآخر آج مسلمان ایسی تابناک روایات کی حامل قوم کو ذلت و خواری کے تاریک غار میں ڈھکیل دیا، لیکن بجا
کہ میں مسلمانوں کی واژگوں طالعی کے اسباب مغرب کے سر ت
مجھے خود مسلمانوں میں اس قدر اہم اور شرمناک کوتاہ
اون کے سامنے یورپی اقوام کا بغض و عناد کوئی چیز

Marfat.com

مسلمانانِ عالم کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی تو خود مسلمانوں نے اس
روح فرسا عمل کا کیا رد کیا؟ کچھ نہیں۔

میرے نزدیک بغداد و قرطبہ ایران مصر کے عظیم الشان اسلامی جوامع کی شکست و برہمی نے عالم اسلام کو اس قدر نقصان نہیں پہنچایا جس قدر کہ مرکزِ خلافت سے دوری نے مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا، مسلمانوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہمیشہ ایک مرکز و جامعہ سے منسلک رہ کر دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کریں، اور یہ مرکز و جامعہ خلافت اسلامیہ تھی، لیکن قطع نظر خلافت راشدہ اور دیگر اسلامی خلافتوں کے جب یہ سعادت اندوز ورثہ آل عثمان میں منتقل ہوا تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مسلمانان عالم کا نصیب ہی اولٹ دیا گیا، اور ان میں اس مسعود و مبارک جامعہ سے بُعد و جدائی کے اسباب پیدا ہونے شروع ہو گئے

تاریخی اعتبار سے گو ابتداً خلافت عثمانیہ سے سلاطین اسلام کو گونہ ربط و علاقہ رہا لیکن اس آخری صدی میں مسلمانانِ ہند نے خصوصیت سے مرکز خلافت کو جس قدر فراموش کیا اوس کا اندازہ مسلمانان ہند کی تاریخ کے اون صفحات سے ہو سکتا ہے جو اون کی بدنصیبی سے سیاہ ہو رہے ہیں تم دور نہ جاؤ صرف ۱۹۰۵ء کے زمانہ سے قبل پر نظر ڈالو اور غور کرو کہ کتنے ہندی مسلمان تھے جو خلافت عثمانیہ کی نسبت برگزیدگی اور اوس کے احکام و فرامین کو اپنی نجات و سربلندی کا باعث سمجھتے تھے اور اوس دینی مرکز سے ربط و تعلق کے لیے بیقرار تھے، شاید کہ دو سے کے

Marfat.com

آج سے بیس برس قبل جب خود خلفائے عثمانیہ نے ہمیں بلایا تھا اور انہوں نے [illegible]
مرکز سے وابستگی کے لیے خصوصی دعوت نہیں دی اس کے جواب میں تمام [illegible]
اسباب کے تحت تقریباً پاس ۱۹۱۰ء سے لیکر ۱۹۲۲ء تک کے دور سفرنامے
ہیں جو مسلمانان ہند کے ذمہ دار افراد نے مرکز خلافت میں حاضر ہو کر لکھے ہیں
ان سفرناموں سے مسلمانان ہند اور خلیفۂ عثمانی کے تعلقات پر جو روشنی پڑتی
ہے اس سے یہ اندازہ ہوگا کہ عثمانی خلیفہ اسلامی ہند کی فلاح و بہبودی کا
کہاں تک دلدادہ تھا اور مسلمانان ہند کو اپنے اس مرکز و جامع اور اس آسمانی
امانت کی حامل قوم سے کہاں تک عشق و شیفتگی حاصل تھی؟

میں نے کتاب ہذا میں ترکی خواتین کے قدیم دور ترقی کے حالات معلوم کرنے
کے لیے کئی [illegible] سفرنامے پڑھے اور کوشش کی کہ مجھے اردو زبان میں ایسا
سفرنامہ مل جائے جس میں ترکی خواتین کے حالات وضاحت سے جمع کیے گئے
ہوں مگر افسوس کہ اس مقصد میں ناکام رہا اور ان اردو سفرناموں کے مطالعہ
سے مجھے جو مایوسی ہوئی تکلیف پہنچی اس کی شرح یہ ہے۔

۱۔ [illegible] سیاحوں نے ترکی ممالک اور ترکی قوم کے حالات کو اس
[illegible] شیفتگی سے نہیں لکھا جیسا کہ ایک سچے مورخ و سیاح کو حالات
لکھنا چاہیے۔

۲۔ ان مسلمان سیاحین نے ترکی حالات کو اسقدر سرسری اور سطحی انداز

Marfat.com

میں بیان کیا ہے گویا وہ ایک وحشی اور غیر متمدن ملک میں بھٹک کر اپنے روزنامچے کے اوراق بھر رہے ہیں۔

۳۔ بہ اعتبار جامعیت اگرچہ بعض سفرنامے اچھے لکھے گئے ہیں لیکن پھر بھی اصولی اور قومی نقطۂ نظر سے یہ ناکافی ہیں، ایسے سفرنامے جن کا مقصد درسعادت کے حالات کو بخوبی بیان کرکے خلافت عثمانیہ کی محبت اور اوسکی حکمران حیثیت کو نمایاں کرکے عالم اسلام کو اوسکی طرف مخاطب کرنا ہو بہت کم ہیں، البتہ بیگم صاحبہ جنجیرہ کا سفرنامہ ایسا دیکھا گیا جسکی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ سیاح کو اس قوم اور اوسکی تمدنی اور کاروباری زندگی کے تمام شعبوں سے ایک خاص شغف ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ یہ قوم [illegible] کے ذریعہ دنیا میں ایک ممتاز حیثیت کے ساتھ نمایاں ہو۔

۴۔ اس کے خلاف ان مسلمان سیاحین نے یورپی ممالک یورپی نظام حکومت پر جس وضاحت سے قلم اٹھایا ہے اور جس شان و مدحت کے ساتھ یورپی حالات جمع کئے ہیں، اون سے اون کی یورپ پسندی کا واضح اور کامل ثبوت ملتا ہے جو شاید ایک پکے عیسائی کو بھی حاصل نہ ہوگا۔

مذکورہ حالات اور جغرافی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ ہمارے ذرائع معلومات کی ان خرابیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہم ایشیا کی اس بلند مرتبہ اور ترقی یافتہ قوم کی رہنمائی سے محروم ہوگئے۔

Marfat.com

اب مذہب قومیت کو تھوڑی دیر کے لئے بالائے طاق رکھ کر اگر منصفانہ حیثیت دیکھا جائے تو بھی میں لکھوں گا کہ تمام ایشیا میں ترک ہی وہ عملی قوم ہے جس نے عروج و کمال اور تہذیب و ترقی کے ایسے نمونے پیش کئے ہیں جن میں ایشیائی اقوام کی بیداری اور اون کی تہذیب و ترقی کے ان گنت ذرائع مضمر تھے۔

آج ایشیا خصوصاً ہندوستان اپنے ہم وطن جاپان کی جس حیرت خیز ترقی کی تقلید کے لئے بیچین و مضطرب ہے، ترکی اس سے کئی صدی پہلے عروج و کامرانی کی ایسی شاہ راہیں پیش کر چکا ہے مگر ایشیا نے کبھی اوس کی طرف توجہ نہ کی مجھے اس سے بحث نہیں کہ ترکی سیاسیات میں مسلمانوں کو کیا کچھ کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھے تو یہ کہنا ہے کہ باعتبار تہذیب و تمدن اور داخلی اصلاحات میں اگر کوئی ایشیائی قوم ہمیں عروج و ترقی کا راستہ بتلا سکتی ہے تو وہ قوم ترک ہے جو صدیوں سے علوم و معارف حرف و صنائع اور معاش و معاد، کے تمام شعبوں میں حیرت ناک اصلاحیں کر چکی ہے۔

اس طویل نصیحت سے میرا یہ منشا ہے کہ اگر گذشتہ غفلت نے تمہیں اس متمدن اور شاہنشاہی اقتدار رکھنے والی ایشیائی قوم کی تقلید پیروی سے دور رکھا تو آؤ کہ آج پھر یہ ذی حوصلہ قوم اٹھی ہے اور اوس نے نہ صرف ذاتی معاملات بلکہ تمام ایشیائی برادری کے لئے، ایثار و عمل، اور تہذیب و ترقی کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے، اور ترکی کے قائد جلیل در صلح محترم نیلدہ ترک

Marfat.com

مصطفیٰ کمال پاشا کی زیر نگرانی اس بلند ہمت قوم نے جو جدوجہد شروع کی ہے اوس میں ایشیا بالخصوص اسلامی ہند کی لاکھوں اندرونی اور بیرونی کامگاریاں پوشیدہ ہیں پس اگر ترکوں کی اس جدید تحریک سے تمام سیاسی حصے نکالکر صرف اندرونی اور داخلی ترقی کے پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے تو ترکوں کے حسب ذیل مدارج زندگی اس قابل ہیں کہ اون کی کامل اتباع کیجائے۔

۱۔ ترکوں کی مذہبی شیفتگی جس کا ثبوت اونہوں نے اس جدید تحریک میں متعدد بار پیش کیا ہے۔

۲۔ ترکوں کی علمی ترقی اور دلدادگی جس کے نمونے تمہیں سمرنا، انگورہ المنہ، بالسکر اور اورنجان کے اون علمی و اقتصادی مدارس میں ملیں گے جن کی بنیاد ہی ترکوں نے اس نہایت کٹھن آزمائش اور ہولناک جنگ کے زمانہ میں رکھی ہے اور اس نسبت سے ترکوں نے موجودہ جدوجہد کے سلسلہ میں اپنی عورتوں کو دنیاوی امور اور ترقی میں جس غیرت و انداز میں شریک عمل کیا ہے وہ اسلامی ہند کے لئے عبرت و بصیرت کا ایک قابل عمل نمونہ ہے

میں نے روزنامہ آفاق کے زمانہ ایڈیٹری میں ایک ایڈیٹوریل مضمون میں کہیں یہ لکھ دیا تھا کہ۔

"مستقبل قریب میں ترکی خواتین ہندی خواتین کی اوستاد بنیں گی"

اسپر ایک مقامی ہندو اخبار نے یہ جلا بھنا آوازہ کسا تھا کہ "

"اخبار" اتفاق"، کے نوجوان ایڈیٹر کو ہندوستان ‏‏
"میں ترکی کے خواب نظر آتے ہیں"

لیکن آج جو لوگ مصری خواتین کی تازہ ترین جدوجہد کے اہم پہلوؤں کو جانچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ترکان انگورہ کی تحریک نے سارے ایشیا کو بیدار کردیا اوسی طرح مصری خواتین کا مردوں کے دوش بدوش جدوجہد میں حصہ لینا محض اون ترکی خواتین کی تقلید ہے جنہوں نے اناطولیہ کے میدانوں میں ایثار و عمل کے وہ نادر نمونے پیش کئے ہیں جن پر ترکی تاریخ کے صفحات ابدالآباد تک جگمگاتے رہیں گے،

میں کہتا ہوں اور بدلائل کہتا ہوں کہ ترکی خواتین کے موجودہ کارناموں اور خدمات نے ہندی خواتین خصوصاً مسلمان عورتوں کے لئے ایک شاہراہ ترقی پیش کی ہے اور قطع نظر اون کی سیاسی جدوجہد کے اگر تم اون کی علمی و معاشی خدمات ہی کو معلوم کروگے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ ترکی خواتین نے نہ صرف ایک طریق عمل ہی پیش کیا ہے بلکہ اونہوں نے اپنے اعمال و کارناموں سے اسلامی ہند نے اوس نہایت ہی قدیم اور ناقابل انفصال مسئلہ کا فیصلہ کردیا ہے جس پر اسلامی ہند میں آج تک اختلاف و تذاکرہ قائم ہے اور وہ مسئلہ پردہ ہے جس کے رواج و عدم رواج پر اسوقت تک علمائے ہندوستان میں بحث و مکالمہ ہو رہا ہے، لیکن ترکوں نے جس مذہبی احترام و پابندی کے ساتھ اپنی عورتوں کو

Marfat.com

دنیا کے تمام شعبوں میں شریک و داخل کیا اور اس کے کامیاب ہونے نے ثابت کر دیا کہ
آنے والے صفحات میں ملیں گے ترکی عورتوں نے موجودہ جدوجہد میں
نہایت جوش و قابلیت سے حصہ لیا ہے اور اس کا ایک ... ثبوت یہ ہے
کہ انہوں نے اسی ہزار کی تعداد میں میدان جنگ کی آتش فشانیوں میں
اپنے مردوں کے دوش بدوش ملک و مذہب کی حفاظت کا مقدس فرض ادا کیا،
اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ جب فتح ازمیر ... کے بعد ترکان انگورہ
اندرونی اصلاحات میں مصروف ہوئے اور ... فروری ۱۹۲۳ء ...
... زیر صدارت فاتح ازمیر مارشل کمال ... پاشا ترکی ...
ہوئی تو اس میں پانچ سو ترکی عورتیں بطریق ...
مطابق انگورہ گورنمنٹ کے دوسرے شعبوں میں جس قدر عورتیں کام کرتی ہیں
ان کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ محکمہ تعلیمات عامہ	۷۳۵
۲۔ محکمہ ٹیلیگراف	۳۰۱
۳۔ شفاخانے	۱۴۷۹۳
۴۔ بازرگانی	۹۵۹
۵۔ متفرق دفاتر	۵۰۴۳[۱]

---

[۱] المقطم مصر۔ بحوالہ بی گون انگورہ

Marfat.com

گویا ترکی عورتوں نے جس طرح میدان جہاد میں عہد سعادت کی مجاہد خو
کے ایثار و عمل کو زندہ رکھا اسی طرح وہ آج تمدنی و معاشی معاملات
مردوں کے شانہ بہ شانہ شریک عمل ہیں۔ لہذا ہندی خواتین خصوصاً مسلم
عورتوں کے لئے میں نے اس کتاب میں جن ترکی عورتوں کے حالات فراہم
کئے ہیں اون میں عروج و ترقی اور کسب علوم و معارف کے ایسے درخشاں
نمونے ملیں گے جو ہندی عورتوں کی تقلید عمل کے قابل ہیں اور یہی سبب ہے
کتاب ہذا کی تالیف کا۔

ماخذ جن ارباب علم کو غلام ہندوستان کے علمی ذوق کی موجودہ
انداز ہے اون کے نزدیک اُردو مصنفین کی مشکلات بھی مسلم ہیں، ظاہر ہے
کسی تالیف کیلئے بغیر کسی اقتباس (النقل) کے کام نہیں چلتا، خصوصاً
کے تازہ انقلاب کے لئے سوائے اخبارات کے کوئی ایسی مستند کتاب نہیں جس
کوئی مولف فائدہ اوٹھا سکے لہذا میرے لئے بھی چارہ کار یہی تھا کہ
زیر بحث کے لئے میں بھی اخبارات ہی سے استفادہ کروں، چنانچہ ایسا کیا
اگرچہ میرا عقیدہ ہے کہ اخبارات کی فراہم کردہ معلومات غلط نہیں
ہوتیں لیکن مین طبعاً ،،کامل تحقیق،، اور ،،صحیح استناد،، کا عادی ہوں
لہذا اسی لئے مجھے کتاب ہذا کی تالیف میں دماغ سوز تکالیف برداشت

Marfat.com

کرنی پڑیں۔ اور میں نے جب خالدہ ادیب خانم اور آپ کی بہن نگار ادیب خانم اور
تحفہ خانم کے حالات مرتب کرنے تو مجھے ان حالات میں بعض امور کے متعلق
شبہ سا تھا لیکن ہندوستان میں رہ کر کسی ترکی خاتون کے متعلق صحیح اطلاع حاصل
کرنا جسقدر ناممکن ہے وہ ظاہر ہے اس لئے مذکورہ خواتین کے متعلق میں نے
اپنے بعض ایسے دوستوں کو تکلیف دی جن کا علم ترکی معاملات میں مسلم و مستند
ہے۔ میں نے اپنے محترم بھائی مولوی سید سلیمان ندوی ایڈیٹر معارف سے یتیمہ خانم
مقیم سوئیٹزرلینڈ کے حالات طلب کئے کیونکہ مولوی صاحب ممدوح بذات خود
سوئیٹزرلینڈ میں ترکی مبلغین سے ملکر آئے ہیں اور ممدوح نے براہ نہایت شفقت
میری دوسری کتاب "تاریخ انگورہ" کیلئے جسقدر کثیر مواد عطا فرمایا ہے اس کیلئے میں
ممدوح کا شکر گذار ہوں۔ آپکے ذریعہ تحفہ خانم کے متعلق میرا شکوک رفع ہو گیا۔ محترمہ
خالدہ ادیب خانم اور آپ کی بہن نگار ادیب خانم کیلئے میں نے اپنے قدیم کرم فرما
مولوی سید سجاد حیدر یلدرم، بی۔ اے۔ رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کو لکھا۔
مولوی صاحب ممدوح کو ترکی لٹریچر خصوصاً خالدہ محترمہ کے ادبی کارناموں سے
جسقدر واقفیت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مذکورالصدر حضرات کے بعد
میں نے اپنے ان علم پسند دوستوں کو بھی لکھا جن کے ساتھ کچھ اخباری امور
میں کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے میں ممنون ہوں کہ ان دوستوں نے بھی مجھے
قیمتی امداد بہم پہنچائی خصوصاً شفیقی ہاشمی بی۔ اے چیف ایڈیٹر اخبار اخوت

یہ استقلال،، نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنی کتاب کے لئے ایڈیٹر صاحب مسلم
اسٹنڈرڈ، لنڈن کو لکھوں چنانچہ میں نے نومبر ۲۲ء میں ایڈیٹر صاحب
،،مسلم اسٹنڈرڈ لنڈن،، سے ترکی خواتین کے حالات دریافت کئے، جب
لنڈن خط روانہ کر چکا تو مجھے اپنے ایک اور فاضل دوست یاد آئے جو کسی وقت
میرے ساتھ دہلی کے ایک اخبار میں کام کرتے تھے اور آج کل وہ جرمنی میں مقیم
ہیں میں نے انہیں بھی خط لکھا اور انہوں نے مجھے ۱۹ جنوری ۲۳ء کو مقام
ہیمبرگ سے مفصل خط لکھا جو مجھے یکم فروری ۲۳ء کو ملا، اسی طرح میں خوش
ہوں کہ سوائے میرے ایک باضابطہ کاہل دوست مولوی محمد احمد خاں صاحب
ایڈیٹر اخبار زمیندار کے باقی تمام احباب نے نہایت حوصلہ افزا جواب دیا
خاصکر لنڈن و جرمنی سے جو معلومات مجھے حاصل ہوئیں وہ اسقدر مفصل اور
دلچسپ ہیں کہ میں نے خواتین انگورہ کا دوسرا حصہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب میں محترم
بھائی مولوی سید سلیمان ندوی اور مولوی سید سجاد حیدر یلدرم، بی۔ اے، کے
خطوط درج کرتا ہوں جو ممدوحین نے کتاب زیر بحث کے متعلق مجھے لکھے ہیں
خطوط سے، میری تحقیق اور فراہم کردہ حالات کیلئے میری محنت و کوشش کا اندازہ
ہو سکتا ہے، خطوط یہ ہیں۔

(از دار المصنفین اعظم گڈھ)

محترم السلام علیکم

خواتین اتراک کا حال تو مجھے نہیں معلوم، فاطمہ رضیہ خانم سے میں،،

واقف نہیں پیرس میں ڈاکٹر بہزاد آفندی کی ایک بھتیجی مجھے ملی تھیں وہ وہاں پڑھتی تھیں"

والسلام
سید سلیمان ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء

(از مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

مکرمی. تسلیم عرض ہے

خالدہ خانم کے مفصل حالات بمبئی کرانیکل میں کوئی ایک ماہ سے زائد ہوا چھپے ہیں اوس سے بہتر مضمون ان کے متعلق میری نظر سے نہیں گذرا اس کے بعد وہ مضمون ہے جو سالک صاحب نے ایک سال ہوا مخزن میں چھپوایا تھا۔

میرے پاس خالدہ خانم کی دو تصنیفیں ہیں "خراب معبدلر" "سویہ طالب" "خراب معبدلر (یعنی ویران صنم خانے)" یہ مختصر حکایات اور مضامین کا مجموعہ ہے "سویہ طالب" ایک ناول ہے جس میں اوس زمانہ کا ذکر ہے جبکہ نوجوان ترکوں نے سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کو تخت سے اتارا تھا۔

جب ۱۹۱۱ء میں قسطنطنیہ گیا تھا تب یہ دونوں کتابیں (ترجمہ اور کتابوں کے) خریدی تھیں۔ ہاں علاوہ ان حالات کے جو اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں میں یہ بتا سکتا ہوں کہ خالدہ خانم کی

دوسری شوہر ڈاکٹر عدنان بے ہیں جو حکومت انگورہ کی طرف سے قسطنطینہ کے گورنر مقرر ہو کر حال ہی میں قسطنطینہ پہونچے ہیں۔

نگار خانم کے متعلق مجھے کچھ حالات معلوم ہیں۔ ہمایوں میں جو مضامین خالدہ خانم کے میں نے شائع کرائے ہیں اون کا ماخذ خراب معبد لہرہے،،

۲۰ فروری ۱۹۲۳ء خاکسار

سید سجاد حیدر

مذکورہ خطوط ہندوستان میں میری آخری تحقیق ہیں، ان کے بعد میرے بعض اور دوستوں نے اس کتاب کے متعلق جو امداد عطا فرمائی اُن میں استاد حضرت مولوی محمد حسین محوی صدیقی صدر دائرہ ادبیہ لکھنؤ کا شکر گذار ہوں جن کی شفقت و حوصلہ افزائی کے ذریعہ آج یہ کتاب ناظرین کے ملاحظہ میں پھونچ۔ ہی ہے حقیقتہً مولوی صاحب کی ذات اُردو زبان کے لئے کہاں تک مفید ہے اس کا جواب لکھنؤ کا دائرہ ادبیہ کانپور کا حلقۂ ادبیہ اور اس کا مجلہ ماہی الادب، کافی ہے جو مولوی صاحب ممدوح ہی کے نتائج فکر ہیں آپ کے بعد میرے بہنوئی ڈاکٹر ادریس فاروقی کے لئے دعائے مغفرت ہے کہ مرحوم نے اپنی وفات سے چند دن پہلے مجھے اس کتاب کے ولائتی اخبارات کا کافی ذخیرہ عطا فرمایا تھا، آہ کہ آج ادریس نہیں ہیں جو اپنی محبوب کتاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔

جس کی موت نے میرے دماغ کو جو صدمہ پہونچایا اوس کا اثر یہ ہے کہ میں
ہذا کو اُن کی فرمائش کے موافق مکمل نہ کر سکا ۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں
ں مرنے والے ہیں؟؟

آخر میں مجھے اپنی کتاب کے بعض مقام کا اعتراف کرنا ہو جن کی تلافی بشرط
ئی آئندہ ایڈیشن میں ہو گی۔

خاکسار

توحیدی عرف ملا رموزی (بھوپالی)

یکم اگست ۱۹۲۳ء

ترکی خواتین کا دورِ ترقی

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ " ترکی خواتین کی عہد حاضر میں حیرت انگیز قربانیاں اون کے کسی فوری اشتعال و ولولہ کا نتیجہ نہیں ہیں اون کے اوس دور کا مختصر سا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے ترکی خواتین کے صحیح نشو و ارتقا اور تہذیب و ترقی کا اصل زمانہ کہا جا سکتا ہے، اور حقیقت میں یہی وہ اگلا دور ہے جس میں ترکی قوم و حکومت اپنی عورتوں کو تہذیب و تمدن میں مساوی حصہ لینے کا موقع دیا، گویا موجودہ جدید ترکی "اجد وجہد میں جو گرانبہا یہ خدمات ترکی عورتوں نے انجام دیں وہ اس کے لئے آج سے کئی سال پہلے تیار کی گئی تھیں،

مخالفین ترکی تو بجائے خود پوری ترکی قوم پر الزام دھرتے ہیں کہ وہ یورپ میں متمدن اقوام کے دوش بدوش حکمرانی کے قابل نہیں" لیکن ذیل کے حالات بتلائیں گے، جس قوم نے اپنی عورتوں کے ارتقا اور دماغی علوم تربیت کے لیے بکمال فراخ حوصلگی وسائل فراہم کیے ہو

Marfat.com

وہ دنیا میں متمدن اقوام کے ہم پلہ لیکن شاہنشاہی امور میں مساوی نہیں
ہو سکتی ۔

اگر آج سے پچیس برس پہلے ترکی اور اسلامی ہند کے رابطہ و تعلق کی تاریخ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ہند میں مشکل سے پچیس فیصدی بھی ایسے مسلمان ملیں گے جو ترکی حکومت اور ترکی قوم کو اس عظمت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جس طرح وہ آج ترکی پر جان و مال سے فدا ہیں، گویا اسلامی ہند اور ترکوں کے باہمی پرخلوص تعارف کا زمانہ طویل نہیں بلکہ یوں کہئے کہ جب ترک ہلاکت و بربادی کی آخری حد تک پہنچ گئے خصوصاً مقام خلافت کے سقوط نے ہر طرف سے مسلمانان ہند کو ترکوں سے روشناس کرایا۔ پس اس مناسبت سے مسلمانان ہند نے ترکوں کو سب سے پہلے اس وقت پہچانا جب ترکوں میں عہد "دستوریت" کا آغاز و افتتاح ہوا جسے آج تقریباً ۱۵ برس کا عرصہ ہوتا ہے اور ٹھیک اسی طرح ترکوں کے عہد ترقی اور ان کی دماغی عروج و کمال کا زمانہ بھی اگرچہ مخالف تباہ کن دور اختیار کرتا ہے لیکن اصل میں ان کے قومی عروج و ارتقاء اور نشو و اصلاح کا زمانہ بھی یہی "عہد دستوریت" ہے۔ بلکہ ترکوں نے بھی اپنی ذات و ملت کو اسی زمانہ میں محسوس کیا اگرچہ ترکوں کو ترقی کی طرف مائل کرنے والا سبب کوئی غیر معمولی حادثہ

Marfat.com

نہ تھا بلکہ وہی دائمی ارتقاء، تھا جو انسانی صعود وبلندی کا رہبر ہوا کرتا ہے تاہم اُن کے ان ترقی کن خیالات سے مسلمانان ہند اوس وقت واقف ہوے جب وہ اپنی اصلاحی جذبات کی بنا پر جنگ بلقان وطرابلس میں الجھا لگئے یہ حقیقت ہے کہ جنگ بلقان سے پہلے بھی ترکوں میں طبعاً اپنی داخلی ہمہ گیر اصلاح کے خیالات پیدا ہوگئے تھے اور اون کی ایک "نوجوان جماعت" تھی جو طریق حکومت کو جدید اصول پر بدل دینے کی موید وحامی تھی اور یہ اسی جماعت کا اثر تھا جس نے بالآخر ایک خونریز جدوجہد کے بعد ترکی حکومت کے شخصی تفوق کے تباہ کن اور استبدادانہ اثرات سے قوم کو بچالیا، اور اب وقت آگیا کہ ترک بھی اقوام عالم کے دوش بدوش اپنی اصلاح کریں، لیکن قطع نظر اون تمام روکاوٹوں سے جو ترکون کے اوس اندرونی انقلابی اصلاح وترقی کے راستہ میں یورپ نے پیدا کیں۔ وہ حقیقتہً نہایت بلند حوصلگی سے اپنی داخلی اصلاح میں مصروف ہوگئے تھے، اور یہ اسی جذبہ کا نتیجہ ہے کہ ترکی کے جس دور کو عہد جہالت۔، کہا جاتا ہے وہ آج دور ہی میں اسپنے قوائے عملی کو کارآمد بنانے میں محو ومنہمک تھے،

ترکوں کا یہ وہی عہد جاہلیت ہے جبکہ اونہوں نے اپنی عورتوں کو عظیم الشان پیمانہ پر ترقی وتمدن اور علوم ومعارف کے حصول کے لئے آزادی عطا کی، یہ وہی دور جاہلیت تھا جب ترکی عورتیں ترکی مردوں کی

پرورش اپنی دماغی تربیت میں شریک ہو گئی تھیں، اور یہ بات
اکل و واقعات میں نہایت بلند آہنگی سے کہہ سکتا ہوں کہ جن ترکی
عورتوں نے موجودہ جدوجہد میں نمایاں حصہ لیا ہے وہ تمام تر
اثر اسی دورِ اصلاح کا ہے جبکہ ترکِ نسوانی عزیز ملت میں تحلیل کیے جاتے
تھے، اب میں بعض ایسے حوالے نقل کرتا ہوں جن سے ترکی خواتین کی
بیداری اور ان کی ترقی کے ابتدائی حالات کا اندازہ ہوگا اور صرف
اسی حوالہ سے ترکی خواتین کے دورِ بیداری اور ترکوں کے اصلاحی
خیالات کی تاریخ معلوم ہوگی یہ مضمون ایک عیسائی عورت مس ملرنٹ کا
لکھا ہوا ہے جسے پیرس کے نامور رسالہ "ایشیا" سے نقل کیا جاتا ہے،
"مس ملرنٹ وہ انصاف پسند عیسائی عورت ہے جو ترکیہ [illegible]
کے سرکاری کالج میں پروفیسر رہ چکی ہے اور ترکی [illegible]
سے بخوبی واقف ہونے کے ساتھ ساتھ ترکوں کے [illegible]
کامل طور پر واقف ہے جو ان کے دماغ میں نسوانی اصلاح و آزادی
کے لیے برسوں پہلے پیدا ہو چکے تھے، ذیل کے مضمون میں مس لوئن
مذکورہ نے ترکی خواتین کی علمی سرگرمیوں پر ایک جامع نظر ڈالی ہے جس کے
دو حصے ہو سکتے ہیں،

حصہ اول اس امر سے متعلق ہے کہ خود ترکی حکومت نے خواتین

Marfat.com

کی تعلیم و ترقی کے لئے کیا کچھ کیا؟

حصہ دوم میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ عوام ترکی نے اپنی عورتوں کو تہذیب جدید کے اصول پر تعلیم دلانے میں کس دلچسپی کا اظہار کیا؟ یہی وہ دو حصے ہیں جن پر خاتون مذکورت بکمال جامعیت مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون سے ترکوں کی معارف پسند طبائع کا صحیح اندازہ ہوگا مضمون یہ ہے،،

فروانات کی تحریک دنیائے اسلام میں گذشتہ صدی کے تقریباً وسط میں پہلے مصر میں اور پھر کوہ قاف کے دامن میں شروع ہوئی یہ تحریک چند مہذب شخصوں کی مخالفت اور ہجو کے پیرایہ میں اس اصول کے متعلق تھی کہ ترقی اسوقت تک ناممکن ہے جب تک کہ عورتیں غرذلت اور جہالت میں پڑی ہوئی ہیں، یہی تحریک کچھ مدت بعد ترکی میں بھی شروع ہوئی اور وہاں اس نے بڑی ترقی کی ہے کیونکہ جب سے ۱۹۰۸ء کی دستوری حکومت برسرکار ہے عورتیں اپنے حقوق کے لئے برابر جدوجہد کر رہی ہیں مس ملزنٹ نے ترجمہ ذیل فقرات اخبار منروورلڈ،، کے حال کے ایک نمبر سے ہیں اور نیز سے اس جانبازانہ روح کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے جس نے ترکی عورتوں کو اپنی آزادی کیلئے

Marfat.com

آمادہ سعی وجہد کر دیا، یہ اخبار "انجمن تحفظ حقوق نسواں
ترکی" کا ترجمان ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ
اگر حقیقی خوشی حاصل نہ کر سکیں تو اس میں قسمت کا
کیا قصور ہے، قصور تو ہمارا ہے، مرد آج نمائشی طور پر
دیکھ رہے ہیں اور ایسا پیشتر شاید ہی ہوا ہو کہ آئندہ سالوں
میں ہماری قوم کی کامیابی اور فلاح وبہبود کا انحصار زیادہ
تر ہم پر یعنی اپنی نسل کی ماؤں اور لڑکیوں پر ہے آزادی
تعلیم و ترقی عملی اور اخلاقی پہلوؤں سے تو ہماری دلی
خواہش ہے اور یہی اپنا مقصد ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ
کون ہم کو خوش کر سکتا ہے، بلکہ سوال یہ ہے کہ ہم خود
اپنے وطن اور اس وطن کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں؟
سنہ ۱۹۰۸ء سے لیکر ترکی عورتوں نے اخبارات کی بنیاد
ڈالی ہے اور جن کی ایڈیٹری اور نامہ نگاری یہی عورتیں
ہی کرتی ہیں تاکہ وہ اشتراکی اور اقتصادی معاملات پر
بحث کریں اور یہ ایک ایسے ملک میں جہاں کہ عورتوں کا
نام لینا بھی حیات عامہ میں ممنوع تھا اور جہاں قانونی
دستاویزوں میں بھی ان کا نام نہیں لیا جاتا تھا۔ اس

Marfat.com

حالت میں اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ آج یہ معمولی بات
سمجھی جاتی ہے کہ استنبول کے اخباروں میں ایک
شاہزادی کا نام کسی فیاضی کی ذیل میں یا کسی مشہور
عورت کا نام پڑھا جائے جو برکن سے چلی ہے اور یہ
انچھوتی ہے عورتوں نے، کلب ادراشن بن قائم کی ہیں
جنہوں نے گذشتہ وسال کی جنگوں میں بڑی پبلک
خدمات سرانجام دی ہیں اور جن کے عوض انہوں نے
اپنے فرقہ کے لئے خاص مراعات حاصل کی ہیں، انہوں
نے قدامت پسندوں کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود
مستقل اور پائیدار ترقی کی ہے۔ ترکی عورتوں کے پلیٹ فارم
سے چند سابقہ نورانی مراسم اور سابقہ اسلامی حقوق کا مطالبہ
باآواز بلند کیا جا رہا ہے جن کے ماتحت عورتوں کو پہلے سے زیادہ
آزادی اور امتیازی حیثیت حاصل تھی وہ تعلیم و اقتصادی
آزادی کے لئے مردوں کے برابر مرتبہ چاہتی ہیں۔ مثلاً شادی
اور طلاق کے معاملہ میں منصفانہ سلوک وغیرہ۔

گذشتہ زمانہ میں عورتوں کو زیادہ تر حرم کے حقوق
سکھائے جاتے تھے مسجد کی ابتدائی درسگاہوں میں

135971

چند ایک کو قرآن مکرم کے کچھ سیپارے تھوڑا سا جغرافیہ اور کچھ حساب وغیرہ سکھایا جاتا تھا،

البتہ ۱۸۶۷ء میں مشہور و معروف ترکی مورخ علامہ جاوید پاشا نے اس رائے کا اظہار کیا کہ "عورتوں کو بھی تعلیم دینا سے جو مردوں کو دیجاتی ہے"

علامہ جاوید پاشا کی دو صاحبزادیوں، فاطمہ عالیہ خانم اور آمنہ خانم نے فارسی طغران سے ایک شیخ سے پڑھی، عربی ایک درویش سے اور ترکی نارمل اسکول کے پہلے گریجویٹ سے اور موسیقی ایک فرانسیسی خاتون سے اور فرانسیسی فلاسفی اور فلسفہ حیات ایک دوسری خاتون سے جبر و مقابلہ علم و مثلث اور ... جغرافیہ اپنے بھائی سے اور مذہب و تاریخ اپنے باپ سے۔ فاطمہ عالیہ خانم مشہور ناول نویس خاتون ہیں، اور دارالخلافت کی علمی زندگی میں کئی سال تک معتد بہ حصہ لیتی رہیں،

۱۸۶۸ء سے دیسی عورتوں کے لئے غیر مکمل درسگاہیں قسطنطنیہ میں قائم کی گئی ہیں، لیکن جب تک سلطان عبدالحمید خان معزول نہیں ہوئے ترکی طالبات کی کشش کے

Marfat.com

ان میں داخل نہیں ہو سکتی تھیں، نوجوان ترکوں نے خواہ دیگر معاملات میں وہ کتنے ہی قصور وار ہوں عورتوں کی تعلیم کے لئے صاف طور پر ترقی کی راہیں کھول دی ہیں ان کے نظام عمل میں لڑکیوں کے لئے چھ سال کا نصاب شامل ہے، یعنی تین سال کنڈر گارٹن اور ابتدائی حصہ کے لئے اور تین سال تعلیم ثانوی کے لئے، گذشتہ نو سالوں میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ تقریباً ۵ لاکھ نے اس نصاب سے فائدہ اٹھایا ہے۔ قسطنطنیہ میں عورتوں کے لئے ایک ہائی اسکول، ایک نارمل اسکول اور ایک صنعتی اسکول ہے سابق ... تعلیم ... [illegible] ... کی وزارت میں بیان کیا ... وہ عورتوں کے صنعتی اسکولوں کو ترکی کی سب سے بڑی تعلیمی ضرورت گردانتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اپنے اس خیال کو عمل میں لانے کے لئے ان کے ... ذرائع نہیں ہیں، پانچ سال کا زمانہ ہوا کہ قسطنطنیہ کی یونیورسٹی نے عورتوں کے لئے حفظ صحت اور ادبیات کے متعلق لیکچروں کا عمدہ انتظام کیا، پانچ سال ہوئے یونیورسٹی نے ایک ڈاکٹری کا نصاب

جاری کیا جس میں کئی سو عورتیں داخل ہو گئیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی آہستہ روی جو ڈاکٹری پیشہ کو بڑے بڑے اسپتالوں میں پیش برتی جاتی تھی اس پیشہ کے لئے سد راہ ہے۔

ابھی حال ہی میں حکومت عثمانیہ نے یورپی علم و ادب کی پروفیسری کا سلسلہ قائم کیا ہے جس کے لئے نامور ادیب خانم مقرر کی گئی ہیں چند سالوں تک گورنمنٹ نے اقرارنامہ کے تحت قسطنطنیہ اور سوئٹزرلینڈ کے زنانہ امریکن کالج میں طالبات کو وظائف دینا شروع کی شرط پر تعلیم دی۔ سلطنت سے تقریباً ایک سو ترکی اور آسٹریا تعلیم کے لئے بھیجی گئیں۔

اس طویل مضمون کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ترکوں میں اپنی عورتوں کو مردوں سے برابری دینے کا خیال نہایت وسیع اور قائم ہے۔

(۲) ترکی حکومت نے اپنی نسوانی جماعت کے لئے ترقی اور کمالات کے تمام دروازے کھول دیے تھے۔

(۳) ترکی حکومت نے اپنی عورتوں کو تہذیب جدید اور علوم و معارف کے حصول کے لئے خود اپنے صرف سے غیر ممالک میں

Marfat.com

بھیجا تھا،

(۴) ترکی حکومت نے اپنی عورتوں کے جدید طرز تعلیم کیلئے خود اپنے ملک میں وسائل و ذرائع بہم پہونچائے تھے،

(۵) ترکی عورتوں نے بجائے خود ان جدید اصول کے ساتھ کمال دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔

(۶) بطریق حاصل، ترکی نے اوس زمانہ میں بھی ایسی مستعدانہ کامل عورتیں پیدا کی تھیں جس طرح وہ آج دنیا کے سامنے خالدہ وغیرہا کو بطریق تمثیل پیش کر رہی ہے

(۷) ترکی خواتین کی موجودہ جدوجہد اس گذشتہ دور ترقی و تعلیم کے عملی نتائج ہیں۔

یہ تو وہ امور تھے جن کی وجہ سے ترکی خواتین یوروپین عورتوں کے ہمدوش و ہمپلہ ہو جاتی ہیں لیکن یہ وصف ترکی خواتین ہی کے لئے خاص کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہر وقت اور ہر عہد میں میدان جنگ کی عقل سوز تکالیف کو مردانہ وار برداشت کر کے اپنے ملک و مذہب کو دشمن سے بچالیا، اور ترکی خواتین کا یہی وہ وصف ہے جس کے مقابل مغربی طبقہ نسواں سرنگوں نظر آتا ہے، اور ان کے اس مخصوص عملی ایثار کے ہیں جنگ طرابلس و جنگ بلقان میں ایسے ممتاز نمونے ملتے ہیں جنپر ترکی تاریخ ہمیشہ ناز کریگی، پس اسقدر حالات معلوم ہو جانیکے

بعد دیکھنا یہ ہے کہ ان تعلیم پذیر فتہ اور مستعد ترکی خواتین نے جنگ یورپ اور جنگ ترکی و یونان میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے؟ لیکن قبل اس کے کہ میں "خواتین انگورہ" کے کارنامے بیان کروں کتاب کی جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آغاز تحریک کے مختصر اسباب بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۹۱۵ء کا وہ زمانہ ہے جبکہ ترکی حکومت ایک اضطرابی حالت میں گھری ہوئی ہے، جنگ یورپ شروع ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر گیا ہے جرمنی حکومت برابر اس کوشش میں مصروف ہے کہ کسی طرح ترکی حکومت اوس کے ساتھ اوس کے دشمنوں سے نبرد آزما ہو، آخر کار سیاسی الجھنوں اور ضروریات نے ترکی حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ جرمنی کے ساتھ شریک جنگ ہو کر فرانس و برطانیہ جاپان و اٹلی اور روس سے جرمنی کی معاونت میں جنگ آزما ہو جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ترکی حکومت شریک جنگ فرنگ ہو گئی اور کامل تین سال تک جنگ آزما رہی۔ لیکن گذشتہ جنگ ہائے بلقان وطرابلس میں جہاں اوسے تنہا مقابلہ کرنا پڑا تھا اسوقت اوسکی جنگی طاقت اپنے مقابل دشمنوں کے مقابل نہ تھی، تاہم وہ بکمال مردانگی روس ایسی قہار قوت سے برد آزما ہی

کر رہی تھی روس نے ۱۹۱۵ء میں درہ دانیال پر اتحادیوں کی تین لاکھ
بحری فوج کو ایسی شاندار شکست دی کہ اتحادیوں کے حوصلے پست
ہو گئے لیکن بدقسمتی سے ترکی کے شریک و معاون جرمن پر خدا کا قہر و غضب
نازل ہوا۔ جرمنی رعایا نے اپنی فتحیاب فوجوں سے میدان جنگ چھوڑنے کا
مطالبہ کیا، لیکن جب جرمنی کے جنگی اسٹاف نے اس سے انکار کر دیا
تو مقہور و بزدل جرمن قوم نے اندرون ملک بغاوتیں شروع کر دیں اور
اس طرح اس نے ۱۹۱۶ء میں اپنے بہادر جنگجو بادشاہ قیصر ولیم کو مجبور
کر دیا کہ وہ تخت و تاج چھوڑ کر تمام جرمنی فوجوں کو واپس بلا لے چنانچہ
اس کمزوری کے بعد جب جرمنی فوجیں میدان جنگ چھوڑ چلیں تو ترکی
حکومت بھی جنگ وجدال ختم کر دینے پر قدرتاً مجبور ہو گئی اور اکتوبر ۱۹۱۸ء
میں ترکی حکومت اور اتحادیوں کے درمیان التوائے جنگ ہو گیا لیکن
اس التوا میں اتحادیوں نے قبل معاہدہ صلح ترکی حکومت کے تمام
جنگی مقامات پر قبضہ کر لیا اور درہ دانیال میں بحری بیڑہ داخل کر کے
۱۹۱۹ء میں ترکی کے دارالسلطنت قسطنطنیہ کو بھی اپنی کامل نگرانی
میں لے لیا۔ لہذا ایسی صورت میں اور ترکی مدبرین و سیاست دان
خطرہ میں تھے جنھوں نے جنگ یورپ میں ترکی حکومت کو شریک جنگ
ہونے کا مشورہ دیا تھا یا جو شریک جنگ ہو چکے تھے پس اس خطرہ

محفوظ رہنے کے لئے تمام ترکی مدبرین اور جنگی اسٹاف مع وزیر اعظم و وزیر جنگ طلعت و انور قسطنطنیہ سے فرار ہو گیا۔ یہ لوگ یورپ و ترکی کے مختلف مقامات میں پناہ گیر ہوئے جن میں سے انور و طلعت تو جرمنی چلے گئے، اور خلیل و جمال نے حلب میں پناہ لی ان لوگوں کے فرار ہو جانے کے بعد قسطنطنیہ میں اتحادی اثرات روز بروز قوی ہو گئے یہاں تک کہ ۱۹۱۹ء میں اتحادیوں نے ترکی ممالک کی باقاعدہ تقسیم شروع کر دی اور ۵ مئی ۱۹۱۹ء کو ترکی کے زبردست و زرخیز صوبے سمرنا و تھریس یونان کے سپرد کر دیئے اور ان صوبوں میں فوجیں بھی داخل ہو گئیں تمام مدبرین گرفتار و نظر بند ہونے لگے قسطنطنیہ کے جنگی و سیاسی مقامات پر اتحادی فوجیں قابض ہو گئیں غرض ترکی حکومت کا کوئی حصہ ایسا نہ بچا جو اتحادیوں کے اثر میں نہ آ گیا ادھر ترکی علاقوں میں جہاں یونانی قابض ہوئے انھوں نے ترکی آبادی پر وہ قیامت خیز مظالم شروع کر دیے جن کے تصور سے کلیجے منہ کو آتے ہیں پس اس عام تباہی نے غیور و شجاع ترکوں کو انتہائی رنج و حزن سے کھیلنے کی جرات آزما دعوت دی اور مقام حلب میں پہلی مرتبہ قائد محترم مشکور و افتخار حضور گرامی عالی جاہ مصطفےٰ کمال پاشا نے قیام اتحادیوں سے اپنے تمام ممالک مع دار الخلافت آزاد کرانے کے لئے

اوٹھ کھڑے ہوتے ، اور اون کے شجاعت نشان دستے غدار و غاصب یونانی فوجوں پر حملہ آور ہونے لگے۔ اونہوں نے از سرِ نو ترکی ممالک فتح کرنے کے لئے ایشیائے کوچک کے مقام انگورہ کو اپنا فوجی و سیاسی مرکز قرار دیا، انگورہ میں ان احرار نے اپریل ۱۹۲۰ء میں ایک قومی مجلس کی بنیاد ڈالی جو اصل میں ترکوں کی "جدید حکومت" تھی، اس مجلس کے تحت احرارِ ترک ایشیائے کوچک میں جد و جہد کے لئے آمادہ کار ہو گئے اور وہ گرد ہا گردہ یونانی فوجوں پر تاختن میں مصروف ہو گئے، بس یہ وہ تحریکِ آزادی تھی جس کے دیکھتے ہوئے ترکوں کی غیرت پسند اور شجیع عورتیں بھی اپنے مردوں کے دوش بدوش حفظِ وطن اور حصولِ استقلال کے لیے کھڑی ہو گئیں، اب ذیل میں اون عورتوں کے کارنامے درج کیے جاتے ہیں، جنہوں نے اپنے ملک و مذہب اور اپنی فطری آزادی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے فقید النظیر خدمات انجام دیں۔

Marfat.com

ہر اکسلنسی خالدہ خانم

وزیر تعلیمات دولت عظمیٰ انگورہ

خالدہ خانم کا وطنی سلسلہ کیشات ملتا ہے، آپ کی عمر ۳۵ سال ہے آپ کے والد کا نام نامی عثمان ادیب پاشا ہے، ادیب پاشا نائب مناب نبی سرکار شریعت مدار خلافت پناہی حضرت اقدس و اعلیٰ حضرت سلطان عبدالحمید خاں انار اللہ برہانہ کے وزیر خزانہ تھے، آپ کی تین بیبیاں تھیں جن سے تین ہی لڑکیاں پیدا ہوئیں، ان کے نام علی الترتیب یہ ہیں، خالدہ ادیب خانم، نگار ادیب خانم، بلقیس ادیب خانم، ادیب پاشا ایک نہایت بیدار مغز اور روشن خیال آدمی تھے، اور خلافت پناہی حضور مرحوم و مغفور سلطان عبدالحمید خاں کے زبردست معتمد اور امین تھے، شاہی محل میں آپ کو "امین" کے قابل قدر لفظ سے پکارا جاتا تھا، اور وزرائے خلافت میں آپ سے بڑھ کر کسی دوسرے شخص پر اعتماد نہ

کیا جاتا تھا، یہ ادیب پاشا کی بیدار مغزی اور روشن خیالی تھی کہ آپ نے اس وقت جبکہ ترکی قوم میں یورپین تعلیم سے نفرت کی جاتی تھی اپنی تینوں صاحبزادیوں کو جدید تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا، اور خالدہ، ونگار خانم، دور قسطنطنیہ کے مشہور رابرٹ کالج میں داخل ہوئیں، ان نوجوان لڑکیوں نے خداداد ذہن پایا تھا چنانچہ دونوں بہنیں نہایت مکمل حیثیت سے کالج سے فارغ ہو کر نکلیں۔

خالدہ خانم کی تعلیم کا آغاز ۱۸۹۵ء میں ہوا اور اس ذہین عورت نے بکمال مستعدی ۱۹۰۱ء میں امریکن کالج واقع باسفورس سے بی، اے آنرز کا امتحان پاس کیا، جس وقت خالدہ کالج میں داخل ہوئیں اس وقت خالدہ کے استاد ایک ترکی پروفیسر احمد صالح بے تھے، احمد صالح ریاضیات کے ممتاز مستند ماہر تھے، اسی کے ساتھ وہ ایک زبردست اور کامیاب اخبار نویس بھی تھے جن کی علمی و ادبی، اور سیاسی مضامین کا ترکی میں شہرہ تھا، احمد صالح بے کو خالدہ کی حد سے بڑھی ہوئی ذہانت اور خداداد ذہانت اپنا گرویدہ بنا چکی تھی، اسی لئے احمد صالح بے خالدہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے جس وقت خالدہ نے بی، اے کا امتحان پاس کر لیا تو انہوں نے احمد صالح بے کے ساتھ شادی کر لی۔ صالح بے سے دو بچے بھی پیدا ہوئے لیکن اس عرصہ میں صالح بے

ایک اور شادی کر لی جو خالدہ ایسی آزاد خیال عورت کی مرضی کے
خلاف تھی لہذا وہ مجبور ہوئیں کہ ایسے خاوند سے علیحدہ ہو جائیں۔ ا
انھوں نے فوراً صالح صاحب سے خلع کر لیا اس خلع کے بعد خالدہ کا
دوسرا نکاح ڈاکٹر عدنان بے کے ساتھ ہوا جو ترکی شاہی فوج میں
ممتاز ڈاکٹر تھے۔ خالدہ خانم علاوہ ایک کامیاب طالب علم کے
ایک روشن خیال مضمون نگار بھی تھیں انہوں نے زمانہ طالب علمی
ہی سے مضمون نگاری شروع کر دی تھی چنانچہ ۱۶ برس کی عمر میں
آپ نے "ترکی پردہ" پر ایک معرکتہ الآرا کتاب لکھی تھی جس کے
ذریعہ وہ ترکی نسوانی حلقوں میں روشناس ہو گئی تھیں۔ خالدہ
محترمہ نے ایک کافی زمانہ مغربی لٹریچر اور مشرقی کتب کے مطالعہ
میں صرف کیا، اور کافی مطالعہ کے بعد آپ نے فسانہ نگاری شروع
کی جس کا اسلوب بیان اور طرز پرداز اچھوتا اور نہایت دل آویز تھا
خالدہ کے ان بہار آفریں فسانوں کی رنگینیاں اور سحر طرازیاں اپنے
دامن میں علم و ادب کے وہ درخشاں جواہر رکھتی ہیں جن پر ترکی لٹریچر
اور ترکی ادبی تاریخ ہمیشہ فخر و ناز کریگی، یہ فسانے اپنے موضوع کے
اعتبار سے مختلف ہیں مگر خالدہ کے قلم کی آتش زبانیاں سب میں

؎ ملاحظہ ہو عربی اخبار: اللطائف المصورہ مصر القاہرہ مورخہ ۱۳ نومبر [illegible]

یکساں ہیں ان فسانوں میں سے خالدہ کا ایک فسانہ خراب معبد کر ہے جس کا دلاویز ترجمہ "ویران صنم خانے" ہے دوسرا ناول، "سوبہ فا کیب" ہے جسے سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کے عہد انقلاب میں لکھا تھا،

ان فسانوں کی کلیاں اگر دیکھنا چاہتے ہو تو لاہور کی مشہور مجلۂ علمیہ ادبیہ "ہمایوں" کے صفحات پڑھو جن میں "ویران صنم خانے" کا ترجمہ برادرم یلدرم، بی، اے، نے شائع کرایا ہے، ان فسانوں میں بعض فسانے اصلاح معاشرت، اور تہذیب جدید پر لکھے گئے ہیں، جسوقت خالدہ کے یہ فسانے یورپ میں پہونچے تو ان کی بلند پایگی اور عدیم النظیر نوعیت نے قبول عام حاصل کیا، او روسی، جرمنی، فرنچ، اور عربی میں بہ تعداد کثیر ان کے تراجم شائع ہوئے، ان رسائل نے خالدہ کو جس طرح یورپ میں روشناس کرایا اوسی طرح اب وہ ترکی میں بھی نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جانے لگیں انہوں نے شعروشاعری کی طرف بھی توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ماہر فن کی حیثیت سے شعر کہنے لگیں محترمہ اگرچہ ان گران پایہ علمی اشتغال میں اپنا وقت صرف کرتی مگر ان کا صحیح اور طبعی میلان سیاسیات کی طرف تھا، اب عملاً جانبی

کہ ترکی کے نسوانی طبقہ میں جدید خیالات کو فروغ دیا جائے اور ترکی عورتیں ان جدید اصول پر گامزن نظر آئیں، اس مقصد کے لئے آپ کو بہت محنت کام لینا پڑا، وہ ترکی عورتوں کے علاوہ سب سے پہلے ترکی مردوں کو اپنے گھر کی اصلاح کے لئے آمادہ و تیار کرتی رہیں وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ ترکی کے ذمہ دار افراد کو عورتوں کی اصلاح و ترقی کی طرف مائل کرتی رہیں اونھوں نے ترکی میں چھوٹی چھوٹی نسوانی جماعتیں بھی بنائیں جنکا واحد مقصد "نسوانی تمدن و معاشرت" کی اصلاح تھا، وہ ترکی عورتوں کو یورپ میں تعلیم دلانے کی سب سے پہلی محرک تھیں، اونھوں نے اسی زمانہ میں ترکی وزارت تعلیمات پر زور ڈالا کہ وہ ترکی عورتوں میں جدید تعلیم کو فروغ دے اور ترکی عورتوں کو تمام تعلیمی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ غرضکہ یہ تھے وہ ابتدائی مشاغل تھے جنھوں نے ترکی حلقوں میں اون کا کافی وقار پیدا کرا دیا۔ اور تمام ترکی خالدہ کو ایک محترم لیڈر و قائد تسلیم کرنے لگی۔

عہد دستوریت کا آغاز ہوا، سرکار شہنشاہیت مدار حضور پرنور سلطان عبد الحمید خاں تخت سے اوتار دئے گئے، ترکی حکومت اور ترکی قوم کی از نو تعمیر و ترقی کے ذرائع اور وسائل بہم پہونچائے جانے لگے، اور ترکی نوجوان فضلا و ارباب علم و تدبر مصروف عمل ہو گئے تو خالدہ خانم نے بھی کھلم کھلا سیاسیات میں حصہ

لینا شروع کر دیا۔ گویا خالدہ محترمہ کی سیاسی زندگی کا زمانہ عہد دستوریہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ترکی کا ہر فرد اپنی حالت کی اصلاح و درستی میں کوشاں تھا اور سب سے زیادہ انہماک حکومت کے آئینی وسائل کی ترتیب و تہذیب کے لئے تھا خالدہ کے دور رس دماغ نے اس وقت بھی ترکی خواتین کے لئے میدان ترقی میں آسانیاں بہم پہونچانے کے لئے جد وجہد کی اور دستور پسند جماعت کی مقتدر ارکان کو خالدہ نے محض اپنے قلم کے ذریعہ اپنا ہمنوا بنالیا، خالدہ خانم نے ترکی نسوانی حقوق کے تحفظ کے لئے اسوقت ایک پرزور ایجی ٹیشن شروع کیا، جس کے سلسلہ میں ترکی طبقۂ اعلیٰ کی خواتین خالدہ کی شریک عمل ہوگئیں، اس عرصہ میں خالدہ نے قسطنطنیہ میں متعدد انجمنیں قائم کرائیں اور حقوق طلبیہ عورتوں کی سب سے پہلی تحریک سی ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے، خالدہ کی اس تحریک اور زبردست جد وجہد نے آخرکار ترکی عمال حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ نظام جہاں بانی اور آئین حکومت میں ترکی عورتوں کے لئے تمام دروازے کشادہ کر دیں ترکی نسوانی حقوق کے تحفظ میں خالدہ خانم نے جو خدمات انجام دیں انھوں نے خالدہ کے اقتدار و اثر کو مزید بہم پہونچائیں، اس جد وجہد میں خالدہ کے معرکتہ الآرا مضامین سے ترکی اخبارات بھرے رہتے تھے اور وہ اوس وقت تک برابر

Marfat.com

یں جبتک کہ حکومت نے ”کتاب آئین“ میں حقوق نسواں کے لئے
ئن درج و منضبط نکر لئے ،جب آپ کو ترکی عورتوں کے حقوق اور ان
ں تمام دینی و دنیاوی ترقیوں کے متعلق اطمینان ہوگیا تو آپ نے اپنے
ائرہ عمل کو وسعت دی ، اور اب آپ نے یورپ کے اخبارات
ں دستور پسند جماعت کی حمایت اور دفاع میں مضامین لکھنے
شروع کر دیئے ان مضامین کا مقصد نظام دستوریت کو استحکام اور
ں مخالفین کو ساکت کرنا تھا ، یہ وہ ہنگامہ آرا مضامین تھے جنہوں نے
ورپیں سیاست داں حلقوں میں ہل چل پیدا کر دی ، اور بڑے
بے یوروپیں مدبرین خالدہ کے حکمت انگیز زور قلم اور پختگی پر
حسین کرنے لگے ، مضمون نگاری کے اس دور میں امریکہ کے
خبارات نے خالدہ کے مضامین کو بہت شہرت بخشی اونہوں نے
ڑی خوشی سے خالدہ کے مضامین کو شائع کیا ، امریکن اخبارات
یں جب خالدہ کوئی مضمون لکھتی تھیں تو ایڈیٹر بڑے فخر سے نوٹ میں
کھتا تھا کہ امریکن کالج کی ایک اولڈ بوائے آج ہمارے اخبار میں
ترکی مدبر کی شان سے جلوہ گر ہے خالدہ کے ان مضامین نے
رپ کے اوس تنگ دل طبقہ کی آنکھیں کھولدیں جو ترکی شاہنشاہی
وق زیادہ ہمیشہ سے ترکوں کا دشمن اور مخالف رہا کرتا تھا ، یہ وہ دن تھے

Marfat.com

جبکہ خالدہ کسی سیاسی انجمن کی رکن یا صدر نہیں ہیں بلکہ وہ تمام خدمات محض ایک قومی خادم کی حیثیت سے انجام دے رہی ہیں، اور گو خالدہ کا قلم یورپ اور تمام علمی دنیا میں کسی مزید شرح و تعارف کا محتاج نہیں تھا تاہم وسیع العمل خالدہ اس عرصہ میں بھی بعض قیمتی سیاسی کتابیں لکھتی رہیں جن کے ذریعہ خالدہ محترمہ کی علمی و سیاسی پوزیشن روز بروز وقیع تر ہوتی گئی اور اس غیر معمولی جد و جہد نے ترکی مدبرین کے دلوں پر خالدہ کا پورا پورا سکہ بیٹھا دیا۔

سنہ ۱۹۱۳ء کا زمانہ خالدہ خانم کی تعلکہ انداز سیاسی خدمات کا زمانہ ہے ترکی کے مایۂ نازش مدبرین انور و طلعت کا عہد وزارت ہے جسمیں ترکی قوم ایک خونچکاں قربانی کے بعد اپنی اندرونی تہذیب و اصلاح میں مصروف و منہمک ہے۔ ترکی وزارت کے لئے اس وقت سب سے زیادہ نازک مسئلہ بیرونی نظام اور خصوصاً مسئلہ بلقان کی پیچیدگیاں ہیں ترکی مدبرین چاہتے ہیں کہ اون کے مقبوضہ ممالک میں ایک بالکل ہی جدید اسکیم کا نفاذ ہو اور تمام منتشر اجزا باہم متحد و مربوط ہو جائیں۔ نوجوان ترکوں پر اس وقت یورپ کا متعصب طبقہ جس بری طرح الزام عائد کر رہا تھا، اور ان کے مجموعی ہیئت حکمرانی کو جس انتشار و پراگندگی کی طرف ڈھکیل رہا تھا اوس کا تقاضہ یہ تھا کہ ترکی مدبرین

ایک ایسی حکومت ترتیب دیں جس میں محکوم افراد کے لیے عدل و مساوات اور اخوۃ و حریت کے اصول مساوی ہوں. گویا ترکی سیاسیات کا نازک ترین انقلاب تھا جس میں باکمال و تجربہ مدبرین کی امداد و اعانت اشد ضروری تھی، پس اس اہم اور مشکل ترین دورِ سیاست میں انور و طلعت ایسے دانش آگاہ وزراء نے خالدہ خانم کو امداد و اعانت کے لئے طلب کیا، اور خالدہ بھی بڑی مستعدی سے نظم حکومت اور اندرونی اصلاحات کی ترتیب و تسوید میں شریک و مصروف ہو گئیں، خالدہ خانم نے اپنے خداداد تدبر سے ترکی وزارت میں وہ کار ہائے نمایاں انجام دیئے کہ خود ترکی مدبرین ان کے دانش پژوہ دماغ پر حیران و ششدر رہتے ترکی وزارت میں جہاں ایک طرف انور و طلعت خلیل و جمال ایسے فہیم و عظیم الشان مدبر کام کر رہے تھے وہاں دوسری طرف خالدہ خانم بکمال سکون بعض اہم ترین سیاسی ضوابط و آئین کی ترتیب میں مصروف تھیں، آخر کار جب ارکان انجمن اتحاد و ترقی نے خالدہ کے مفید النظر تدبر اور ان کی لاجواب فراست کا کافی اندازہ کر لیا، ادھر جب بعض اندرونی مسائل سے فرصت ملی تو شام کے گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی حضور جمال پاشا نے ترکی وزارات سے اپنی معاونت کے لئے خالدہ خانم کو طلب کیا،

Marfat.com

ہز اکسلنسی جمال پاشا اس وقت ملک شام کے گورنر جنرل تھے اور آپ اپنے علاقہ میں جدید تعلیم و تہذیب کی اشاعت کے خواہش مند تھے آپ اپنی رعایا میں علوم و معارف صنعت و حرفت اور تجارت و زراعت کو بڑے پیمانہ پر فروغ دینا چاہتے تھے خصوصاً مملکت شام میں جدید زراعتی اور صنعتی تعلیم سے عرب کے منتشر اور بکھرے ہوئے طبقوں میں جو عرصہ سے پرانی لکیر کے فقیر بنے چلے آتے تھے ایک منفعت بخش بیداری پیدا کرنی چاہتے تھے، ادھر عربوں کے وحشت اندوز اور تاریک دماغوں میں جدید تعلیم اور جدید اصول کی روشنی پہونچانا مقصود تھا لیکن انجمن اتحاد و ترقی کے دور سے قبل مملکت شام کی حالت کچھ اس درجہ ابتر ہوچکی تھی جس کی اصلاح و ترتیب ایک زبردست اور نہایت وسیع جدوجہد کی محتاج تھی لہذا مملکت شام میں علمی و صنعتی وغیرہ اہم امور کی انجام دہی کے لئے پختہ کار مدبر حضور جمال پاشا نے خالدہ خانم ایسی مدبرہ اور فاضلہ ہی کو منتخب کیا۔ جب خالدہ خانم شام میں پہونچیں تو حضور ہز اکسلنسی جمال پاشا نے آپ کو شام کا وزیر تعلیمات مقرر فرمایا، اور خالدہ خانم اس اہم فرض کی انجام دہی میں بڑی محنت سے مصروف ہوگئیں۔

خالدہ خانم نے شامی وزارت تعلیمات کا چارج لیتے ہی تمام شامی علاقوں میں تعلیمی و صنعتی وسائل بہم پہونچانے کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کیا

Marfat.com

جس میں شام کے ہر قصبہ میں ابتدائی مدارس اور صدر مقام میں ہائی اسکول
کھولے جانے کا انتظام کیا گیا تھا آپ کا مستقر دمشق تھا اور ارباب
علم و فضل کا ایک ممتاز طبقہ آپ کے عملۂ وزارت میں کام کرتا تھا،
خالدہ خانم نے علاقہ شام میں تعلیم کو جو فروغ دیا، وہ حیطۂ تحریر میں
نہیں لایا جا سکتا، شامی عربوں میں جو فطرتی جمود و بے حسی پائی
جاتی ہے خصوصاً شام کا بدوی طبقہ جس درجہ جنگجو واقع ہوا ہے
اوسے دیکھتے ہوئے شام میں کسی تعلیمی اسکیم کا مقبول ہونا اور عوام کا
تعلیمات اور فنون و حرف سے دلچسپی لینا ایک مشکل اور بعید از قیاس
امر تھا لیکن خالدہ محترمہ نے اس مشکل کو اپنے آتش بیاں وعظ اور
تقریر سے اس درجہ آسان بنا دیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام شام
میں ابتدائی تعلیم کے لئے مدارس قائم ہو گئے خالدہ خانم جب دورہ
کرتی تھیں تو وہ عام جلسوں میں تقریر کے ذریعہ تعلیم اور تہذیب جدید کے
فوائد عوام کے ذہن نشین کراتی تھیں، خالدہ خانم کو خدا نے بزرگ
و برتر نے وہ زور تقریر عطا فرمایا ہے کہ کوئی شخص اون کی تقریر
سن لینے کے بعد اون کے خیالات کا مخالف نہیں ہو سکتا، غرض
خالدہ محترمہ نے اپنی تقریروں کے ذریعہ تمام علاقہ شام میں تعلیمات
عامہ کو جو فروغ دیا، اوس کی تفصیل ایک دوسری کتاب کو چاہتی ہے

Marfat.com

البتہ انھوں نے اس دور میں جو سب سے نمایاں اور قابل تعریف کام کیا وہ ، مذہبی تبلیغ ہے آپ نے اس تبلیغ کو اپنے تعلیمی دوروں کے ساتھ ساتھ جاری رکھا ، ابتدائی تعلیمی مدارس کے بعد آپ نے شامی اور کرد یتیم بچوں کے لئے حکومت کے صرف سے متعدد یتیم خانے کھولے ، اور ان میں ان کی پرورش اور تربیت کے ساتھ ہی ان کی تعلیم کا انتظام بھی کر دیا ، آپ کی مذہبی تبلیغ میں وہ ہزار ہا ارمن وکرد بچے تھے جو کسی نہ کسی وجہ سے تعلیم و تربیت سے بے بہرہ رہے جاتے تھے ، آپ نے اصولِ اسلام کی تلقین جس خوش اسلوبی سے کی اس کا یہ اثر ہوا کہ سیکڑوں ارمن دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے ، خالدہ خانم نے ان نومسلموں کی تعلیم و تربیت پر حکومت کی طرف سے بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ، آپ کی ان حسن خدمات کا سلسلہ جب ترقی پذیر ہوا تو یورپ کا متعصب طبقہ چیخ اٹھا کہ ،

" شام میں خالدہ خانم ارمن بچوں کو جبراً داخل "

" اسلام کر رہی ہیں "

لیکن یورپ کی اس چیخ پکار نے خالدہ خانم ایسی پختہ کار خاتون کو کوئی اثر نہ کیا اور وہ برابر اپنے کام میں مصروف رہیں ، انھوں نے کچھ دن بعد شامی بچوں اور نادار طلبہ کے لئے تعلیم کو مفت اور لازمی کر

خالدہ خانم مملکت شام میں تنہا وزارت تعلیمات کے فرائض انجام نہیں دیتی تھیں. بلکہ وہ گورنر جنرل ہزایکسیلنسی جمال پاشا کی مشیر کار تھیں چنانچہ اکثر مواقع پر حضور جمال پاشا آپ سے انتظامی مسائل میں مشورہ لیتے تھے ادھر شامی علاقوں میں خالدہ خانم نے جو اثر اور وقار پیدا کرلیا تھا اس کے نتیجہ میں ایکمرتبہ خالدہ خانم حلب سے ایک سیاسی مشن لیکر نکلی تھیں، اور بعض اون بدویوں کو آپ نے حکومت عثمانیہ کا مطیع و منقاد بنایا تھا جو محصول کی ادائگی میں تساہل سے کام لیتے تھے آپ نے شام میں بھی اپنے ہم جنس طبقہ کی خدمات سے دریغ نہ کیا اور اکثر وہ فرصت کے اوقات میں لڑکیوں کو خود پڑہایا لکھایا کرتی تھیں جیسا کہ وہ انگورہ میں بھی کرتی رہیں، غرض شام میں خالدہ خانم نے محکمہ تعلیمات عامہ میں جو گران قدر خدمات و اصلاحات کیں انہوں نے ارکان انجمن اتحاد و ترقی کے دلوں میں خالدہ کی وقعت کو دوبالا کردیا۔

خالدہ خانم ابھی حلب ہی میں تھیں، کہ جنگ یورپ کا آغاز ہوا، اور اسوقت ترکی حکومت کے لئے پیچیدگیوں کے دل بادل امنڈ نے لگے خالدہ خانم نے شام کو چھوڑ دیا اور وہ قسطنطنیہ آگئیں اس اقامت کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ بالآخر ترکی حکومت کو بھی جنگ فرنگ

میں شریک ہونا پڑا اسوقت حضور محترم فاتح مشرق مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی طرح خالدہ خانم بھی جنگ کی مخالف تھیں لیکن ارکان حکومت کی کثرت رائے کے سامنے آپ نے فوراً اپنی رائے کو جماعت کا تابع کر دیا، لیکن مدبرہ خالدہ کا دماغ اون مصائب سے ضرور متأثر تھا جو ترکی حکومت کو آئندہ چلکر برداشت کرنے پڑے، چنانچہ اس تشویش کی حالت میں آپ نے قسطنطنیہ میں ایک سوسائٹی قائم کی جس کا نام "ونس سوسائٹی" تھا، اس سوسائٹی کا مقصد یہ تھا کہ حکومت امریکہ کو ترکی کا دوست اور ہمدرد بنایا جائے، آپ نے ارکان حکومت سے اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ ایک طاقتور مشن لیکر امریکہ جانا چاہتی ہیں، لیکن بوجوہ چند آپ کا یہ مقصد پورا نہوا، اور آپ نے قسطنطنیہ ہی میں رہکر خدمات کا سلسلہ شروع کر دیا، آپ نے ترکی طاقت فراہم کرنے میں بھی وزارت جنگ کی کافی امداد کی، اور آپ نے امریکن اخبارات میں پھر سلسلہ مضامین شروع کر دیا، اور اون مجبوریوں کو پوری قابلیت سے بیان کیا جن کی وجہ سے ترکی حکومت کو جنگ فرنگ میں شریک ہونا پڑا، وہ ان اخبارات میں اون الزامات کی تردید کرتی رہیں جو ترکی حکومت پر عائد کئے جاتے تھے اسوقت ترکی حکومت کی مشکلات اور خالدہ خانم کی مصروفیت اپنی حد کو پہونچی ہوئی تھی، لیکن باوجود اس کے خالدہ خانم کا ہر مضمون سیاست، وپختہ کاری

استدلال، واصابت رائے کا ایک نظر فریب گلدستہ ہوا کرتا تھا چنانچہ آپ کا ایک طویل سیاسی مضمون شائع کرتے ہوئے امریکہ کے مشہور اخبار "نیو یارک ٹائمز" نے ایک لیڈر میں یہ فقرے لکھے تھے ،،

ہم اس سے قبل بھی اس ترکی خاتون کے مضامین شائع کر چکے ہیں اور آج بھی اون کا ایک معرکتہ الآرا مضمون شائع کرتے ہیں جو امریکن قوم کو اپنی ہمدردی کے لئے ایک نہایت ہی منصفانہ اپیل کے ہم معنی ہے، ہم حیران ہیں کہ یہ نہایت ہی مصروف ترکی خاتون اسقدر زوردار اور مدلل مضامین کے لئے کس طرح وقت نکال لیتی ہے ،،

میں نے اوپر لکھا ہے کہ خالدہ خانم نے [illegible] ترکی وزارت جنگ کو کافی امداد بہم پہونچائی چنانچہ یہ امداد [illegible] اور آپ نے اوسی زمانہ میں ایک مبسوط کتاب "پان توران ازم" کے نام سے لکھی تھی، یہ کتاب خالدہ محترمہ کی تمام کتابوں میں زبردست ترین کتاب ہے اس میں خالدہ نے کمال سیاست صرف کیا ہے - آپ نے [illegible] ترکوں کے جذبات کو ابھارنے کی جو کوشش کی تھی وہ امید [illegible] سے زیادہ کامیاب ہوئی، اس کتاب میں طاقت [illegible] کو [illegible] کیا تھا اور اس کے آتش فشاں طرز بیان کا یہ عالم تھا کہ [illegible]

اس کے مطالعہ کے بعد اپنے جذبات مردانگی اور شجاعت کو قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ اسی لیے ترکی وزارت جنگ نے اس کتاب کے لاکھوں نسخے فوج میں تقسیم کرائے تھے تاکہ نوجوان ترکوں کا میدان جنگ میں ولولۂ جہاد قائم و تازہ رہے، چنانچہ جس وقت برطانی فوجوں نے مقام عانزہ پر حملہ کیا تھا تو وہاں ترکی خندقوں میں اس کتاب کے کثیر نسخے پائے گئے تھے۔ غرض جنگ فرنگ کے زمانہ میں خالدہ خانم کی مصروفیت اپنی انتہائی حد کو پہونچی ہوئی تھی، وہ جس طرح مضمون نگاری اور تالیف و تصنیف میں منہمک رہتی تھیں، وہ اسی انہماک کے زمانہ میں ترکی یتیموں اور بیواؤں کی خدمت میں بھی مصروف تھیں، وہ اکثر اوقات اون ترکی یتیموں اور بیواؤں کے پاس پہونچتی تھیں جو جنگ کے مصائب سے درماندہ ہو کر قسطنطنیہ کی سراؤں اور مسجدوں میں پناہ گزیں تھیں، ایک عینی شاہد نے لکھا تھا کہ

"میں نے قسطنطنیہ میں خالدہ خانم کو ایک ایسے مقام پر"
"دیکھا تھا جہاں چند بیوہ عورتیں آگ جلا کر اپنے کمسن"
"بچوں کو لئے بیٹھی تھیں۔ اونہوں نے پردہ کے لئے اپنے"
"کپڑے تان لئے تھے اون میں میں نے خالدہ کو دیکھا"
"کہ یہ بیٹھی ہوئی اونہیں صبر تحمل کی تلقین کر رہی تھیں، یہ گھر"

Marfat.com

اس قدر غلیظ اور غیر محفوظ تھی کہ کوئی مہذب آدمی وہاں ایک لمحہ
بھی ٹھہر نہیں سکتا تھا مگر خالدہ خانم نہایت بشاش یہاں
بیٹھی ہوئی تقریر کر رہی تھیں، اور وہ اپنی تقریر میں اس درجہ
منہمک اور مستغرق تھیں کہ انہیں کسی دوسری طرف
توجہ بھی نہیں ہوتی تھی،

غرض خالدہ محترمہ اس وقت قسطنطنیہ میں ایک ممتاز لیڈر کی حیثیت
سے کام کر رہی تھیں،

جب ۱۹۱۲ء میں خالدہ محترمہ کو قسطنطنیہ میں مستقل طور پر رہنا پڑا
تو انہوں نے ڈاکٹر عدنان بے کے ساتھ شادی کر لی، ڈاکٹر عدنان
کو عالم اسلام عموماً اور اسلامی ہند خصوصیت سے جانتا ہے ... وہ اس
وقت قسطنطنیہ میں ترکی حکیم خانوں کے آنریری سپرنٹنڈنٹ تھے، ڈاکٹر
ممدوح کا تدبر اور ان کی فراست اور سیاست دانی کا ترکی میں شہرہ
ہے، وہ ایک غیور اور قوم پرست مدبر ہیں اور ارکان انجمن اتحاد
و ترقی کے بلند مرتبہ رکن ہیں، وہ سنہ ۱۹۲۰ء میں قسطنطنیہ سے رخصتی
مراجعت کے لیے جب انگورہ پہونچے تو آپ کی مسلمہ قابلیت کی بنا پر
آپ دولت عثمانی انگورہ کے وائس پریذیڈنٹ بنائے گئے ... ۱۹۲۴ء
تک بحیثیت لارڈ آف چیف جسٹس کام کرتے رہے، وہ انگورہ گورنمنٹ کے

Marfat.com

آئین جہانبانی کی اصلاح میں تین سال تک سرگرم خدمت رہے
اور جب ۱۹۲۳ء میں ترکان انگورہ نے اپنی جنگی وسیاسی قوت کے
ذریعہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیا تو آپ بجانب دولت علّیہ انگورہ قسطنطنیہ کے گورنر
جنرل مقرر کر کے قسطنطنیہ بھیجدیے گئے۔ لہٰذا مذکورہ خصوصیات کا اعتبار سے
ڈاکٹر عدنان بے کے ساتھ خالدہ ادیبی فاضلہ کا نکاح کرلینا ایک قسم کا
قران السعدین تھا۔ جس کے ذریعہ یہ دونوں فاضل روزگار ہستیاں
ملک ومذہب کی مدافعت میں شریک وسرگرم ہوگئیں،

خالدہ ممدوحہ کی علمی وسیاسی خدمات اور آپ کی خداد قابلیت
کے یہ وہ حالات تھے جو ابھی تک ہندوستان میں اشاعت پذیر
نہیں ہوئے تھے، لیکن اب وقت آگیا کہ خالدہ خانم ادیبی فاضل
عصر خاتون کے کارناموں سے دنیائے اسلام روشناس ہو، ترکی حکومت
کے زوال کا وہ الم اندوز زمانہ آگیا جبکہ ترکی حکومت نے اپنی حلیف
طاقت جرمنی کی اندرونی کمزوریوں اور میدان جنگ میں شکست کھانے
کی وجہ سے ہتیار رکھدیئے، اور برطانیہ وفرانس وغیرہ سے صلح کی درخواست
کی، یہی وہ زمانہ تھا جسے صحیح معنی میں ترکی قوم کے ابتلا وآزمائش کا دل
سوز زمانہ کہہ سکتے ہیں۔ آخر ۱۹۱۸ء میں فرانس وبرطانیہ اور اٹلی وجاپان

Marfat.com

اور امریکہ کے زبردست جنگی جہاز دردانیال میں داخل ہو گئے، قسطنطنیہ پر
اتحادی قبضہ ہو گیا، تمام سرکاری دفتر سرکاری اہم مقامات حتیٰ کہ فوجی
چھاؤنیوں تک گھروں، مکانوں اور ذہنی مشغلوں پر اتحادی افواج
قابض ہو گئیں، بڑے بڑے سربراہ قید و نظر بند کر دیئے گئے، دردانیال
کی ناکہ بندی کے تحت تھریس، ایڈریانوپل اور خود قسطنطنیہ کو ایشیائے کوچک
سے جدا کر دیا، بوڑھے سلطان وحید الدین کے بوڑھے وزراء اتحادی اثر
مغلوب تھے، داماد فرید پاشا جو ایک بزدل اور کام چور وزیر اعظم تھا،
اتحادیوں سے مل گیا تھا اور اس نے تمام شاہی مقامات اور قلعوں پر
اتحادیوں کو قبضہ دیدیا تھا۔ ادھر اتحادیوں نے ترکی حکومت کو تقسیم کرنا
شروع کر دیا تھا، اور تھریس و سمرنا ایسے زرخیز ترکی صوبے یونان کو دے دیئے
تھے، جن پر قابض ہوتے ہی یونان نے وہ مظالم شروع کر دیئے جن کے تصور سے
روح لرزاں ہے، غرض ان مظالم کے دفاع و روک تھام کے لئے ترکوں نے
اناطولیہ میں جد و جہد شروع کر دی، انہوں نے کل ترکی مملکت کو اتحادیوں
سے آزاد کرانے کی قسم کھائی اور اپریل سنہ ۱۹۲۰ء سے یہ تحریک زور پکڑ گئی
حضور محترم تدبیر پناہ مارشل مصطفیٰ کمال پاشا رہنما ہوئے اناطولیہ میں ترکوں
احرار کی اس تحریک نے قسطنطنیہ کے غیور و ملت پسند ترکوں کے لئے
ہلاکت و بربادی کا ایک نیا دروازہ کھول دیا، اور اسے اتحادیوں کی اولوں

Marfat.com

تمام ترکوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائیاں شروع کردیں جو قسطنطنیہ میں رہ کر ترکان اناطولیہ کی تائید چاہتے تھے مگر بھی ترکان قسطنطنیہ نے غلامی و ماتحتی کی زندگی اختیار کرنے سے انکار کر دیا اور وہ ہر طرح ترکان آناطولیہ کے ہمنوا بن گئے، ادھر تھریس و سمرنا میں جو قیامت خیز مصائب ترکی آبادی پر ڈہائے گئے اونہوں نے قسطنطنیہ کی آبادی کو اور بھی آتش زیر پا کر دیا، اور اب ہر ترک نے تہیہ کیا کہ وہ اپنی جان دیکر ملک وملت کو آزادی کی نعمت دلائیگا، پس ان حالات کے ماتحت کیسے ہوسکتا تھا کہ ترکی قوم کی مایہ نازمشہور خاتون محترمہ خالدہ خانم کے فضیلت نشان اور قوم پسند دل میں کوئی تڑپ پیدا نہو تی آخر کار خالدہ خانم اوٹھیں اور انہوں نے ٹھیک اوس وقت جبکہ قسطنطنیہ کے احرار مجاہدین انگورہ کی تائید وتحریک کے جرم میں قید و نظر بند کئے جارہے تھے کھلم کھلا ترکان انگورہ کی اعانت کیلئے ملک وقوم کو بیدار وآمادہ کرنا شروع کر دیا اپنے شوہر ڈاکٹر عدنان کو اونہوں نے قسطنطنیہ سے انگورہ پہونچکر وطنی مدافعت پر آمادہ کیا، غرض خالدہ خانم قسطنطنیہ میں تمام ترکی قوم کی رہبری کے لئے ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے سرگرم عمل ہوگئیں، اونہوں نے تقریروں اور جلسوں کے ذریعہ ترکان قسطنطنیہ میں حب وطن اور مدافعت وطن کی

Marfat.com

یات برانگیختہ کرنا شروع کردیے، وہ نہایت بے باکی سے مصروف ہوگئیں، اور داماد فرید کی گورنمنٹ پر بھی اونھوں نے ترکی شاہی حقوق،، کی حفاظت کے لئے زور دیا، اور روز بروز ان کے عمل کا پیمانہ ترقی کرتا گیا، اونھوں نے علاوہ ترکی قوم کی مدافعت کے بعض تورانی و تاتاری اقوام کے اتحاد و آزادی کے لئے بھی جدوجہد کی، اونھوں نے جمہوریہ آذربائیجان کی آزادی کے موقع پر قسطنطنیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا تھا جس میں وہ خود صدر تھیں اس جلسہ میں اونھوں نے کمزور اقوام خصوصاً اسلامی اقوام کی تمام آزادی پر اظہار خیالات کرتے ہوئے ذیل کے الفاظ ارشاد فرمائے

ممکن ہے کہ میں ترکی حکومت کے اثرات و اقتدار کو بحال و مستقل پھیلا دیکھنے کے لئے زندہ ہوں، لیکن اگر میں اوس سلطان ترکی کے دور حکومت میں بھی ہوتی جنھوں نے وائینا دارالسلطنت آسٹریا کو محاصرہ کی دھمکی دی تھی تو شاید میرے دل کو قدرے تسکین ہوتی لیکن مغرب کی کسی کامیابی اور فتح سے میرے دل کو یہ مسرت و خوشنودی حاصل ہوئی جو حکومت اسلامیہ آذربائیجان کی خودمختاری کی روح افزا خبر نے میرے دل میں پیدا کردی۔

سیاست ۲۵ راپریل ۱۹۲۰ء

خالدہ محترمہ کی ان تمام زسیاسی مصروفیتوں میں جو بات سب سے
زیادہ تعجب انگیز ہو سکتی ہے وہ یہ تھی کہ اتحادیوں نے انہیں گرفتار
نہ کیا اس کے جواب میں رپورٹر نے لکھا تھا کہ وہ پہلے پہل اسوجہ سے
گرفتار نہیں کی گئیں کہ وہ عورت تھیں۔ اور انہوں نے اسوقت تک
اتحادیوں کے خلاف کوئی نفرت وحقارت نہیں پھیلائی تھی اور نہ انہوں
کسی اہم سازش میں حصہ لیا تھا، لیکن جب ۵ رمئی ۱۹۱۹ء میں بزدل
یونانیوں نے سمرنا میں حشر انگیز مظالم شروع کر دیئے ترکی آبادی
آگ و خون میں جھونکنا شروع کر دیا، لاکھوں ترک بچے بوڑھی عورتیں
اور نوجوان تلوار کے گھاٹ اتارے جانے لگے تو خالدہ ممدوحہ کے جذبہ
حمیت میں ایک ولولہ انگیز تڑپ پیدا ہو گئی اور وہ ان ہولناک مظالم پر
بے چین ہو گئیں۔ انہوں نے ان مظالم کے انسداد کے لئے قسطنطنیہ پر
زبردست ایجی ٹیشن شروع کر دیا، گویا اب تک وہ نہایت آہستہ طریق پر
کام کر رہی تھیں مگر اب انہوں نے اتحادی مشغولوں کے خلاف نہایت
سخت تدابیر اختیار کیں، انہوں نے انسداد مظالم کے لئے بڑے بڑے
جلسے منعقد کئے اور بڑے بڑے ترکی مدبرین کو ان جلسوں میں مدعو کیا
اسوقت خالدہ خانم کے ساتھ تمام قسطنطنیہ تھا لاکھوں ترک اٹھ کھڑے
ہوئے اور انہوں نے خالدہ کی آواز کو لبیک کہا خالدہ خانم سے

Marfat.com

خداداد فضل و کمال کا یہ اثر تھا کہ ہر ایک سے بڑا سے بڑا جلسہ کی باری محمد رضا تیز کی جاتی تھیں، خالدہ خانم کے ان جلسوں سے اتحادیوں کا ناطقہ بند کر دیا خصوصاً انگلستانی جرائد تیج او تھے تھے اور انھوں نے خالدہ خانم کے اثر کو محسوس کرتے ہوئے سمجھ لیا تھا کہ اگر آتش بیان خالدہ کو قسطنطنیہ میں اسی طرح جلسوں میں تقریر کا موقع دیا گیا تو وہ ایک دن ضرور اتحادیوں کا سر پلپلا کرا دیں گی

مذکورہ حالات بھی ایک حد تک نہایت آئینی تھے، اور گو قسطنطنیہ میں خالدہ خانم نے پوری قابلیت سے اتحادیوں کے خلاف پرانگندہ یا لیکن ان تمام کارروائیوں نے اتحادیوں کے طرز عمل کو نہ بدلا، اسکی ظاہر وجہ یہی تھی کہ قسطنطنیہ کی گورنمنٹ کا صدر کارکن داماد فرید اتحادیوں کا دست تھا، پس جب خالدہ خانم نے اتحادیوں کے طرز عمل کا قابل اطمینان پایا تو بہادر و دی حوصلہ خالدہ نے نہایت اہم ذرائع مدافعت اختیار کئے، انہوں نے قسطنطنیہ کی ترکی عورتوں کو ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے تیار و آمادہ کیا، انہوں نے پوری جرات و بیباکی سے ترکی عورتوں کو اس خونچکان جد و جہد کے لئے ابھارنا شروع کیا ... ان جوان ہمت عورتوں کی اندرون قسطنطنیہ متعدد انجمنیں قائم کیں، جنکا واحد مقصد "حفظ وطن" اور ترکان انگورہ کی

اعانت، تھا ہیں نے ابتدائے کتاب میں ترکی خواتین کی بیدا
سے جو سباب بیان کئے ہیں یہ ا وہنیں کا نتیجہ تھا کہ خالدہ کی اپیل ت
خواتین میں بہت جلد مقبول و کامیاب ہو گئی، اور بیدار مغز قوم پر
ترکی خواتین خالدہ کے ساتھ ہو گئیں، قسطنطنیہ کی تقریباً ۹۵ فیصد
ترکی خواتین نے خالدہ کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، او
وہ عملاً اس اہم خدمت کے لئے تیار ہو گئیں، جب خالدہ محترمہ
ترکی خواتین کے ولولۂ عمل کو محسوس کر لیا تو انہوں نے لطریق عمل ار
خواتین کی تین انجمنیں بنائیں۔

۱) ترکی خواتین مقیم قسطنطنیہ کی پہلی جماعت جو امراء و تعلیم یافتہ
سے متعلق تھی ترکی مظلومیت اور انتزاع حقوق کی مدافعت میں
تحریر و تقریر کے ذریعہ دنیائے انصاف کو اپنی ہمدردی اور اعا
کے لئے متوجہ کرتی تھی،

۲) ترکی خواتین کی دوسری جماعت اتحادیوں اور ترکی گورنر
کی خفیہ سازشوں اور معاہدوں وغیرہ کی اطلاع انگورہ گورنمنٹ
دیتی تھی، چنانچہ ۱۹۲۰ء میں ہندوستان کے مشہور دوزخی مصنف
صغیر کو انگورہ میں جس ترکی خاتون نے گرفتار کرایا وہ اسی جما
رکن اور خالدہ خانم کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والی تھ

Marfat.com

تھی جس کا نام جنانِ ہے ،

(۳) ترکی خواتین کی تیسری جماعت میں نہایت جری اور بہادر خواتین کام کرتی تھیں ان کا کام مجاہدین انگورہ کو خفیہ طریق پر قسطنطنیہ سے ہتھیار اور سامانِ حرب بہم پہونچانا تھا ترکی خواتین کی یہ وہ بہادر اور ذی حوصلہ جماعتیں تھیں تھیں۔ جو ان ہمت خالدہ نے مرتب کیا تھا اوران جماعتوں نے ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے جو گراں بہا یہ خدمات انجام دیں وہ بہیں ہیں آگے چلکر تفصیل کے ساتھ بیان کروں گا، لیکن مذکورہ تہلکہ انداز اور عظیم الشان انہماک عمل میں خالدہ محترمہ کی ایک ایسی کارروائی کا اظہار ضروری ہے جو مذہب پسند طبقہ کی دلچسپی اور مذہب ناشناس مسلمانوں کی عبرت کے لئے اپنے اندر سیکڑوں بصیرتیں رکھتی ہے

خالدہ محترمہ نے جب قسطنطنیہ میں آغاز عمل کیا تو انہوں نے عام جلسوں میں تقریر کے لئے تمام مذہبی اعتبارات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقدس پناہ حضور شیخ الاسلام سے حسب ذیل الفاظ میں درخواست کی تھی ،

" میں مذہب وملت اور ترکی کے جائز حقوق کی حفاظت "

" کے لئے جس جدوجہد کا آغاز کرنا چاہتی ہوں اس میں "

Marfat.com

سے بھی عام جلسوں میں مردوں کے سامنے تقریر کرنا پڑیگی،
لہذا میں تقدس پناہ دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ مجھے دستور مذہبی
کے تحت ان عام جلسوں میں تقریر کی اجازت دیجائے۔

[ملاحظہ ہو ڈیلی میل لندن
مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۱ء]

اس عبارت سے خالدہ خانم کی مذہب پرست طبیعت کا اندازہ ہوگا اور یہ سمجھا جاسکیگا کہ خالدہ محترمہ باوصف ایک جدید فیشن ایبل اور مغربی تعلیمیافتہ عورت کی حیثیت سے کس درجہ مذہبی احترام کی دلدادہ ہے خالدہ محترمہ ہمیشہ برقعہ پوش رہتی ہیں، اونھوں نے سوائے میدان جنگ کے کبھی اپنے چہرہ کو بے محابا نہیں کھولا، گویا وہ ایک پکی مسلمان اور مذہب کے جزئی سے جزئی حکم و شعار کی پابند عورت ہیں کاش خالدہ محترمہ کے اس طرز عمل کو مولانا حسرت موہانی پڑھ لیں۔

الغرض خالدہ محترمہ نے جب قسطنطنیہ میں مذکور جماعتوں کی بنیادیں استوار کیں اور خود بھی نہایت بے باکی سے میدان عمل میں سرگرم کار ہوگئیں تو اب اتحادیوں کے لیے مشکل ہو گیا کہ وہ خالدہ کو آزاد چھوڑ دیں لہذا اتحادی ممبروں نے خالدہ کی نگرانی شروع کردی، اور اب وقت آگیا کہ خالدہ قسطنطنیہ میں اتحادیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائیں

Marfat.com

بس اس حالت کے پیدا ہوتے ہی خالدہ محترمہ نے بجائے ترک عمل کے اناطولیہ فرار ہو جانے کا خطرناک ارادہ کر لیا اور عین اس رات کو جب کہ اتحادیوں نے خالدہ کی گرفتاری کے احکام صادر کر دیئے تھے خالدہ قسطنطنیہ سے روپوش ہو گئیں اور وہ اپنے محبوب نامور امریکی رابرٹسن کالج میں چھپ گئیں خالدہ محترمہ کی اس روپوشی کے لیے مختلف اطلاعات شائع ہوئی ہیں، کسی میں بیان کیا گیا ہے کہ خالدہ رابرٹسن کالج میں کافی عرصہ تک پوشیدہ رہیں کسی میں لکھا ہے کہ خالدہ نے ارکان کالج سے بھی اپنی پوشیدگی کے اسباب بیان نہیں کئے بہرکیف یہ صحیح ہے کہ وہ رابرٹسن کالج میں پناہ گزین ضرور ہوئیں اور جب اناطولیہ جانے کے اسباب مکمل ہو گئے تو وہ شب کی تاریکیوں میں ایک کشتی کے ذریعہ قسطنطنیہ کو خیرباد کہا، اناطولیہ روانہ ہو گئیں اور بحری سفر کے بعد وہ خچر پر سوار ہو کر دشوار گذار راستوں سے انگورہ پہنچ گئیں۔

خالدہ محترمہ کی اس فراری کے متعلق ایک انگریزی نامہ نگار نے لکھا تھا کہ خالدہ خانم اور ان کے فاضل شوہر ڈاکٹر عدنان بے قسطنطنیہ سے گرفتار کر کے مالٹا بھیج دیئے گئے تھے اور وہاں سے یہ دونوں میاں بیوی فرار ہو کر انگورہ پہنچ گئے لیکن کثیر اطلاعیں اس خبر کی تردید کرتی ہیں اور خالدہ محترمہ کا انگورہ اسی طرح پہنچنا صحیح ہے جس طرح

میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ خالدہ کے اس عزم اور سفر کی پریشانیاں کوئی غیور دماغ محسوس کر سکتا ہے ؟ کیا یہ کوئی معمولی واقعہ ہے کہ خالدہ نے محض ملک و قوم اور دین عنیف کی حفاظت و خدمت کے لئے خود کو ہلاکت بار سفر میں چھوڑ دیا وہ جب باسفورس سے شب کو سیاہ لباس پہنکر بحری سفر کے لئے نکلیں تو اوس وقت اتحادی جنگی جہاز بندرگاہوں پر اپنی آتش فشاں توپوں کے دہانے سیدھے کئے کھڑے تھے، شب کی ڈراونی تاریکیاں فضائے ارض کو اس طرح گھیر چکی تھیں کہ خالدہ کو اپنے مقرر کردہ بندرگاہ کا راستہ بھی نہ مل سکا اور وہ اسی بے راہ روی میں ایک ایسے بندر پر پہونچ گئیں جہاں قریب تھا کہ وہ یونانی نگہبانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائیں مگر اُن کے ایک رفیق کی آواز نے انہیں عین وقت پر اس خطرہ سے بچا لیا اونھوں نے دریا میں بجائے کسی محفوظ جہاز کے ایک ہلکی کشتی پر سفر کیا جو بحری خطروں سے ہمیشہ گھری رہتی ہے، اونھوں نے ساحل اناطولیہ پر پہونچکر بری راستہ ایک خچر پر طے کیا جسکی تکالیف کا اس نسبت سے اندازہ کیجئے کہ خالدہ کوئی مشتاق جفاکش سپاہی تو نہ تھیں جو راستہ کی تمام مشکلات اور سواری کی تکالیف کو آسانی سے قبول کر لیتیں

Marfat.com

وہ تو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ناز پروردہ خاتون تھیں وہ ترکی قوم
کی لیڈر و سردار تھیں جو بڑے بڑے مدبرین کے دماغوں پر حکومت
کرتی تھیں کیا خالدہ کو بھوک و پیاس کی عقل سوز تکالیف سے
نہ گھبرا ہوگا؟ کیا وہ راستہ کی درازی اور تنہائی سے گھبرا گئی
ہوں گی؟ کیا انہیں تنہائی اور اس غربت نے پریشان کیا ہوگا
جبکہ وہ بے یار و مددگار آناطولیہ کے وسیع جنگلوں اور ریگزاروں سے
گذر رہی تھیں؟ کیا انہیں وطن عزیز کی راحتیں اور سکون بخش
نیند یاد نہ آتی ہوگی؟ ہاں یہ سب کچھ تھا مگر ان تمام حوصلہ شکن
اور صبر آزما تکالیف کو جس جوہر نے اطمینان و مسرت سے بدل دیا
تھا افسوس کہ وہ ہم میں تو نہیں مگر ان خاتون میں [illegible]
موجود تھا، اور وہ حب وطن، حب مذہب [illegible]
ایثار و فدویت، عمل و پیہم عمل اور سب سے آخر یہ کہ خدا سے
قدیر و قادر پر پختہ اعتماد و ایمان تھا جس نے دل و دماغ کو امید و
کامرانی کے حوصلہ فزا جذبات سے معمور کر دیا تھا، وہ اسلام و ترکیا
کی خدمت کے لئے تیار ہوئی تھیں، وہ بے کسوں کو استقلال و
آزادی کی نعمت سے شاد کام بنانے نکلی تھیں، وہ اپنا محبوب ملک
وطن کے تحفظ اور بقائے دین متین کے لئے چلی تھیں، اور یہی وہ

آخری مگر مقدس جذبہ عمل تھا جس کی وجہ سے خدائے رحیم و رحمن نے انکے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور سفر کی تمام زہرگداز و دل شکن مصیبتیں اون کے لئے آسان ہوگئیں، اور وہ بخیر و خوبی انگورہ پہونچ گئیں یہی بدلہ ملتا ہے خدائے قدیر قدوس کی طرف سے مخلصین کو،

(*)

دارالسلام انگورہ میں خالدہ کا داخلہ اوسوقت ہوا جبکہ دانایان انگورہ اناطولیہ میں ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھ رہے تھے جس کے اصول حکمرانی اسلام کے صحیح اور عدالت نواز معیار پر مبنی ہیں ظاہر ہے کہ اسوقت ترکان انگورہ کے سامنے اگرچہ حفظ وطن اور دشمن کو ملک سے مار بھگانے کا نہایت اہم و اقدم مسئلہ پیش تھا، مگر جس قوم کے عروج و کمال کا زمانہ آتا ہے تو خدائے حکیم و فیاض اوس کے افراد کے تمام قوائے عملی کو ایک ما فوق الفطرت قوت کے ساتھ بیدار کردیتا ہے، چنانچہ اس نازک وقت میں جبکہ احرار انگورہ کو میدان جنگ کی مصروفیتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوے تھیں اون کا انگورہ میں بیٹھکر ایک بدیع المثال حکومت کی اندرونی اصلاح و تحکم کا تہیہ مبداؤ فیاض کی اوس بخشش و موہبت کی دلیل ہے جو مخصوص کسی ترقی پانے والی جماعت ہی کا نصیب ہوسکتی ہے غرض

اسوقت ترکان انگورہ کو حکومت کی داخلی اصلاح و ترتیب کے لئے جن بہتر دماغوں کی ضرورت تھی اوسے خالدہ کی آمد نے ایک حد تک پورا کردیا، اور اسی لئے خالدہ خانم کا انگورہ میں وہ شاندار استقبال کیا گیا کہ بیان سے باہر ہے، آپ کو فوراً انگورہ کی سیاسی جماعت میں شریک کرلیا گیا،

انگورہ میں ابتداً خالدہ خانم بحیثیت رکن پارلیمنٹ کے شریک عمل ہوئیں، اور اون قوانین کی ترتیب میں بیش از بیش اور نہایت قیمتی امداد دی جو جمہوریہ انگورہ کے لئے مرتب کئے جارہے تھے، خالدہ محترمہ کے یہ سیاسی مشورے ایوان حکومت میں بلا کسی مخالفت کے منظور کئے جاتے تھے، اور یہ اسی سیاسی انہماک اور خالدہ کے غیر معمولی تبحر کا نتیجہ تھا کہ جب ۱۹۲۳ء کے آخری ایام میں انگورہ گورنمنٹ کا نیا کابینہ منتخب ہوا تو خالدہ خانم کو بالاتفاق انگورہ کیبنٹ میں دولت علیہ انگورہ کا وزیر تعلیمات مقرر کیا گیا، اور خالدہ اب بحیثیت وزیر کے ایک عظیم الشان حکومت کے ایوان سیاسی میں داخل ہوگئیں جس وقت خالدہ خانم کو انگورہ گورنمنٹ نے وزیر تعلیمات مقرر کیا تو اس وقت نہ صرف دنیائے اسلام بلکہ یورپ کے تمام علمی و سیاسی طبقات میں ہل چل مچ گئی، اور یورپین اخبارات وار باب سیاست

نے صاف صاف کہدیا کہ جس طرح دنیا میں ترکوں نے حکومت کے شعبۂ انتظامی میں خالدہ کو وزیر تعلیمات مقرر کرکے اپنی بیدار قومیت کا ثبوت دیا ہے اوسی طرح خالدہ خانم سب سے پہلی وہ صاحب کمال عورت ہے جس نے کسی زبردست حکومت میں اسقدر اہم اور جلیل القدر عہدہ حاصل کیا ہے۔

الغرض جسوقت خالدہ خانم کو عہدۂ وزارت سپرد کیا گیا یہ وقت حکومت انگورہ اور اناطولیہ کے لیے نہایت کرب و اضطراب کا وقت تھا، کیونکہ قسطنطنیہ پر اتحادی جنگی جہازوں کی موجودگی اور ناکہ بندی نے اناطولیہ پر ہر قسم کی امداد و اعانت کا راستہ بند کردیا تھا، یونانی فوجیں اندرون اناطولیہ بڑہی چلی آرہی تھیں، اور ملک میں سکون و اطمینان کا نشان بھی نہ تھا یونانی افواج کی تباہ کن پیشقدمی کے باعث اناطولی باشندے گوناگون اور برباد کن مصایب میں مبتلا تھے اور یہ اضطراب اس درجہ بڑہا ہوا تھا کہ خود دانایان انگورہ مدافعت کے اسباب و وسائل میں منہمک تھے، اس وقت ہر شخص کے نزدیک سب سے اہم خدمت دشمن کا ملک سے قطعی استیصال و مقابلہ تھا. کیونکہ اندرون اناطولیہ یونانی افواج کی غارت گر پیشقدمی اور اسکی شہر وغیرہ جنگی مقامات کے چھن جانے سے اناطولی باشندوں

Marfat.com

میں عام تشویش پھیل گئی تھی، پس مذکورہ خطرناک حالات میں ظاہر ہے کہ کوئی علمی و تعلیمی تجویز یا اسکیم کس طرح ملک میں نفاذ پذیر ہو سکتی ہے؟ اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب کوئی حکومت خطراتِ جنگ میں گھر جاتی ہے تو وہ اپنی تمام تر اندرونی اصلاحات، تجارت، اور درآمد و برآمد کے سلسلوں کو روک دینے پر مجبور ہوتی ہے، اور جب تک ملک کو داخلی سکون و اطمینان حاصل نہیں ہو جاتا اس وقت تک حکومت کسی دوسرے شعبہ کی اصلاح نہیں کرتی، بلکہ وہ سب سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے دشمن کو ملک سے باہر نکالتی ہے، پھر زمانِ امن و امان میں وہ کسی دوسری طرف متوجہ ہوتی ہے، لیکن یہ خالدہ خانم کی انتہائی حوصلہ مندی تھی کہ آپ نے اناطولیہ کی ان خونناک فضاؤں اور حالتِ جنگ ہی میں اناطولیہ اور ممالک محروسہ انگورہ کی تمام آبادی کے لئے ایک زبردست تعلیمی لائحہ عمل تیار کیا جسکی وسعت و اہمیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی اسکیم میں اناطولیہ کے بڑے بڑے شہروں، قصبوں سے لیکر گاؤں گاؤں میں ابتدائی مدارس کا افتتاح تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ خالدہ خانم کی یہ جاندار اسکیم ملک میں نفاذ پذیر ہوتی آپ کو ایک زبردست مقابلہ انگورہ پارلیمنٹ سے کرنا باقی تھا، اور یہ اہم مقابلہ اپنی وسیع تعلیمی اسکیم کے مصارف

Marfat.com

منظور کرانا تھا، لیکن یہ منظوری اس لئے دشوار تھی کہ اسوقت انگورہ پارلیمنٹ بھی ایسے وزرار کام کر رہے تھے جو "ضروریات جنگ" کو تمام لوازم پر مقدم رکھتے تھے انگورہ کے ہوس آف لارڈس میں حضور ذی جاہ تھور پناہ مارشل مصطفےٰ فوزی پاشا چیف آف دی اسٹاف کی ذات ہی تنہا ایسی تجاویز کی مخالف تھی اور ان کی تمام جنگی پارٹی اس وقت مقاصد جنگ کی موید وطرفدار تھی، لہذا ایسی صورت میں کہ جنگی پارٹی اور تمام دوسرے وزرار ضروریات جنگ کے تکفل وسربراہی کے موید ہوں کسی تعلیمی لائحہ عمل کے لئے وزارت مال سے کوئی گراں قدر بجٹ منظور کرالینا آسان نہ تھا، لیکن یہ خالدہ خانم ہی کی خداساز اہلیت اور پوزیشن کا اثر تھا کہ آپ نے جسوقت انگورہ پارلیمنٹ میں یہ بجٹ پیش کیا تو وہ بہت قلیل مخالفت کے بعد منظور ہو گیا، صرف وزیر مال دانش پڑوہ ہزاکسلنسی حسین جمیل بے نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ شہر وقصبات کے بعد "گاؤں" میں ابتدائی مدارس کا افتتاح فی الحال جنگی ضروریات کی وجہ سے ملتوی کردیا جائے لیکن جسوقت فاضل خالدہ خانم نے اس ترمیم کے خلاف تقریر کی اور بہ دلایل اس ضرورت کو واضح کیا اور صدر پارلیمنٹ ڈاکٹر عدنان بے نے آراء کا شمار کیا تو ۱۳۷ مین سے ۱۳۳ رائیں خالدہ کے

بات تھیں باقی تمام ارکان نے خالدہ کی موافقت کی جس میں [illegible] کی ترمیم [illegible]
خالدہ خانم کا مکمل بجٹ منظور کرا لیا اور ذیر تال کی ترمیم کو مد نظر رکھتے ہوئے
ریر کی تھی یا وکیل اونہوں نے علاوہ تعلیمی ضروریات کے فوائد کا ذکر کرتے
رتے ہوئے یہ نہایت دانشمندانہ مقصد ظاہر کیا گیا کہ

اسوقت جبکہ ہم آگ وخون کے دریا میں دھکیل دیے گئے ہیں اور
ہم پر مصیبتوں کی [illegible] رہی ہیں اور دشمن چاہتا ہے کہ
ہمیں کسی نہ کسی طرح دنیا میں ذلیل ثابت کرے اور ہمیں وحشی و نادان
[illegible] کہ ہم [illegible]
کے حامی ہیں لہذا ہمارا [illegible] احساس پیدا ہو کہ ہم اپنی
مصائب و آلام میں بھی [illegible] کی [illegible]
اصلاح کر کے دشمنوں کو دکھلا دیں کہ ترک کس طرح
علوم و معارف تہذیب و ترقی کے دلدادہ ہیں۔

مانڈ محترمہ کا یہ بلند پایہ مقصد دانشمندانہ تھا جسے بیدار مغز ترکوں نے
قبول کر لیا گویا خالدہ نے اس اسکیم کے ذریعہ ترکوں کو اور دنیا کو یہ روشن
کر دیا جسے متعصب یورپ کی پروپیگنڈا نے عرصہ سے تاریک بنا رکھا تھا
خالدہ خانم کی اس نازک وقت میں تعلیم کو فروغ دینے والی اسکیم نے
یعنی اثر یورپ میں پیدا کیا اور یوروپین دماغوں نے کس [illegible] سے

محسوس کیا ۱۹ اس کا جواب فرانس کا مشہور ترک دوست سیاست داں
خاتون مس گالف نے تصریحات الفرو، میں اس طرح لکھا ہے

"مجھے حدود اناطولیہ میں جس چیز نے سب سے زیادہ خوش کیا وہ پہلا
گاؤں گاؤں اور قصبہ قصبہ میں ابتدائی مدارس کا افتتاح ہے جو
اوس زبردست تعلیمی لائحہ عمل کا نتیجہ ہے جو خالدہ خانم وزیر
تعلیمات نے مرتب کیا ہے، اور جسے منظور کرانے میں وہ نہیں اچھی
لاثانی قوت استدلال صرف کرنا پڑی تھی اناطولیہ میں تنہا مدارس
کی کثرت اون یورپین متعصب مبلغین کا کافی اور دندان شکن جواب
ہے جو وہ ترکوں کی جہل دوستی کے متعلق بیان کرتے رہتے ہیں"

غرض ان حالات کے تحت خالدہ خانم نے جب اسکیم منظور کرالی تو اسے
عملی جامہ پہنانے کے لئے اونھوں نے تدابیر اختیار کیں، لیکن یہ وقت اور
کام خالدہ کے لئے پارلیمنٹ کی مخالفت سے بھی زیادہ سخت تھا کیونکہ اس
وقت اناطولیہ اور انگورہ میں اس قدر وسیع پیمانہ والی تعلیمی اسکیم کے اجراء
و عمل کے لئے جو ضروری چیزیں درکار تھیں وہ خانہ کو میسر نہ تھیں مثلاً سب سے
پہلے تعداد کثیر اساتذہ، پروفیسرز، اور معلمات کی ضرورت تھی لیکن
اناطولیہ اس قدر تعداد بہم پہونچانے سے قاصر تھا، دوسری ضرورت مدارس
اور کالجوں کے لئے عمارتوں کی فراہمی تھی سو ضروریات پوری نہیں ہوئی

Marfat.com

کمیاب بنا دیا تھا، لہذا ایسی صورت میں خالدہ خانم کی یہ وسیع تعلیمی تجاویز بیکار تھیں، لیکن یہ ذی حوصلہ عورت اس کمی سے مطلق نہ گھبرائی، بلکہ آپ نے قسطنطنیہ کے اساتذہ، اور معلمات کو اس خدمت کی طرف توجہ دلائی اور انہیں، قومیت کے جذبات سے متاثر کر کے انگورہ پہونچنے کی دعوت دی، انہوں نے مدارس کی عمارتوں کے لئے اندرون اناطولیہ وہاں کی تجار و متمولین سے درخواست کی جنہوں نے فوراً اپنی عمارتیں تعلیمی ضروریات کے لئے خالدہ کے سپرد کردیں، اور اسطرح یہ وسیع تعلیمی اسکیم نفاذ پذیر ہوگئی خالدہ محترمہ نے ماہرین اور اساتذہ قسطنطنیہ سے انگورہ میں خدمات انجام دینے کے لئے جو اپیل کئے تھے وہ منجانب صدارت انگورہ حضور مصطفےٰ کمال پاشا کے نام سے ہندوستانی جرائد میں بھی شائع ہو چکے ہیں یہ اپیل ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہونچائے گئے تھے [illegible] قسطنطنیہ کی بیدار مغز اور آزاد آبادی سے ارباب علم و کمال جوق جوق انگورہ پہونچ گئے اور اسطرح یہ وسیع تعلیمی اسکیم عملی صورت میں کامیاب ہوگئی، ملک میں متعدد اسکول و کالج کھولے گئے، اور خاص دار السلام انگورہ میں شاہی جامع مسجد کے مقابل انگورہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا، اور یہی وہ عظیم الشان یونیورسٹی ہے جو ایشیائے کوچک کا مرکزی دار العلوم کہا جاسکتا ہے۔ ان ابتدائی تعلیمی امور کے بعد خالدہ محترمہ نے اپنی اسکیم کو اور وسعت دی اور

Marfat.com

انہوں نے ترکی میں بچوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیم کو مفت و لازم قرار دیا اس کے بعد آپ علوم و معارف کے دوسرے شعبوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور آپ نے ممالک متحدہ انگورہ کا ایک طویل دورہ کیا جس میں علاوہ تعلیمی امور کی جانچ کے ساتھ آپ نے خواتین آناطولیہ کو کسب علوم و فنون کی طرف متوجہ کیا اور انہیں علمی فوائد ذہن نشین کرائے۔ پھر انگورہ واپس ہو کر انہوں نے جدید اصول پر ایک زنانہ کالج کھولا جس میں اناطولیہ عورتوں کو سائنس ڈاکٹری قانون اور صنعت و حرفت کی تعلیم دیجاتی ہے اس زبردست زنانہ کالج کے متعلق مس ڈی گاآعت لکھتی ہیں کہ

"وہ اناطولیہ کا زنانہ کالج خصوصیت کے قابل ذکر ہے اس میں ترکی عورتوں کو ڈاکٹری، سائنس، قانون اور انجینئری کی تعلیم دیجاتی ہے ڈاکٹری کی تعلیم کیلئے اسپتال اور زنانہ وارڈ بھی کھولے گئے ہیں"

خالدہ خانم کے نزدیک چونکہ عورتیں بھی مردوں کے مانند قوائے عقلی رکھتی ہیں اس لئے آپ نے خصوصیت سے تعلیمات نسواں کے شعبہ کی تنظیم کو ملحوظ رکھا انہوں نے عورتوں کی تعلیم میں جہاں ڈاکٹری، سائنس، انجینئری دینیات، اور قانون ایسے فنون عالیہ کی تعلیم کو مقدم کیا وہاں انہوں نے فنون لطیفہ سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے بھی درس گاہیں قائم کیں چنانچہ اوائل ۱۹۲۱ء میں انہوں نے عورتوں کے لئے موسیقی کا ایک اسکول

Marfat.com

کھولدیا جس میں اناطولیہ کی جدید تعلیم یافتہ خواتین نے تھوڑی مدت میں خاصی ترقی حاصل کرلی اور اُنکی کامیابیاں ... اور ان کے ذریعہ ملک وقوم کی خدمتیں سر انجام دے رہی ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی موسیقی کو ملک وقوم کی خدمت سے کیا تعلق ہے ... اسکے جواب سے لئے احمد امین بے ایڈیٹر اخبار روز وقت کا دوسرا اخبار ... کے نامہ نگار نے اپنے سفر انگورہ کے حالات میں لکھا ہے کہ

"انگورہ پارلیمنٹ کے ایوان کے سامنے ایک چھوٹا سا خوشنما تھیٹر ہے۔ اس میں انگورہ کی خوش الحان لڑکیاں اپنے قومی ترانوں سے ارکان پارلیمنٹ کے تھکے ہوئے دماغوں کو مسرور بناتی ہیں جو دن بھر ایوان پارلیمنٹ میں مصروف عمل رہتے ہیں ان کے ترانے اسقدر اثر انداز ہوتے ہیں کہ سامعین کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں"

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ خالدہ خانم نے بحیثیت وزیر تعلیمات خاص اندرون اناطولیہ ایک طویل دورہ کیا تھا۔ اونکی واپسی پر آپ نے ایک مبسوط رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کی تھی جس میں نہایت مدلل طریق پر اناطولیہ کی آبادی کے اعداد و شمار اور ضروریات کا اظہار کیا تھا، اسی رپورٹ میں آپ نے بتلایا تھا کہ اناطولیہ میں پچاس ہزار دیہات ایسے ہیں جن میں تیس ہزار

Marfat.com

مدارس کھولنے چاہئے، یہ تجویز اگرچہ اوس وقت جنگی ضروریات کے تحت ملتوی کردی گئی تھی لیکن ۱۵ جون ۱۹۲۲ء کے اخبار نجات بجنور سے اخبار شکاگو ٹربیون کے حوالہ سے اس تجویز کی منظوری کی اطلاع دی ہے گویا خالدہ خانم کا بنایا ہوا تعلیمی لائحہ عمل اسقدر اہم اور مفید تھا جو ضروریات جنگ کے معتدل صورت اختیار کرتے ہی منظور کرلیا گیا، خالدہ خانم کا یہ تعلیمی دور کوئی سال ڈیڑھ سال رہا، اور اس عرصہ میں آپ نے جو گراں قدر علمی و عملی خدمات انجام دیں وہ ظاہر ہے کہ ان حد سے زیادہ مختصر اور غیر مسلسل حاصل شدہ خبروں کے ذریعہ پوری نہیں ہو سکتی ہیں پھر بھی اسقدر حالات آپ کی فقید المثال علمی سرگرمیوں اور آپکے غیر معمولی علمی تبحر کے اندازہ کے لئے بہت زیادہ کافی ہیں۔

اب میں خالدہ خانم محترمہ کے خالص وقار اور اون کی مقبول عام علمی خدمات کے متعلق بعض نہایت ممتاز اہل الرائے اصحاب کے خیالات درج کرتا ہوں جس سے خالدہ کی بلند پایہ حیثیت کا اندازہ ہوگا مشہور اور معروف ترکی سیاح جناب مولانا محمد بابار ڈیوک کپتان چیف ایڈیٹر بمبئی کرانیکل لکھتے ہیں کہ۔

خالدہ خانم ترکان احرار کے علمی و سیاسی ڈہانچ میں بمنزلہ روح کے کام کرتی ہیں۔

Marfat.com

مشہور فرانسیسی اخبار نویس و سیاست دان خاتون مس گراف جو خود ترکی کے انگورہ میں
مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی مہمان رہ چکی ہیں لکھتی ہیں کہ

" میں نے بذاتِ خود خالدہ خانم کو انگورہ کے ایوانِ پارلیمنٹ "
" میں دیکھا ہے جس وقت مجھ سے اول مرتبہ ملیں وہ فوجی افسرانہ "
" لباس پہنے تھیں، وہ دوسری مرتبہ مجھ سے اس وقت ملیں جب وہ "
" وہ ترکی یتیم خاتون کے معائنہ سے فارغ ہو کر اپنے سکونتی کاٹیج میں "
" چند عورتوں کو املا لکھا رہی تھیں، یہ ترکی عورت ایک قومی اعتبار "
" کی خاتون ہے اس کا علمی تجربہ صرف ترکی بلکہ یورپ میں مسلم ہے "
" یہ ایک عجیب اتفاق ہے جو معلمہ اتالیق [illegible] اخبار نویس [illegible] "
" مصنفہ ہے خالدہ خانم وہی تنہا عورت ہے جو انگلو و آنگلو کی "
" کتابوں کا ترجمہ کر چکی ہے "

امریکہ کے پریسبٹیرین مشن مقیم اناطولیہ کے پریذیڈنٹ مسٹر و آمیر لکھتے ہیں کہ
میں نے انگورہ میں مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کے بعد جس دوسری
اور نہایت ممتاز شخصیت سے ملاقات کی وہ خالدہ خانم وزیر
تعلیمات انگورہ تھیں جن کا علمی تبحر اور تعلیمی سرگرمیاں اس وقت ترکی کے
احرار سے خراجِ تحسین حاصل کر رہی ہیں۔

انگورہ گورنمنٹ کے صدرِ اعظم جلالت مآب دانش آگاہ حضور حسین ضیا پاشا نے

Marfat.com

نیبارک ہیرالڈ" کے نمائندے سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ
شرق نے کئی صدیوں کے بعد ایک مشہور عالم عورت پیدا کی ہے
اور وہ خالدہ ادیب خانم ہیں۔

مذکورہ حصہ خالدہ محترمہ کی خالص علمی و تعلیمی خدمات سے متعلق تھا جس میں حاصل شدہ اطلاعات کی اس مختصر سی فہرست سے قارئین کرام ممدوحہ کی بلند پایہ اور قابل ناز شخصیت سے واقف ہو گئے ہوں گے، اب ممدوحہ کے ان حالات کو بھی ملاحظہ کیجئے جنہوں نے خالدہ محترمہ کی دوسری حیرت فزا قوت اظہار کیا ہے اور یہ قوت خالدہ محترمہ کے وہ جنگی کارنامے ہیں جو آپ نے ترکان احرار کے احرار لشکروں کے ہمدوش انجام دئیے خالدہ مکرمہ کی تعلیمی و سیاسی خدمات کا آخری زمانہ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء ہے اسوقت تک آپ بحیثیت وزیر تعلیمات عامہ اناطولیہ میں خدمات انجام دیتی رہیں، لیکن اس ماہ کے آخر میں ترکی جنگی ہوائی جہازوں کے ذریعہ یہ اطلاع ملی کہ یونانی لشکر انگورہ پر ایک کاری ضرب لگانے کیلئے بڑے پیمانہ پر تیاریاں کر رہے ہیں، یہ وہ تیاریاں تھیں جو ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء میں یونان کی ایک خونچکاں پیشقدمی کی صورت میں تماد وسکاریہ" پر مصدق ہو گئیں، اسوقت چونکہ ترکان احرار کی قوت چنداں قابل اعتماد نہ تھی اس لیے ایسی خبروں سے اگرچہ انگورہ کا جنگی سامان

Marfat.com

سلطنت تھا لیکن عام طور پر حملے کی مدافعت کے لئے عظیم ہجوم ہوا تھا اور
جنگی مصارف بھی نہایت وسیع پیمانہ پر واقع تھے کیونکہ تمام مرد مصروف جنگ تھے اس
ملک میں نوجوانوں کی بھرتی کے لئے ترتیب دیے گئے انتظام کے لئے ہوا تھا
اور تمام جنگی لیڈر فوجی بھرتی میں مصروف تھے ملک کی نوجوان عورتیں تمام اور مرتب
کیجا ہو کر تحصیل ما عرفی ملک کا گوشہ گوشہ جنگی تیاریوں میں منہمک تھا ایسی حالت
حالت میں یہ ناممکن تھا کہ ایسی حالت میں وطن پرست خواتین کے لئے ناگزیر تھا کہ وہ
ایوان تعلیم میں بیٹھ کر خاموش تماشائی بنی رہیں جنگی مشکلات و مصائب کو دیکھتی
رہیں۔ آخرکار ان کا جذبہ ایثار و عمل بھڑک اٹھا اور انھوں نے
تحفظ ناموس اور وطن کی مدافعت کے لئے بکمال جرأت تلوار اٹھائی اور ایک جری
اور تیغ آزما سپاہی کی طرح یہ تجربہ کار عورت میدان عمل میں آگئیں۔ انھوں نے
فوراً ایک جنگی لائحہ عمل تیار کیا جس کی دفعات کا یہ مقصد تھا کہ

۱۔ مدافعت وطن کے لئے ترکی خواتین کا ایک جرار لشکر مرتب کیا جائے
۲۔ بھرتی شدہ خواتین کی خدمات حسب ذیل طریق پر تقسیم کیجائیں

(الف) جو جو ان عورتیں چاہیں وہ میدان جنگ میں ترکی سپاہیوں کے
پیچھے خدمات جنگ انجام دیں

(ب) جو نوجوان و بہادر عورتیں چاہیں وہ میدان جنگ میں ترکی مجروحوں
کی امداد کا فرض انجام دیں۔

(ج) تعلیم یافتہ خواتین کو مردوں کی جگہ مقرر کرکے ان مردوں کو میدان جنگ کے لئے تیار کیا جائے۔

(د) رسد و باربرداری کی تمام خدمات عورتیں انجام دیں۔

(س) ڈاک خانوں، شفاخانوں، تجارتی و زراعتی شعبوں میں ترکی خواتین خدمات انجام دیں اور ان کاموں سے فارغ شدہ مرد خدمات جنگ ادا کریں۔

خالدہ محترمہ کا یہ وہ لائحہ عمل تھا جسے انگورہ کے جینرل اف دی اسٹاف کے صدر مارشل فوزی پاشا نے فوراً منظور کر لیا، اور اس وقت سے خالدہ محترمہ کی جنگی خدمات کا دور شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس منظوری کے بعد خالدہ خانم فوراً ملک میں دورہ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ آپ کی جگہ عارضی طور پر ملازم ہو کر کام کرنے لگے جو آج کل گورنمنٹ انگورہ کے مستقل وزیر تعمیرات عامہ ہیں۔ خالدہ موصوفہ نے ابتداء میں ترکوں کے ممتاز جرنل علی احسان پاشا کے ہمراہ دورہ کیا جو اس وقت جنوبی اناطولیہ میں رنگروٹ بھرتی کر رہے تھے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد خالدہ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور بجائے شہروں کے دیہات میں گئیں۔ جہاں انہوں نے ترکی مستورات کے سامنے حفظ وطن اور خدمت ... کے موضوع پر ایسی پُر زور تقریریں کیں کہ ترکی مستورات کے دل جوش عمل اور قربانی کے جذبات سے معمور ہو گئے۔ اور انہوں نے بکمال مستعدی وطن ... قومی مدافعت کے لئے خالدہ کی آواز کو لبیک کہا، خالدہ موصوفہ

Marfat.com

ان خواتین کا انتخاب کیا اور جو عورتیں خدمات جنگ کے قابل نہ تھیں انہیں دوسری
سری خدمات کے لئے بھیج دیا۔ خالدہ خانم اپنی تقریروں میں عورتوں کو اور ان کے
شوہروں اور نوجوان بیٹوں کو مذہب و ملت پر فدا کرنے کے لئے آمادہ و تیار
کرتی تھیں اور خود انہیں ملک و ملت پر قربان ہونے کی ترغیب دیتی تھیں۔ ممدوحہ کی
ان خدمات کے متعلق لندن کے ممتاز اخبار "ڈیلی میل" نے یہ الفاظ لکھے تھے۔
"مشہور ترکی مصنف خاتون خالدہ ادیب خانم یونانی شکست کے سبب
دو ماہ قبل تعدادی پہرہ داران قسطنطنیہ کی آنکھوں میں خاک ڈال کر مصطفیٰ کمال پاشا
کے مجاہدین میں جا ملی تھیں اور بار بار تقریریں کرتی پھرتی ہیں۔ وہ دورہ کر کے
ترکی خواتین کو اکسا رہی ہیں کہ وہ ترکی مردوں کو [illegible]
شامل ہونے پر آمادہ کریں۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے [illegible]
ہے جو ہر فوجی مستقر میں جا کر کام کریں گی" خالدہ خانم کی ان تقریروں نے دیہات
کی عورتوں میں جنگل کی آگ کی طرح اثر کیا اور وہ جوق جوق خدمات جنگ کے لئے
خالدہ خانم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی تعداد
ہزاروں تک پہنچ گئی جب ترکی عورتوں کے ہجوم کے ہجوم فوج میں بھرتی ہو گئے
تو خالدہ خانم نے ان کی فوجی تنظیم کے لئے انگورہ کے جنگی اسٹاف سے
امداد طلب کی۔ تاکہ ایک فوجی جماعت اس بھرتی شدہ جماعت کو قواعد جنگ کی
تعلیم دے۔ جنگی اسٹاف نے اس درخواست کو منظور کر لیا اور ایک تجربہ کار

Marfat.com

نئی جماعت خالدہ کے ساتھ کر دی جوان عورتوں کو قواعد جنگ سکھلاتی تھی خالدہ خانم
جب دیہات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی تو وہ اندرون ملک تشریف لے آئیں
اور شہروں میں بڑے بڑے جلسے منعقد کیے جن میں شہری عورتوں سے خدمات جنگ
کے لئے اپیل کیے اونہوں نے بھرتی شدہ عورتوں کی تربیت اور فوجی تعلیم کے لئے
نو اللہ ان خواتین کا انتخاب کیا اور اونہیں بھرتی شدہ عورتوں کو قواعد سکھلانے کا کام
سپرد کیا اونہوں نے شہری اور تعلیم یافتہ خواتین کو بھرتی کا کام سپرد کر دیا۔ ایشیائے
اناطولیہ میں بکثرت عورتیں تبلیغی خدمات بھی انجام دینے میں مصروف ہو گئیں
دوامی تدبیر کے ساتھ اونہوں نے اون فوجی افسروں کو دوسری خدمات کے لئے
آزاد کر دیا جو عورتوں کو قواعد جنگ سکھانے پر مامور تھے جب مستورات کی تعداد کافی
ہو گئی تو ایک شہر ہی کے اندر جنگی اسٹاف کے تحت اون کے چھوٹے چھوٹے دستے
بنائے گئے اور اونہیں میدان جنگ کے اون مخفی مقامات پر بھیج دیا گیا جہاں سے
اون کیا تھا ملک آگے بڑھائے گئے تھے یہ نسوانی لشکر ہوائی جہاز، تار گھر اور ریلوے
اسٹیشنوں کی حفاظت کرتے تھے۔

خالدہ خانم نے ان عورتوں میں اپنی تقریروں کے ذریعہ اسقدر جوش اور ولولہ پیدا
کر دیا تھا کہ ہر عورت خود کو میدان جنگ کے لئے پیش کرتی تھی، ادھر کی ترکی جرنیل
نے اپنی ترتیب میں زبردست جنگی اصول سے کام لیا تھا مثلاً کرنل یعقوب بے نے ترکی خواتین
ایک دستہ رات کو دشمن پر چھاپہ مارنے کے لئے تیار کیا تھا، یہ دستہ جانباز نسوانی تھا

Marfat.com

جس سے انھیں [illegible] شجاعت ملتا تھا [illegible] ان میں دشمنوں کے حوصلے پست کر دیئے تھے
[illegible] خاتون کے حصہ میں [illegible] سے دوسری جانب خواتین میں [illegible] کرتا تھا
[illegible] تھا [illegible] کے [illegible] کے تحت تھی [illegible] ایک [illegible] جنگ کی
خدمات انجام دیتا تھا اور دوسرا کاروباری معاملات خصوصاً جنگی اسٹاف سے متعلق
خدمات کے لئے وقف تھا۔

غرض خالدہ محترمہ کی یہ جنگی سرگرمیاں انگورہ اناطولیہ کی بجائے خود ترکی عورتوں
اور خصوصاً نوجوانوں کے لئے پیغام عمل بن گئی تھیں اور بعد میں یہ حالت ہوئی
کہ کثیر التعداد مجاہدین محض اس حمیت کے جذبہ سے متاثر ہو کر میدان عمل میں آ گئے اور [illegible]
سامنے نسوانی لشکر اور جنگی والنٹیر خدمات جنگ میں مصروف تھے ان خدمات نے [illegible]
اس قابل محترمہ کی ذات کو ایک با اثر لیڈر کی حیثیت میں بدل دیا [illegible]
جنرل [illegible] نے ان کو اب خدمات کے [illegible] [illegible]
دیا اس اعزاز کے ملتے ہی خالدہ کی خدمات [illegible] سرگرمیاں [illegible]
[illegible] اب وہ خود محاذ جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گئیں۔ انھوں نے چند
[illegible] نسوانی دستوں کو [illegible] منظم کیا تھا [illegible]
[illegible] میدان جنگ [illegible] تک
[illegible] چنانچہ جس وقت [illegible] ۱۹۲۱ء میں [illegible] ہوا تو خالدہ
[illegible] نسوانی لشکر [illegible] میدان جنگ [illegible]

جو میدان جنگ میں مجروح ہوتے تھے تحریص جنگ دلاتی تھیں بمقام ۱ اینی لونی
مشہور تاریخی جنگ میں جہاں مجاہدین ۔ انگورہ سرگروہ احرار فیلڈ مارشل عصمت پاشا
کی کمانڈ میں کمال مردانگی دکھا رہے تھے خالدہ ان مجاہد فوجوں کے عقب میں
میں اپنے نسوانی لشکر کے ساتھ موجود تھیں، ایک ترکی نامہ نگار نے لکھا تھا کہ
اگر اس جنگ میں فیلڈ مارشل عصمت پاشا ان نسوانی لشکروں کو پیشقدمی سے
روک نہ دیتے تو یقیناً خالدہ خانم اس جنگ میں کام آ جاتیں کیونکہ اون کے
فدا کارانہ جذبات میدان جنگ کے چشم دید حالات سے بہت مشتعل ہو گئے تھے
اس خبر کی تصدیق میں امریکن پریس بیورو کے صدر مسٹر ڈومیر جو اسوقت
عصمت پاشا کے ساتھ میدان جنگ میں موجود تھے لکھتے ہیں کہ

اس تاریخی معرکہ میں میں نے خالدہ خانم اور اون کی نسوانی
لشکر کو جس بہادری سے صفوف جنگ میں کام کرتے دیکھا اس
سے قبل میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ دنیا ایسی شجیع
عورتیں پیدا کر سکتی ہے۔

معرکہ سکاریہ کے بعد خالدہ خانم فوجی مسائل میں حصہ لیتی رہیں اور اون کی
جنگی دلچسپیاں اس درجہ بڑھ گئیں کہ اونہوں نے حملہ کے لئے یونانی فوجوں کے
جوابی حملہ کے لئے ایک جنگی اسکیم مرتب کی جس میں مواقع جنگ کی اطمینان بخش
حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور مارشل مصطفیٰ کمال پاشا پر تساہل کا الزام لگایا۔

---

۱ الاخبار مصر القاہرہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء

کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ وہ فوراً یونانیوں پر جوابی حملہ شروع کر دیں اگرچہ اسوقت انگورہ کا جنگی اسٹاف جوابی حملہ کیلئے خود تدابیر اختیار کر رہا تھا مگر قائد محترم کا انتقام اسقدر شدید تھا کہ دونوں نے اس تاخیر پر جنگی اسٹاف کو "کاہل، وقت کو ٹالنے والا" کہا تھا اور اس سستی پر سخت طعن کی تھی

بالآخر اگست سنہ ۱۹۲۲ء کو ترکان احرار کا وہ عظیم الشان تاریخی [illegible] شروع ہو گیا جس کے ذریعہ ترکان اناطولیہ نے پورے ایشیائے کوچک اور قسطنطنیہ تک آزاد کرا لیا، اس حملہ کی تاریخی اہمیت فوجی حلقوں میں ہمیشہ یادگار رہے گی جس میں [illegible] لاکھ ترکی فوجوں نے فیلڈ مارشل مصطفیٰ فوزی پاشا مارشل [illegible] کمال پاشا، مارشل عصمت پاشا، مارشل نور الدین پاشا، اور مارشل [illegible] پاشا ایسے جلیل القدر جنگی جرنیلوں کی کمانڈ میں پیشقدمی کی تھی [illegible] خونریز پیشقدمی کا اس سے اندازہ کیجئے کہ اس حملہ کا محاذ [illegible] سے چار سو میل طویل و عریض تھا اور جس میں تقریباً ۰۰۰ ۳ ہزار پختہ کار [illegible] ترکی جنرل کمانڈ کر رہے تھے اور کامل ڈہائی ہفتہ شبانہ روز یہ معرکہ [illegible] گیا ترکی قوم اور حامیان خلافت یا اسلام کا یہ آخری اور فیصلہ کن [illegible] تمام ترکی فوجوں نے ختم تمام ہو جانے کی قسم کھائی تھی۔ پس مذکورہ [illegible] آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اس قیامت خیز معرکہ میں غالباً ایسی

جلیل القدر مجاہد عورت شریک ہوگی؟ ہاں وہ تھی اور بڑی جرأت سے اس معرکہ میں تیغ آزمائی کر رہی تھی، البتہ ہندوستان میں ریوٹر نے خالدہ کی معرکہ آرائی کی کوئی واضح خبر نہ دی لیکن قسطنطنیہ کے ممتاز اسلامی آرگن "توحید افکار" کے نامہ نگار نے جو اس معرکہ کے دوسرے دن مارشل عصمت پاشا کے ہمراہ محاذ جنگ سے روانہ کئے گئے تھے اس راز سے اور مجاہد خاتون کے حالات سے پردہ اٹھایا اور یہ اطلاع بذریعہ تار اخبارات کے ذریعہ ہندوستان تک پہونچ گئی چنانچہ نامہ نگار ممدوح تحریر فرماتے ہیں کہ:

> جب میں وہاں پہونچا تو وہ سوار ملیں پہونچتے ہی میں نے ایک بار انہیں
> دیکھا کہ خالدہ خانم ترک سپاہیوں کے درمیان تقریر کر رہی ہیں،
> اور وہ ترکی سپاہیوں کے سامنے یونانی قبضہ کے مظالم سنا رہی
> تھیں، وہ اس وقت میدان جنگ سے واپس آکر غنیمت اور مظلومین
> کے انتظام میں مصروف تھیں۔ ۱

الحاصل یہ معرکہ ستمبر ۱۹۲۲ء فتح سمرنا کی صورت میں ختم ہوگیا، اور ترکی فوجیں سمرنا سے بڑھ کر جب قلعہ چناق پر حملہ آور ہوئیں تو اتحادیوں کی طرف سے ترکوں کے سامنے درخواست صلح اور التوائے جنگ پیش ہوئی اور برطانوی کمانڈر مقیم درہ دانیال جنرل ہیرنگٹن اور سر رمبولڈ نے ترکی کمانڈر مارشل عصمت پاشا سے پیش قدمی روک دینے اور مقام مدانیہ میں معاہدہ التوائے جنگ

۱۔ الاخبار ۔ مصر ذریعہ تجارت مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء

کے لئے استدعا کی، جسے ترکی کمانڈر نے منظور کرلیا، اور ترکان اناطولیہ کا اسطرح یہ کامیاب حملہ ختم ہوگیا جس کے بعد ہی ۱۹ / اکتوبر ۱۹۲۲ء کو ترکی جرنل، حضور رفعت پاشا نے قسطنطنیہ پر ترکان احرار کے قبضہ کا اعلان کردیا، اور اسی طرح کامل تین سال کی خونریز قربانیوں کے بعد مارشل مصطفیٰ کمال پاشا قائد اعظم کی زیر کمان بہادر ترکوں نے مقام خلافت کو آزاد کرالیا پس اس آزادی و کامرانی کے بعد جنوری ۱۹۲۳ء میں ڈاکٹر عدنان بے نے حسب الحکم انگورہ گورنمنٹ عہدہ صدارت سے استعفیٰ دیکر قسطنطنیہ کی گورنری کا رافعت پاشا سے چارج لے لیا، اور ماہ جنوری ۱۹۲۳ء میں فاضل جلیل ور اسلام و اسلامیت کی یہ مایہ صد نازش خاتون خالدہ خانم اپنے شوہر کے ساتھ مقام خلافت قسطنطنیہ میں بخیر و خوبی اور پوری کامیابی اور فتحمندی کے ساتھ داخل ہوگئیں۔

زندہ باد خالدہ خانم

اب ذیل میں مذوحہ کی ان تمام عظیم الشان اور حیرت فزا قربانیوں اور سرگرمیوں کا اندازہ کرنے کے لئے دو خبریں ایسی درج کرتا ہوں جن سے محترمہ مذکورہ کی گرامی قدر ذات کا خداساز مرتبہ پہچانا جاسکیگا اور ان ہی خبروں سے معلوم ہوگا کہ خالدہ محترمہ کا ترکوں میں کس قدر زبردست اقتدار قائم ہے؟

جب انگورہ گورنمنٹ کے صدر اعظم شوکت نشان حضور قدر قدرت حسین رؤف پاشا

Marfat.com

بحیثیت فاتح سمرنا میں داخل ہوئے تو آپ نے باشندگان سمرنا کے ایڈریس کے جواب میں جو سرکاری تقریر فرمائی اس میں خدمت خالدہ اور آپ کے ذاتی شکریوں اور رہنما کار عورتوں کے لئے ارشاد فرمایا کہ

"مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جنکے ذریعہ میں آپکا اور آپ کی بہادر خواتین کا"
"شکریہ ادا کر سکوں"

وزیر اعظم نے خالدہ محترمہ کے شکریہ میں جو الفاظ صرف کئے وہ سرکاری حیثیت رکھتے ہیں اس کے بعد خالدہ محترمہ کی بلند مرتبہ خدمات کے اعتراف میں سب سے آخری مگر حدت سوا شرف اور سعادت نصیب اطلاع یہ ہے کہ ممدوحہ کو انہی خدمات کی بدولت نائب مناب جی سرداران افتخار عصابہ سرکار دین پناہ خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان شہنشاہ بحرو بر حضور خلیفۃ المسلمین غازی عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے بارگاہ خلافت میں باریاب فرما کر بقلم تقلیس تمغہ افتخار بخشا جو ترکی نسوانی تاریخ میں سب سے پہلا شرف ہے جس سے خالدہ محترمہ بہرہ اندوز ہوئیں

حلیہ و خصائص خالدہ محترمہ کا بچپن اسکول کالج میں گذرا ہے اسوقت خالدہ خانم امریکن اور ترکی تعلیمات میں امتیاز خوبیوں کی سرمایہ دار تھیں۔ خانم بچپن کے کھیل کود میں بھی عام ترکی عورتوں کے مانند تھا جو ترکی حرم کی زینت سمجھی جاتی تھیں، اسوقت خالدہ ایک نہایت نرم و نازک اندام لڑکی تھیں۔ آنکھیں باوجود یورپین ہونے کے قدرے سیاہ، پیشانی کشادہ اور ناک کسی قدر موٹی ہے، پیشانی

سنہری کاکل ان کے نقاب سے باہر نکلے رہتے تھے اور [illegible] گالوں پر [illegible]
[illegible] ہوتا تھا وہ ہر شخص پر بطریق خاص [illegible] سرخ [illegible] زنانہ طرز لباس [illegible]
طرح ان کی قمیض [illegible] اور [illegible] وضع رکھتی [illegible]
[illegible] والی تھیں لیکن اس زمانہ میں بھی وہ جب تقریر [illegible]
[illegible] نقاب سے آپکے [illegible] مستقل کا ذخیرہ [illegible] کر [illegible]
وقت [illegible] تقریر [illegible] بیان تھیں [illegible] کی قدرتی فصاحت و بلاغت اور جوش
[illegible] گرمی کی وجہ سے تمام ہم جماعت لڑکیاں ان کی مداح و معترف تھیں۔

خالدہ خانم نہایت ذہین طبع، مستقل مزاج اور [illegible] ترکیوں کا [illegible]
[illegible] کی [illegible] شیریں [illegible] کی معرکتہ الآراء تقریر کر دوران
[illegible] بچے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کو [illegible] صرف کر دیتی ہے [illegible]
ہی مغربی تعلیم و تہذیب کی وجہ سے یورپین معاشرت کی طرف مائل تھیں لیکن
کچھ دن بعد ہی وہ یورپ کی ہر چیز سے بیزار ہو گئیں۔ خالدہ خانم [illegible] کی
[illegible] باقی ہیں لیکن وہ میدان جنگ میں کبھی [illegible]
[illegible] شریک ہو [illegible] کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ
[illegible] میں داخل [illegible] خالدہ [illegible] جب [illegible] میدان
جنگ میں پہنچی تھیں تو فوجوں میں زلزلہ انگیز جوش و خروش پیدا ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

خالدہ محترمہ بلند پایہ مدبرین کی طرح نہایت متین و خموش رہتی ہیں۔ لیکن وہ جلسوں میں آٹھ آٹھ گھنٹہ مسلسل تقریر کرتی رہتی ہیں پھر بھی اثنائے تقریر میں ونکی چہرہ پر تکان کے آثار ظاہر نہیں ہوتے، خالدہ خانم کو غصہ بہت کم آتا ہی بلکہ وہ کبھی کبھی گفتگو کرتے ہوئے کھل کھلا کر ہنس پڑتی ہیں، لیکن اون کی فطرتی متانت اونہیں فوراً خموش کردیتی ہی، آپ طبعاً اسقدر جفاکش اور محنتی واقع ہوئی ہیں کہ موجودہ میدان جنگ سیاست کی سرگرمیوں سے قبل بھی آپ کالج میں محنتی لڑکی کے نام سے پکاری جاتی تھیں، آپ کا عزم وثبات ترکی عورتوں میں مشہور ہے۔

ان خوبیوں میں سب سے نمایاں خصوصیت آپ کی رقت قلب ہے، اور یہی وہ قلبی نرمی ہے جس نے آپکے بالآخر جنگ و قتال اور ملک و مذہب کی خطرناک مصیبتوں میں بلا تامل ڈالدیا،

مذکورہ حالات سے خالدہ محترمہ کی اخلاقی و معاشرتی زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور اسقدر حالات کے بعد میں ممدوحہ کی سوانح ختم کرتا ہوں +

پایندہ باد خالدہ خانم

Marfat.com

نگار ادیب خانم

ترکان احرار کی جدید جد و جہد میں خالدہ خانم کے کارنامے نہ صرف ترکی تاریخ کے لئے مایۂ نازش ہیں بلکہ عالم اسلام خصوصاً اور مشرقی اقوام عموماً اپنی نسوانی جد و جہد اور عروج و تہذیب میں اس بلند حوصلہ و فاضل خاتون کے حوصلہ افزا حالات کو اپنا طراز عنوان بنائیں گی، ممدوحہ کے حیرت زا کارناموں کی نسبت سے ہر شخص کو قدرتاً ممدوحہ کے خاندانی اور ابتدائی حالات کے معلوم کرنے کا شوق ہے لہٰذا میں اس ذوق کی سیرابی کے لئے آپ کی چھوٹی بہن نگار ادیب خانم کے سوانح حیات پیش کرتا ہوں جنکے ذریعہ معلوم ہو گا کہ

این خانہ ہمہ آفتاب ست

خالدہ ادیب خانم کی دو بہنیں ہیں، نگار ادیب خانم، او بلقیس ادیب خانم، مجھے مشہور انشاپرداز مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال چیف ایڈیٹر بمبئی کرانیکل سے معلوم ہوا اور اس کے بعد ہی میں نے ان دونوں بہنوں کے حالات کی تحقیق شروع کر دی، حاصل شدہ حالات میں افسوس کہ بلقیس ادیب خانم کے حالات معلوم نہو سکے، البتہ نگار ادیب خانم کے جو حالات مل سکے وہ یہ ہیں۔

نگار ادیب خانم اگرچہ اسلامی ہند میں روشناس نہیں، لیکن وہ حدود ترکی میں کافی شہرت رکھتی ہیں اونہوں نے جس طرح اپنی بہن کے ساتھ تعلیم حاصل کی

Marfat.com

اسی طرح وہ عملی طور پر بھی ان سے پیچھے نہیں رہیں۔ البتہ اون کی خدمات زیادہ
ادب سے متعلق ہیں۔

وہ ایک زبردست اور شیوا بیان شاعرہ ہیں، وہ جب تعلیم سے فارغ ہوئیں تو اونھوں نے روس، ترکستان اور ولایت شام کی سیاحت کی۔ اونھوں نے شاعری میں مشہور ترکی شاعر نامق کمال بے کا تتبع کیا ہے۔ اونھوں نے ذرا شاعری کی نظمیں کے بعد مضمون نگاری شروع کی، وہ علمی مضامین زیادہ لکھتی رہیں، مگر زور قلم کا یہ حال تھا کہ اخبار طنین قسطنطنیہ کے علمی ضمیمہ سے نگار خانم کے مخصوص و تحقیقی مضامین کا ایک علیحدہ مجموعہ شائع ہوا ہے [illegible] سے تعلق ہے، وہ فن ادب میں بھی کافی دستگاہ رکھتی ہیں، یہ اون کی انشاپردازی کا کمال ہے کہ اون کے مضامین کو ایک فرانسیسی خاتون نے جب قسطنطنیہ میں پڑھا تو اوس نے نگار خانم کو اپنے یہاں دعوت دی۔ جب نگار خانم اس فرانسیسی خاتون سے ملیں تو اوس نے کہا کہ اگر آپ فرانسیسی زبان پڑھ لیں تو آپ کے بلند پایہ مضامین کو فرانسیسی عورتیں بکمال قدردانی پڑھیں۔ نگار ادیب خانم نے اس مشورہ کو قبول کیا اور اونھوں نے خاتون مذکورہ سے فرانسیسی زبان سیکھنا شروع کر دیا، اور فرانسیسی خاتون نگار ادیب خانم سے اصول ازدواج اور مسائل فقہیہ کے متعلق معلومات حاصل کرتی رہی ممدوحہ اس قدر غیر معمولی ذہین واقع ہوئی تھیں کہ ایک سال میں اونھوں

Marfat.com

فرانسیسی زبان میں ایسی استعداد پیدا کرلی کہ یہ فرانسیسی خاتون اون کی ذہانت پر حیران رہ گئیں،

جب نگار ادیب خانم کو فرانسیسی زبان میں کافی مہارت حاصل ہوگئی تو اونہوں نے اپنی استانی کے مشورہ سے فرانسیسی ادبیات اور شعرا کے کلام کا مطالعہ شروع کیا، اور تھوڑے عرصے میں اونہوں نے فرانسیسی شاعری کے انداز پرداز اور ادبیات پر کافی عبور حاصل کرلیا، اونہوں نے پہلی مرتبہ فرانسیسی رنگ میں ایک تضمین لکھی جو ایک فرانسیسی شاعر کی نظم پر تھی، یہ تضمین قسطنطنیہ کے ایک علمی رسالہ "عقاب" میں چھپی تھی جو ترکی و فرانسیسی زبان میں ایک مستشرق کی ایڈیٹری میں پندرہ روزہ چھپتا تھا، اس تضمین نے نگار ادیب خانم کو اس درجہ نمایاں کیا کہ علاوہ ترکی علمی حلقوں کے فرانس میں لوگ نگار ادیب خانم کے شائق ہوگئے، خود ایڈیٹر نے لکھا تھا کہ نگار ادیب خانم کی اس تضمین پر مجھے فرانسیسی تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے بکثرت خطوط اون کے تعارف کے لئے وصول ہوئے تھے۔

اس عمدہ حالات کے بعد نگار ادیب خانم پر بھی عام ارباب علم و کمال کی طرح بدقسمتی کا وقت آگیا، اونہوں نے ڈاکٹر اسعد بے سے شادی کرلی جو شاہی خاندان کے فرد تھے، اور اس وقت وہ اٹلی میں ترکی قالینوں کی تجارت کرتے تھے، نگار ادیب خانم کے ایک لڑکی پیدا ہوئی ابھی اس بچی کی عمر ڈیڑھ سال ہی کی تھی کہ

Marfat.com

ڈاکٹر اسعد بے کا انتقال ہوگیا، تمام تجارتی کاروبار میں نقصان ہوا اور جو کچھ سرمایہ تھا اُس سے نگار ادیب خانم محروم رہ گئیں، کیونکہ ڈاکٹر اسعد بے کے بڑے بھائی جودت بے نے اس تمام جائداد پر قبضہ کرلیا، اسوقت نگار ادیب خانم زچگی کے مرض میں مبتلا تھیں جس کا سلسلہ کامل دو برس رہا، اور اسی عرصہ میں اون کی بچی کا بھی انتقال ہوگیا، غرض وہ ایک سخت آزمائش میں مبتلا ہوگئیں جس کا دماغ سوز سلسلہ کوئی چار برس قائم رہا، جب نگار ادیب خانم کو ان مصائب سے قدرے فراغت نصیب ہوئی تو اونھوں نے پھر علمی خدمات کا سلسلہ شروع کردیا، اب اون کے مضامین ترکی و فرانسی زبان میں شائع ہوتے رہے جن میں وہ بیشتر شاعری اور مذہب کے متعلق خیالات ظاہر کرتی تھیں، اور اسی سلسلہ میں فرانسی پارلیمنٹ کے ایک ممبر موسیو پارسے کی بیوی نے جو خود بھی خوش ذوق شاعرہ تھی اونھیں پیرس آنے کی دعوت دی مگر اسوقت نگار ادیب خانم پیرس نہ جاسکیں البتہ اس دعوت کے جواب میں اونھوں نے ایک نظم لکھی جو اسی میزبان فرانسی خاتون کے نام تھی، جسوقت یہ نظم خاتون مذکورہ کو ملی تو اس نے اس کے ڈیرہ ہزار نسخے فرانسی زبان میں چھپوا کر فرانسی علمی جماعتوں بالخصوص نسوانی انجمنوں میں تقسیم کرائے۔

نگار ادیب خانم کے یہ وہ حالات ہیں، جنھیں اونھی کے ایک مجموعہ مضمون موسومہ ”اشک“ سے ماخذ کیا گیا ہے، ”اشک“ ایک چھوٹا سا مجموعہ ہے جس میں اونکے

Marfat.com

مختصر حالات زندگی مع مختلف نظموں کے شائع ہوئے ہیں ان حالات کے لئے مجھے اپنے ایک عزیز دوست کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھے یہ حالات عطا فرمائی اور جو اسوقت جرمنی کے مشہور مقام ''ہمبرگ'' ہیں بہ سلسلہ تعلیم و تجارت مقیم ہیں۔

اس کے بعد مجھے نگار ادیب خانم کا ایک دوسرا مجموعہ نظم و نثر ہاتھ آیا، یہ ایک چھوٹی تقطیع کا نہایت خوشنما مجموعہ ہے جو ۱۳۱۶ھ میں سرکاری مطبع قسطنطنیہ میں چھپا ہے اس کے سرورق پر ''نگار خانم'' کے قلمی دستخط ہیں، اور یہ عبارت بھی ان کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔

''استانبول بر خاطرہ ناچیز اغتسوسی''

'' ۲ ۔ ۴ '' نگار بنت عثمان ادیب ''

اس مجموعہ کی ضخامت ۲۳۴ صفحات ہیں جس کی ابتدا میں ۱۱۰ صفحہ تک منظوم کلام ہے اور باقی میں نثر۔ ادبی۔ علمی۔ اور اصلاحی'' مضامین ہیں اس مجموعہ کی پرکیف رنگینیوں کو دیکھ کر نگار ادیب خانم کے بہار آفریں قلم کا قائل ہونا پڑتا ہے اس کا ہر شعر وجد آفریں کیفیت کا ایک جام لبالب ہے، جو اس کے دلکش صفحات سے چھلکا پڑتا ہے، نظم کا پہلا عنوان ''طفل خیال'' ہے جس میں فاضل نگار ادیب خانم تخیل کے ایسے نازک نکات بیان کئے ہیں کہ روح وجد کرتی ہے اور دل میں کیف و گداز کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔

Marfat.com

ہوتی ہے۔ صفحہ سوم سے "امید"، "تصدیق نامہ"، "عطریہ" اور "ترانہ خزاں" کے وہ دلفریب عناوین شروع ہوتی ہیں جو شاعری اور فن شعر کی اچھوتی مثالیں ہیں "امید" کے عنوان سے جو نظم لکھی ہے اس میں ایک جگہ نگار ادیب خانم انتظار دوست کے موقع پر لکھتی ہیں کہ

"جب کرب اضطراب میں رات تمام ہوگئی"،
"اور میری آنکھوں سے خون جگر کی تراوش"،
"بھی بند ہوگئی تو میں تمہاری آمد سے مایوس ہوگئی"،
"کیونکہ خون جگر کا ہر آنسو جو میری آنکھوں سے ٹپکتا تھا"،
"وہ تمہاری آمد کا سچا قاصد ہوتا تھا"

"ترانہ خزاں" کے عنوان سے جو نظم لکھی ہے اس میں عام ترکی مذاق کے موافق "وطن عزیز" کا نوحہ کیا گیا ہے لیکن عام ہندوستانی مذاق کے خلاف اس میں بجائے دلگداز و دل شکن خیالات کے ولولہ انگیز اور جرأت آموز جذبات سے کام لیا گیا ہے، چنانچہ ایک جگہ عثمانی جھنڈے کو مخاطب کرکے لکھتی ہیں کہ سے

"پیارے مصائب سے اگرچہ تیری فاتحانہ جنبش و حرکت میں قدرے"،
"سکون پیدا ہوگیا ہے، لیکن اگر نوجوان تجھ پر فدا ہو چکے ہیں"،
"تو ابھی مایوس نہ ہو بلکہ ان ترکی ماؤں کی طرف دیکھ اور خوش ہو"،

Marfat.com

"جو اپنی لاڈلی گودوں میں چھوٹے چھوٹے ترکی بہادروں کو"
"پرورش کر رہی ہیں، لہٰذا جب یہ جوان ہو جائیں گے تو پھر"
"ایک مرتبہ پھر عروج اعلیٰ اور سربلندی کے لئے وہ اپنی"
"گردنیں تجھ پر نثار کر دیں گے۔"

غرض نگار ادیب خانم کے کلام کا صحیح اندازہ اون کے کلام ہی سے ہو سکتا ہے۔ وہ نثر جدید میں دربار جناب۔ اسلامی حمیت عصبیت۔ اور لوح مزار کے عناوین سے جو نثر مضامین لکھے ہیں اور ان میں کمال انشاپردازی کے جو جوہر دکھلائے ہیں وہ نگار ادیب خانم کی ادبی ہمہ گیری کے نہایت روشن نمونے ہیں، خصوصاً لوح مزار اور اسلامی حمیت میں نگار ادیب خانم نے انسانی فطرت کے جن نازک جذبات سے بحث کی ہے وہ دنیا کے بلند سے بلند ادبیات میں طراز عنوان بنانے کے قابل ہیں۔ غرض بیگم صاحبہ مذکورہ نگار ادیب بھی خالدہ ادیب کی طرح ایک مصلح دماغ کی عورت ثابت ہوئی ہیں جنہوں نے اپنے علم و تجربہ اور اپنے دماغ و قلم سے ملک و ملت اور قوم و مذہب کی یادگار خدمات انجام دیں۔ نگار ادیب خانم ترکستان میں نہایت سربلند و شہرت یافتہ خاتون ہیں چنانچہ اس قبول عام اور ان کی معروفیت کا یہ حال ہے کہ بیگم صاحبہ ... غرض سیاحت انگلستان سے لوٹیں تو انہوں نے اپنے سفرنامہ میں ترکی کی مشہور و معروف عورتوں کی

خاص طور پر ذکر کیا ہے اور اس مخصوص حصہ میں اونھوں نے نگار خانم کے متعلق حسب ذیل عبارت لکھی ہے

ایک بی بی سے میں ملی جن کا نام ،، نگار خانم ہے ،، اور یہ ترکی کی بڑی نامی شاعرہ ہیں، یہ میرے پاس آئیں اور جب انہیں یقین آگیا کہ میں مسلمان ہندی خاتون ہوں تو وہ بڑی گرمجوشی سے بغلگیر ہوئیں اور مجھے اپنے یہاں دعوت دی

ملاحظہ ہو سیر یورپ صفحہ ۲۶۷-۲۶۸
مطبوعہ یونین سٹیم پریس لاہور

اس عبارت سے یہ اندازہ ہوگا کہ نگار خانم ترکی میں ایک جمنا شہرت رکھتی ہیں اور اون کے علمی و ادبی کارنامے ناقابل فراموشی ہیں
افسوس کہ خالدہ ادیب خانم کی تیسری بہن بلقیس ادیب خانم کے حالات میسر نہ آسکے ورنہ معلوم ہوتا کہ عثمان ادیب پاشا کی ہونہار و مایۂ نازش صاحبزادیوں نے ترکی خواتین میں کیسی یادگار اور لازوال شہرت واہمیت پیدا کی ؟

Marfat.com

خواتین قسطنطنیہ

میں نے خالدہ محترمہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ممدوحہ نے بکمال تدبیر قسطنطنیہ میں جو سرگرم کوششیں انگورہ اور حفظ وطن کی خاطر انجام دیں اون میں خالدہ محترمہ نے قسطنطنیہ کی خواتین کو آمادۂ خدمت کر کے اون کی باقاعدہ جماعتیں متعین کر دی تھیں جو بطریق تقسیم عمل اپنے اپنے مفوضہ کام کو انجام دینے میں مصروف رہتی تھیں ان خواتین کی اون کارناموں کو ملاحظہ کیجیے جو اونہوں نے قسطنطنیہ میں رہ کر باوجود اتحادی نگرانی [illegible] خطرات کے انجام دیں، ان خواتین کی تین کارکن جماعتیں جو [illegible] قائم کی گئی تھیں یہ ہیں۔

(۱) احرار انگورہ کے لئے اسلحہ جنگ فراہم کرنے والی جماعت

(۲) تحریر و تقریر کے ذریعہ انگورہ کو مجاہدین پیدا کرنے والی جماعت

(۳) جاسوسی جماعت۔

خواتین قسطنطنیہ کو جب اون کے ماحول اور وطن کی حد سے بڑھتی ہوئی بیچارگی نے مجبور کر دیا کہ وہ اپنے فطری حقوق اور وطن کی حفاظت کریں تو وہ بکمال دلیری گھروں سے نکل کھڑی ہوئیں، ان خواتین میں ملک کی تعلیم یافتہ عورتیں زیادہ تھیں، اونہوں نے نہایت ہوشیاری اور

Marfat.com

ذہانت سے اپنی خدمات کو تقسیم کرکے کام شروع کردیا یہ بہادر عورتیں نہایت خفیہ کارروائی کرتی تھیں اور وہ شب کے وقت اپنے گھروں میں چھپے ترک ملک وقوم پر آمادہ انتقام کرتی تھیں انہوں نے سب سے پہلے مردوں کو انگورہ پہونچایا احرار کے ساتھ ملکر کام کرنے پر آمادہ کیا اور بہت تھوڑے عرصہ میں انہوں نے سیکڑوں رضاکار اور مجاہد اناطولیہ پہونچا دیئے۔

ایک جماعت نہایت سرگرمی کے ساتھ اسلحہ جنگ فراہم کرنے میں مصروف تھی اور عورتوں کی بھی وہ جماعت تھی جس کا کام نہایت خطرناک تھا۔ لیکن یہ بہادر وہوشیار سپاہی عورتیں تمام کام شب کی تاریکی میں انجام دیتی تھیں یہ عورتیں احرار انگورہ کے اس معتبر گروہ سے ملی ہوئی تھیں جو نہایت احتیاط سے قسطنطنیہ میں احرار کی طرف سے مقرر تھا، یہ عورتیں بہت قدر اسلحہ اور سامان حرب فراہم کرتی تھیں وہ ان کے حوالہ کردیا جاتا تھا اور پھر بڑی حفاظت کے ساتھ وہ انگورہ روانہ کردیا جاتا تھا، یہ عورتیں نہایت آزادی سے قسطنطنیہ کے محلوں میں گشت لگاتی تھیں اور غریبوں سے لیکر امرا کے مکانوں میں بے تکان داخل ہوجاتی تھیں جہاں وہ اپنی بہنوں کو گھر سے نکلکر اس خطرناک مگر مبارک خدمت کی دعوت دیتی تھیں ان عورتوں نے بجائے جاسوسوں اور مجالس کے اس طرح فرداً فرداً بہت کامیابی حاصل کی تھی، خواتین قسطنطنیہ کے اس طریق عمل کا یہ عمدہ نتیجہ نکلا کہ وہ اپنے اپنے

Marfat.com

کام میں نہایت چستی و مستعدی سے سرگرم رہیں لیکن اتحادیوں کو ان خطرناک اور مخالف ارادوں کا پتہ بھی نہیں چلا اور بھی وہ خفیہ طریقوں کا کام جس کی وجہ سے قانون ہائے قسطنطنیہ کی ان عورتوں پر دست اندازی نہ کر سکی اور انہوں نے ترکی فوجوں کے لئے جب تیار کر لیں تو انہیں مشورہ دیا کہ وہ فوراً انگورہ پہونچ جائیں کیونکہ قسطنطنیہ میں اتحادیوں کا ہاتھ جا پہنچا ہے یہ انہی عورتوں کی تبلیغ و تحریص کا نتیجہ تھا کہ ڈیڑھ سو ترک ڈاکٹر اور دایہ عورتیں ایک ہی وقت میں قسطنطنیہ سے فرار ہو کر انگورہ پہونچ گئیں اور ان ڈیڑھ سو عورتوں کی فراری نے خواتین قسطنطنیہ کے حلقوں میں نہایت گہرا اثر کیا اور ان کا اس طرح دارالخلافہ سے فرار ہونا ترکی عورتوں کے واسطے تحریص عمل بن گیا اس کے بعد قسطنطنیہ میں ایک عام ہیجان و ولولہ پیدا ہو گیا سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں انگورہ کے لئے تیار ہو گئیں اور ان انگورہ جانے والی عورتوں میں تعلیم یافتہ خواتین کا زیادہ حصہ شامل تھا انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو انگورہ پہونچا دیا تو حکومت انگورہ نے فوراً انہیں ان کی قابلیت کے موافق خدمت سپرد کر دیں ان عورتوں میں زیادہ تر ایسی عورتیں تھیں جنہوں نے انگورہ دیکھ کر تارگھروں ٹیلیفون دفتروں وغیرہ میں خدمات انجام دیں دوسرا طبقہ جو قسطنطنیہ اور دیگر شہروں سے فرار ہوا اس نے زخمیوں اور مجروحین کی امداد و خدمت کا اہم اور قابل تعریف کام کیا یہی

عورتون کی تدابیر کا نتیجہ تھا کہ قسطنطنیہ کے مدرسہ طیارہ سازی سے سیکڑون طلبہ اور ماہرین فن انگورہ فرار ہوگئے۔ ان عورتون مین سے بعض ایسی عورتین بھی تھین جنھون نے اناطولیہ مین سامان رسد اور باربرداری کی خدمات انجام دیتی تھین غرض تھوڑی ہی عرصہ مین خدمات جنگ وغیرہ کے لئے عورتون کی کافی تعداد فراہم ہوگئی اس کے بعد قسطنطنیہ کی عام آبادی سے عموماً اور ترکی کی خواتین مین خصوصاً ان مبلغ عورتون نے چندہ کی تحریک کی۔ یہ تحریک بھی دوسری تحریکات کی طرح نہایت خفیہ رکھی گئی لیکن تھوڑے عرصہ مین اظہار کردیا گیا چندہ کی تحریک مین یہ عورتین حد سے زیادہ کامیاب ہوئین، یہ خدام عورتین "شاہی خاندان" اور امرائے قسطنطنیہ سے چندہ وصول کرتے مین کامیاب ہوئین۔ اور انھین ملک و ملت کے مصائب سے متاثر کرکے ہزارون روپیہ وصول کیا۔ اور انگورہ پہونچا دیا۔ اس چندہ مین ترکی کی عام خواتین کے مقابل شاہی حرم اور بیگمات کے چندون کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان عورتون نے مجاہدین انگورہ کے لئے کپڑے اور ادویا، وغیرہ فروریات جنگ بھی فراہم کی تھین، ان عورتون کا انداز بیان اور تقریر اسقدر موثر اور دلدوز ہوا کرتی تھی کہ مخاطب عورتین اپنے قیمتی زیورات کے دینے مین تامل نہین کرتی تھین اور اسی نسبت سے وہ متمول اور غریب عورتین ستائش مستحق ہین جنھون نے حب وطن کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کرڈالا۔

Marfat.com

ان خفیہ خدمات کے ساتھ ہی مظالم سمرنا کے متعلق انھون نے بالاعلان
ایک امدادی انجمن قائم کی جسکے ذریعہ سے انھون نے احرار انگورہ کو بہت
کچھ مدد دی۔ اس امدادی جماعت نے جو خدمات انجام دین وہ حد سے
زیادہ حیرت انگیز اور قابل تعریف ہین مثلاً اس جماعت کی ارکان عورتین سامان
جنگ وغیرہ ارسال کرتی تھین اور طریقہ ترسیل اور بھی حیرت فزا تھا یہ عورتین
چھوٹے چھوٹے تمنچے ریوالور وغیرہ اپنے برقعون مین چھپا کر لاتی تھین اور
بندرگاہ سے اناطولیہ جانیوالے جہازون کے روئی کے گٹھون اور اشیاء
خوردنی کے صندوقون مین بکمال حفاظت انھین رکھتی تھین جس کا
کسی نگران کو وہم و گمان بھی نہین ہوتا تھا۔ اس طرح بہت سا جنگی ذخیرہ
دار مادہ بھی انگورہ روانہ کیا گیا۔ مگر کسی کو کانون کان خبر بھی نہ ہوئی۔ ان
خطرناک خدمات مین جس چیز نے ان خادم عورتون کی کافی مدد کی تھی وہ ان کا
اسلامی لباس خصوصاً "برقعہ" تھا جبکہ قوانین اسلامی اور ترکی حکومت
کے آئین شرعی کے تحت کسیکو حق نہین تھا کہ وہ برقعہ پوش خواتین کی تلاشی
لے سکے لہذا خواتین قسطنطنیہ نے اس برقعہ سے سیکڑون خطرناک کام لئے یہان
تک کہ اسی برقعہ کی آڑ مین کثیر التعداد مرد دھوکے سے اودھر نکل گئے مگر کسی کو
پتہ بھی نہ چلا۔ انگورہ کے مخبر بھی زیادہ تر اسی برقعہ کے اندر سرگرم کار رہتے تھے
وہ اس برقعہ کے ذریعہ اتحادیون کے مواقع اور ان کے پوشیدہ کامون کو

Marfat.com

معلوم کر لیتے تھے وہ اس برقعہ مین ادن مقامات تک پہونچ جاتے تھے جہان ذخائر حرب کے انبارون پر اتحادیون کی نگرانی تھی یہی وہ برقعہ پوش مخبر تھے جنھون نے احرار انگورہ کو اتحادیون کے طریقہ کار اور طرز حفاظت نیز مواقع کی اطلاع بہم پہونچائی۔ یہ برقعہ پوش قسطنطنیہ کے سرکاری ایوانون اور محلون، ہوٹلون گذرگاہون، تفریح گاہون تھیٹرون اور بازارون مین بے خوف پہونچ جاتے تھے اور تمام موافق و مخالف حالات کو معلوم کر کے انگورہ اطلاع پہونچا دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ احرار انگورہ کو قسطنطنیہ سے بیشمار امداد حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ وہان کی تمام ترکارروائیون کا ہر وقت علم رہتا تھا۔ ان خفیہ مخبرون کے متعلق لنڈن کے مشہور اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار وسط اگست سے قسطنطنیہ سے حسب ذیل مراسلہ روانہ کیا تھا۔

ایک اجنبی یہان (قسطنطنیہ مین) اگر اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب وہ باب عالی کے نہایت محتاط مدبرین سے چند باتین کر لیتا ہے تو سخت دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ اجنبی قسطنطنیہ سے روانگی سے پہلے ایک انگریز لیڈی مین سے دریافت کرے جو پردے رہا ہے تو وہ بتا دیگی کہ آجکل قسطنطنیہ مین ترکی کا ڈبلن (آئرلینڈ) بنا ہوا ہے جسکے سن فنز کمالی ترک مین

قسطنطنیہ کی حقیقت حال کا اندازہ لگانے کے لئے ضروری
کہ اس شہر کا باشندہ ہو اور ترکون کے معتمد علیہ ترکی بازارون
مین جو استنبول کے وسط مین واقع ہین دیکھی آپکو وہی
مشرقی آبادی نظر آئیگی۔ قدیم دکانون مین آپ ایک
خوجہ کو دیکھینگے جو بیٹھا ہوا نارجیل پی رہا ہے۔ یہ خوجہ انگورہ
سے آیا ہے اور بھیس بدلا ہوا فوجی کرنل ہے۔ اس
دوکان کے اندرونی حصہ مین ایک چور دروازہ ہے جو
زیر زمین کسی مقام کو جاتا ہے جو قوم پرستونکا مرکز ہے
قوم پرستی کی تحریک کا دماغ تو شاید انگورہ مین ہے
لیکن انکا دل یقیناً قسطنطنیہ ہے قسطنطنیہ براہ راست
اتحادیون کے قبضہ مین ہے۔ مگر یہین سے نصف درجن کے قریب
جنرل اور فوجی افسر فرار ہوتے ہین جنھون نے انگورہ مین
ایک بالکل جدید ترکی کی بنیاد رکھی ہے۔ باوجود قابض
فوج کی ہوشیاری اور یونانی جنگی جہازون کی چالاکی
کے قسطنطنیہ سے سامان جنگ اناطولیہ جا رہا ہے
اور اسمین کوئی بہت بڑی دقت پیش نہین آتی۔ دول
یورپ اور اتحادی و قابض افواج کے مراکز مین جو کچھ

واقع ہوتا ہے اسکی خبر روزانہ انگورہ کو کسی مخفی تار کے
ذریعے بھیجی جاتی ہے۔ اس قسطنطنیہ سے جو مشرق
کی کاروان سرائے ہے مکہ شریف اور عالم اسلام کی طرف سے
مظلوم اسلام کی چیخیں جاتی ہیں۔ مجاہد محترم غازی مصطفے
کمال پاشا کا زبردست ہاتھ یہاں ہر جگہ کام کر رہا ہے
جبری بھرتی کے طریقہ سے لوگوں کو فوج میں بھرتی کیا
جا رہا ہے لیکن اس جبری بھرتی کے آثار ایسے ہی زبردست
ہیں جیسا کہ وہ ہاتھ جس نے یہ حکم جاری کیا۔ قسطنطنیہ
میں ترکی قوم پرست خفیہ طریق سے کاروبار کر رہے ہیں
وہ عظیم الشان ذخائر خرید کر اور انمیں نہایت ہوشیاری
سے اسلحہ چھپا کر انگورہ روانہ کرتے ہیں۔ اگر آپ غلہ
کے خرید ریجائیں [illegible] آنگورہ کے کثیر التعداد
گٹھے نظر آئینگے جو انگورہ کو بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ
یونانی لوگوں کے منہ کے سامنے کیا جا رہا ہے جو
سامان جنگ کی حفاظت کیلئے [illegible] ہیں ہے مگر کوئی نہیں
جانتا کہ اس روئی میں کسقدر زبردست جنگ سے
اٹھ جانے والا سماد سے نہاں ہیں۔ اسی طرح قوم پرور

کو ہر طرح کی جنگی سہولتیں میسر ہیں۔ اس سلسلہ میں مظلوم
ترکی عورتوں نے برقعہ میں بڑا کام کیا اور اس قومی تحریک
پیدا کرنے میں بڑی مدد کی ہے جب انگورہ کو قسطنطنیہ
کی حکومت انقلاب پسندوں کا مرکز خیال کرتی تھی اور
جب غازی محترم مصطفٰے کمال پاشا کا علانیہ نام نہاد
حکومت کے خلاف ایک آواز بلند کرنا جرم خیال کیا جاتا
تو ان ترکی عورتوں نے خفیہ انجمنوں کے قیام میں بڑی
مدد کی جو اب بھی موجود ہیں۔ ابتدا میں تو یہ عورتیں اپنے
برقعہ کی وجہ سے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ کیونکہ ان کو کوئی
روک نہیں سکتا اور انہیں عورتوں نے ابتداء میں نئی تحریک
غریب رسد بارک پردہ میں انگورہ کو روانہ کی۔
مارشل مصطفٰے کمال پاشا کے دوستوں نے جو ذخیرہ
سرجانیہ کے زیر اہتمام تھا اُسے ایک رات میں خالی کر دیا
یہ ایک زیر زمین راستہ کے ذریعہ کیا گیا جو ایک ماہ سے
بھی کم عرصہ میں کھودا گیا تھا۔ یہ کس نے کھودا کون
شخص تھا اس کے افشا کی آج تک کسی نے جرأت
نہیں کی ورنہ اس کی جان خطرہ میں تھی ہر رات

Marfat.com

ریڈوالدرون کی آوازین اورسیٹیان باسفورس کی سمت سنی جاتی ہین اکثر یونانی جہازون مین جو سقوطری کے سمندر مین لنگر انداز ہین - افسر ورسپاہی مرے ہوے پاے گئے ہین لیکن کوئی نہین جانتا کہ کس نے انھین قتل کیا ہے -

(لندن ٹائمز بذریعہ الامان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء)

مذکورہ خلاصہ سے ترکون کی خواتین مقیم قسطنطنیہ کے اہم ترین کارنامون کا اندازہ ہوگیا ہوگا یہ خواتین علاوہ ان خفیہ اور جرأت آزما خدمات کے جنکا ذکر ہوچکا کام کرتی تھین اُن مین وہ خواتین بھی کچھ کم قابل تعریف نہین جو ترکی لاوارث اور بھوکے پیاسے بچون کی حفاظت وخدمت مین مصروف رہتی تھین ۱۹۲۱ء کا ابتدائی زمانہ قسطنطنیہ کی ترکی آبادی کے لئے قیامت سے کسی طرح کم نہین تھا - اسوقت اتحادی قبضہ اور جنگ عظیم کی ناقابل برداشت شکست اور اندرون ترکی لاکھون غیر اقوام کے مفلوک وفاقہ کش افراد کی کثرت خصوصاً جنرل رینگل ڈینکن کی شکست پذیرا فواج کے قیام قسطنطنیہ نے گورنمنٹ قسطنطنیہ کی مالی حالت تباہ کردی تھی قسطنطنیہ سے ایشیائے کوچک کا زرخیز علاقہ تو یونان و احرار کے قبضہ مین چلا گیا تھا فقط [illegible]

ترکان احرار کے زیر اثر تھا اسلئے قسطنطنیہ کی گورنمنٹ بہ اعتبار مالی حالت کے اس قابل نہ تھی کہ وہ انہی لاکھون کی تعداد والی رعایا کا بندوبست کرتی ملک مین اسلئے خود غرضی کا کال تھا بڑے بڑے تاجر سوداگر دیوالیہ ہوچکے تھے عارضی التوائے جنگ یا ترکان احرار نے جو حالت پیدا کردی تھی اوسکی وجہ سے تمام ترکی تجارت بند پڑی تھی اور اس تجارت کے بند ہوجانے کے باعث قسطنطنیہ کے بڑے بڑے صاحب جائداد اور متمولین مجبور ہوگئے تھے کہ اپنی جائدادین اور مکانات فروخت کرکے اپنے گزارہ کا انتظام کرین پس اسی ابتر اور ابتر حالت کا یہ لازمہ تھا کہ اندرون ملک قتل و غارتگری کی وارداتون مین ناقابل بیان اضافہ ہوگیا [illegible] غارت گری مین مصروف تھے اور ان کے [illegible] سے شکست خوردہ جنرل ڈینکن و رنگل کے لاکھون [illegible] جو ترکی بازارون اور محلون مین دن دہاڑے لوٹ مار کرتے رہتے تھے پس ان وجوہ کی بنا پر اسوقت قسطنطنیہ کی آبادی جو کرورون [illegible] تھی اور اس عام تباہی کا سب سے زیادہ اثر ان بیکس ترکی عورتون اور یتیم بچون پر پڑ رہا تھا جنکے ورثا میدان جنگ مین کام آچکے تھے مگر داخلی حالت کی ابتری کی وجہ سے ابھی گورنمنٹ

Marfat.com

قسطنطنیہ اونکے گذارہ کا قابل اطمینان سرانجام نہین کر سکتی تھی لہذا خیال ہی نہین بلکہ یقینی طور پر لاکھون ترکی عورتین اور یتیم بچے اسوقت بھوک وپیاس کی تکالیف برداشت کر رہے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ اسی حالت مین لقمۂ اجل ہوجاتے قسطنطنیہ کی اس عام فاقہ زندگی کے متعلق ایک انگریز سوداگر نے حسب ذیل نقشہ کھینچا تھا:

جب کوئی شخص قسطنطنیہ مین داخل ہوتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس شہر کی حالت اور کاروباری حالت مین کوئی فرق نہین آیا، ٹریم گاڑیان اور مزدورون کی جماعتین ادھر سے اودھر جاتی دکھائی دیتی ہین بیل گاڑیان بھی اپنے وقت پر آتی جاتی ہین لیکن اس شہر مین رہتے ہوے ابھی مدت نہین گذرتا کہ تمام اصلی اور افسوسناک حالات [illegible] ہوجاتے ہین ہزارہا ان آدمی بیکار بیٹھے ہین ترک بچے بھوکے پیاسے چیتھڑے لگائے ہوے کھانے کی تلاش مین بازارون مین ادھر اودھر مارے پھرتے ہین۔

اسوقت قسطنطنیہ مین کوئی قابل ذکر تجارت بھی نہین ہے اور جن لوگون نے اپنے کاروبار سے کچھ روپیہ پس انداز

کر رکھا ہے وہ اوس پر گذر کر رہے ہیں غیر مسلم آبادی
بلکہ تمام سرکاری عہدہ داروں کو تین ماہ سے تنخواہ
کا ایک حبہ بھی نہیں دیا گیا۔ اور اوسکی وجہ صرف یہ ہے
کہ سرکاری خزانہ خالی پڑا ہے ترکوں کے قدیم شریف
ونجیب خاندان اپنی جائداد دیں چپ چاپ بیچے
چلے جا رہے ہیں۔

مزدوروں کی اجرت میں تیس فیصدی سے پچاس فیصدی
تک تخفیف کر دی گئی ہے۔ اور غربا کے طبقوں کو فاقہ کشی کا
بہت خوف زدہ بنا رہا ہے عوام کی اخلاقی حالت قطعًا
قعر مذلت میں گر چکی ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کیا ہو رہا ہے
فساد اور خونریزی کا بازار گرم ہے لوٹ مار نے کہر
پھیلا رکھی ہے لاکھوں بچے بھوک اور پیاس کے لقمہ
بن رہے ہیں۔

ایوننگ ٹیلیگراف لنڈن

۲۳ فروری ۱۹۲۱ء

مذکورہ اطلاع کی بنا پر قسطنطنیہ کی داخلی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
کہ اصل آبادی کن تباہ کن مصائب میں گھری ہوئی تھی اور ایسی صورت

مین یہ امر نا ممکن تھا کہ ترکی قوم کے ایسے لاتعداد بچے تباہ نہ ہو جاتے
جو کل ترکون کے ہونہار اور بہادر سردار سپاہی بننے والے تھے لیکن
قابل صد تحسین وہ ترکی خواتین تھیں جنہون نے قوم کے ان نونہالون کو موت کے
پنجے سے بچا لینے کا ایک ایسے وقت مین تہیہ کیا جبکہ وہ خود چارون
طرف سے مصائب مین گھری ہوئی تھین ان بہادر عورتون نے
چھوٹی چھوٹی جماعتین انجمن ہلال احمر کے تحت قائم کی تھین جو ایسے
ترکی بچون اور عورتون کی کفالت کا سرانجام کرتی تھین جنکا ذریعہ
زندگی بجز قومی مدد کے کچھ نہ تھا۔ یہ مجاہد عورتین مساجد و مقابر یا سڑکون
اور بازارون کے اُن مقامات مین کپڑا اور روٹی تقسیم کرتی تھین
جہان مظلوم و بیکس ہستیان زندگی کے تلخ لمحات گذار رہی تھین انجمن
ہلال احمر کی یہ خدمت گذار بیبیان اُس سلسلہ جدوجہد سے تعلق رکھتی ہین
جو حفظ وطن کیلئے ملک مین طبقہ نسوان کی طرف سے جاری و ساری
تھا۔ لیکن ان خواتین نے بجائے کسی دوسرے شعبہ مین کام کرنے کے
یہ زیادہ پسند کیا کہ وہ ان بیکس بچون کو موت کے منہ سے بچا لین جو
بشرط زندگی آئندہ ملک و قوم کے لئے قابل اعتماد طریق پر سرپرستی
و جان نثاری کرنے والے تھے ان خدمت گذار خواتین کی جماعتین ملک
جو کچھ چندہ فراہم کرتی تھین اور سکے ذریعہ ان بچون اور بیکس عورتون

اور بوڑھوں کے اسباب زندگی بہم پہونچائے۔ ان خواتین نے نہ صرف اندرون ملک ان مظلوم افراد کے لائق تحسین خدمات انجام دیں بلکہ تعلیم یافتہ خواتین ہونے کی حیثیت سے انھوں نے اپنے اثر انداز قلم سے ہزار گونہ خدمات انجام دیں انھوں نے ان تباہ شدہ اور فاقہ کش بچوں کی امداد اور استعانت کے لئے دنیا سے انسانیت سے عموماً اور عالم اسلام سے خصوصاً طویل سے طویل مراسلوں اور اپیلوں کے ذریعہ چندے اور کپڑے طلب کئے مذکورہ گرامی قدر خواتین کو جب انگلستان میں سے انجمن ہند کی کارکن جماعت کا علم ہوا تو انھوں نے مشہور خادم خلافت حضرت مشیر حسین صاحب قدوائی بی۔ اے کو ایک طویل مراسلہ لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے۔

جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی جنرل سکریٹری مرکزی اسلامی سوسائٹی از مقام قسطنطنیہ ۲ فروری ۱۹۱۳ء

جناب من ۲۹ جنوری ۱۹۱۳ء کو انجمن ہلال احمر کی خواتین کے صدر مقام میں قسطنطنیہ کی تمام نسوانی انجمنوں کا متفقہ جلسہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ تجویز منظور کی گئی کہ جناب کی وساطت سے ذیل کے مطالبات تمام اہل عالم کے روبرو پیش کئے جائیں۔

ہمارے مشہور اور نامور ماہرین کی تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت
تک پہونچ گیا ہے کہ اسوقت صرف قسطنطنیہ مین بیرونی
صوبون کے علاوہ پانچ لاکھ عورتین اور بچے ایسے موجود
ہین جنکو اگر بروقت مدد نہ پہونچی تو بھوک کے مارے وہ
موت کا شکار ہوجاوینگے ہزار ہا ایسی پناہ گزین اسوقت
قسطنطنیہ مین آچکے ہین جن علاقون پر یونانیون کا قبضہ ہے
وہان سے اجناس خوردنی کا قسطنطنیہ مین لانا قطعًا
ممنوع ہے مسلسل آتش زدگی سے شہر مین مکانون کی
سخت قلت ہے ان تمام تکلیفون نے مل ملاکر زندگی اجیرن
کر رکھی ہے اور ترکی آبادی سخت مصیبت مین ہے ؎
اتنے ترک جنگ کے دوران مین نہین مرے جتنے آجکل
بھوک پیاس کی تکلیف سے مر رہے ہین اور ان مصیبتون
کا اثر صرف غریبون ہی پر نہین ہے بلکہ بڑے بڑے خوشحال
اور معزز و متمول خاندان کے خاندان بھی ضروریات
زندگی سے محروم ہوگئے ہین اور آخری صورت یہ ہے کہ
وہ اپنے باپ دادون کی جائدادین بیچ رہے ہین اور
روز بروز ان کی حالت اسقدر خراب ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

کہ نہ رہنے کے لیے مکان ہیں نہ کھانے کے لئے کرتا ہے اور
یہ لوگ نہایت دردناک حالت میں زندگی بسر کر رہے
ہیں۔ مردوں کو روٹی کھانے کے لئے کام نہیں ملتا ہے
بھوکی پیاسی ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں رہا
کہ اپنے چاند سے بچوں کو پلائیں اور ان کو موت سے
بچالیں بیماروں کی دیکھ بھال بھی اچھی طرح نہیں ہوتی
کیونکہ شفاخانوں میں ہر ضروری چیز کی کمی ہے باہر کے
پناہ گزین مسلمان جب تک اپنے گھروں میں تھے عیش و
آرام سے بسر کرتے تھے لیکن اپنی جانیں بچانے کے لیے
سب کچھ وہیں چھوڑ کر بھاگ آئے اور آج وہ نان جویں کے
لیے ہوئے بازاروں میں نیم برہنہ پھر رہے ہیں [illegible] سردی اور
بارش میں ٹھٹھر ٹھٹھر کر سکڑے جاتے ہیں۔ مسجدوں
اور دوسری عمارتوں میں بے خانماں اور مصیبت زدہ پڑے
پڑے ہیں اموات کی تعداد روز بروز خوفناک طور پر
بڑھ رہی ہے [illegible] مسلمان اور رفاہ عام کی انجمنیں
ہر قسم کوشش اور محنت سے ان مظلوموں کو مدد پہنچا
رہی ہیں لیکن جہاں لاکھوں مدد کے محتاج ہوں وہاں

Marfat.com

چند ہزار مسلمان اور چند انجمن کیا حیثیت رکھتی ہین ؟
ان تمام حالات کو پیش نظر رکھ کے قسطنطنیہ کی خواتین کی طرف سے تمام مہذب دنیا کے باشندون سے اپیل کرتے ہین کہ آج دارالخلافت اسلامیہ مین ان آفات کا نزول جاری ہے اور اگر ان مصیبتون کے اسباب دور کر دیئے جائین تو آج ہی یہ تمام مظلوم خوش حال ہو سکتے ہین ۔ لہذا ہم شجاع و نجیب انسانون کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت اوٹھ کھڑے ہون اور ان لاکھون انسانون کو تباہی کے دہشت ناک پنجہ سے بچا لین ۔"

"ہم ہین آپ کی اسلامی بہنین ارکان انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ"

اس مراسلہ سے ان خواتین کے جذبہ "حب وطن" "ایثار و فدویت" اور خلوص و خدمت کے جن گرانمایہ جذبہ و خیالات کا اندازہ ہو سکتا ہے وہ کسی مزید تشریح کا محتاج نہین اور یہی وہ مراسلہ ہے جسکے الفاظ سے میرے اس قول کی کافی تصدیق ہوتی ہے جسمین مینے کہا تھا کہ قسطنطنیہ مین حفظ وطن کے لیئے خواتین کی متعدد انجمنین قائم کی گئی تھین غرض اسقدر حالات کے بعد مین خواتین قسطنطنیہ کے کارنامون کو

اسلئے ختم کرتا ہوں کہ مجھے ان مجاہد عورتوں کے متعلق اس سے زیادہ ذخیرہ اور معلومات حاصل نہیں ہوئیں لہٰذا مختصراً یہ حال درج کیا جاتا ہے کہ جس طرح ترک قوم نے جنگ عظیم کی ذلت آمیز شکست کے بعد بے نظیر شجاعت و کمال مردانگی سے عدیم المثال فتح حاصل کر کے یورپ میں دوبارہ اسلامی پرچم اڑایا اسی طرح اس جدید حکومت کی تنظیم اور حصول آزادی میں خواتین ترکی بالخصوص قسطنطنیہ کی عورتوں نے اپنے تمام عملی قوائے کو صرف جدوجہد کر کے نوقائم ترکی کی حاکمانہ شاہی اقتدار کو زوال و تباہی سے بچا لیا کیونکہ انھوں نے اسلام اسلامیت کو دوبارہ زندہ کرنے میں جو قربانیاں کی ہیں وہ الفاظ اور سیکڑوں صفحات کی تنگ دامانی میں بیان نہیں کی جا سکتیں۔ یہ وہ قربانیاں ہیں جنکی بنا پر دین و دنیا کی تمام عظمتیں ترکی خواتین اسلام کے لئے وقف ہیں۔

اس بحث کو ختم کر دینے کے بعد اب میں بعض ان خواتین کے نام پیش کرتا ہوں جنہوں نے قسطنطنیہ میں گوناگوں قابل قدر خدمات انجام دیں جس سے ان عورتوں کی بلند مرتبہ پوزیشن اور عملی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس وقت جبکہ قسطنطنیہ دشمنوں کے بالکل قبضہ میں تھا ترکی خواتین نے جو خدمات عامہ انجام دیں ان میں

Marfat.com

ترکی قوم کے معمولی یا ادنیٰ درجہ کی عورتیں شریک نہ تھیں بلکہ اس قومی مصیبت میں جن عورتوں نے ان تھک خدمات انجام دیں اور اصل میں ترکی قوم کے طبقۂ اعلےٰ سے تعلق رکھنے والی عورتیں تھیں۔ اور اسی سے ترکی کے طبقہ اعلےٰ کا یہ بھی اندازہ ہوگا کہ اس نے اپنی عورتوں کو علم و خدمت کے لئے کسقدر تیار و مستعد کیا۔ اُن محترم خواتین میں ذیل کی عورتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

جنابہ سلمہ خانم رضا آپ ایک بلند مرتبہ تعلیم یافتہ خاتون ہیں آپکے والد کا نام نامی۔ علی رضا پاشا ہے جو حکومت قسطنطنیہ کے سفیر رہ چکے ہیں آپ قسطنطنیہ کے محلہ غورتیپی میں رہتی تھیں اور آپ نے انجمن تحفظ بیوگان میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

جنابہ عزیزہ فروح خانم۔ آپ بھی ایک روشن خیال تعلیم یافتہ خاتون ہیں آپ جناب نورالدین فروخ بے کی اہلیہ ہیں جو سابق صدر اعظم محمد پاشا کے زمانہ وزارت میں مدارالمہام کے جلیل القدر عہدہ پر مامور رہ چکے ہیں آپ قسطنطنیہ کے محلہ کنیلی واقع باسفورس میں رہتی تھیں اور انجمن نسوان کی نائب صدر تھیں۔

جنابہ رفیقہ ادہم خانم۔ آپ مشہور ترکی قائد نیز اکسلنسی ادہم پاشا بیوی ہیں جو محمد پاشا کے زمانہ میں وزیر جنگ وغیرہ رہ چکے ہیں

آپ بھی کنڈیلی واقع باسفورس مین رہتی تھیں اور مجلس خواتین قسطنطنیہ کی رکن تھیں۔

جنابہ نفیسی روم بے اوغلو نہر الدین آپ ایک ممتاز امین ترکی ہین آپ کے شوہر کا نام ہز اکسلنسی روم بے اوغلو نہر الدین ہے جو سابق مین وزیر ڈاکخانہ تھے یہ جوشیلی خاتون قسطنطنیہ کے محلہ شیشلی واقع تسیہ مین رہتی تھین اور انجمن یتامی کی صدر تھین۔

جنابہ سعدی خلیل یہ فاضل خاتون قسطنطنیہ مین ایک ممتاز درجہ رکھتی ہین آپ کے شوہر کا نام نامی ہز اکسلنسی خلیل ادہم بے ہے جو قسطنطنیہ شاہی عجائب خانہ کے ڈائرکٹر جنرل تھے۔ موصوفہ خاتون معزز کاتم کی خواتین مین خاصہ اثر ہے اور آپکے ذمہ امرا کی بیگمات سے چندہ وصول کرنا تھا۔

جنابہ صفیہ حسین۔ خاتون محترم کپتان حسین بے کی اہلیہ ہین جو قسطنطنیہ سے جنگی بیڑہ مین کپتان کے عہدہ پر ممتاز و مامور تھے آپ عورتون کے لئے کپڑون اور غذا کا اہتمام کرتی تھین اور اپنی خدمات کے لئے ہر وقت وقف تھین

جنابہ اسعدی خانم آپ کی فضیلت اور علم دوستی قسطنطنیہ مین مشہور ہے آپ فرنچ زبان مین کامل مہارت رکھتی ہین آپ جناب

Marfat.com

ولی شمسی بے کی اہلیہ ہین جو پہلے پیرس مین ترکی حکومت کے
قنصل جنرل کے ممتاز عہدہ پر فائز رہ چکے ہین آپ قسطنطنیہ کے محلہ
محمودیہ جدیسی مین رہتی ہین اور نہایت سرگرم خاتون ہین -

قسطنطنیہ کی یہ وہ عالی خاندان اور تعلیم یافتہ خواتین ہین جنھون نے
ملک وملت کے لئے اپنے عیش وآرام کو ترک کر کے اپنی تمام
قوتون سے قوم کی خدمت انجام دی، اور یہی وہ خدمت ہے
جسکی بنا پر ان محترم خواتین کے نام تاریخ کے روشن ترین صفحات
مین ہمیشہ جلوہ گستر رہینگے

Marfat.com

چشم دید حالات

مجھے مسرت ہے کہ میں اپنی کتاب میں جہاں صحیح حالات فراہم
کرنے میں کامیاب ہوا ہوں وہاں میری تحقیق میں ایک
قابل اطمینان حصہ ایسا ہے جس میں ترکی خواتین کے
چشم دید حالات میں نے حاصل کئے ہیں۔

ان چشم دید حالات کے لئے میں ایک ترک مخلص کا ممنون
کرم ہوں جنھوں نے مجھے یہ حالات بتلائے ہیں۔

اس مخلص ترک کا نام عارف محمد طاہر آفندی ہے
موصوف کا وطن آرمینیہ ہے آپکی عمر ۳۲ سال ہے
اور آپ قط العمارہ کی مشہور مہم میں زیر کمان فیلڈ مارشل
ہز اکسلنسی خلیل پاشا کے شریک رہے ہیں

آپ سنہ ۱۹۱۶ء میں گرفتار ہوئے تھے اور سنہ ۱۹۲۱ء میں سابر
متی جیل سے رہا ہوئے

مجھسے اور موصوف سے برہان پور اسٹیشن پر ملاقات
ہوئی جسکا سلسلہ کامل دو گھنٹہ رہا آپ عربی نہایت
شستہ و روان بولتے تھے۔

Marfat.com

میں نے اس ملاقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ممدوح سے
ترکی خواتین کے حالات دریافت کیے اور آپ نے بڑی
مسرت سے مجھے عراقی مہم کی بعض اون خواتین کے
حالات بتلائے جو عراقی محاذ پر نمایاں خدمات انجام دے چکی
تھیں ان مجاہد خواتین کی تعداد جو خالص ترکی النسل تھیں
ڈیڑھ ہزار تھی اور یہ سب کی سب میدان جنگ یا محاذ جنگ
پر نہایت قیمتی خدمات انجام دیتی تھیں انہیں سے بعض خواتین
یہ ہیں۔

زینب خانم وطن "داغستان" عمر ۱۷ سال، ناکتخدا،

عارف محمد طاہر فرماتے تھے کہ یہ وہ ترکی مجاہدہ تھی جس کی حیرت افزا خدمات
نے لشکر کو مبہوت بنا رکھا تھا، موصوفہ کے باپ ترکی رسالے کے افسر تھے
اور یہ وہ رسالہ تھا جسے ترکی زبان میں "ارتوغرل غازی قزالطالو عنایہ"
کہتے ہیں اس رسالہ کا یہ فرض ہے کہ سب سے پہلے غنیم کے
اوپر یکبارگی گولہ باری کی حالت میں حملہ آور ہوتا ہے زینب خانم اپنے
باپ کے ساتھ جہاد کے شوق میں وطن سے ساتھ ہو گئی تھیں مگر ناکتخدا
ہونے کے باعث آپ کو میدان جنگ میں خدمات انجام دینے کا موقع
نہیں ملتا تھا، لیکن شوق شدت سے بڑھا ہوا تھا کہ آپ ترکی مجروحین

Marfat.com

کی خدمت کے لئے جنگی شفاخانہ میں کام کرتی تھیں اور کسی وقت آرام سے نہیں گذارتی تھیں غازی محترم فیلڈ مارشل ہز ایکسلنسی خلیل پاشا نے آپ کے شوق جہاد کو دیکھتے ہوئے آپ کو ابتداً جنگی شفاخانہ میں نگران افسر کے عہدہ پر ممتاز فرمایا،

حملہ موصل میں آپ کے والد بزرگوار شہید ہو گئے جس وقت زینب خانم نے اپنے باپ کی شہادت کی خبر سنی تو بجائے کسی رنج والم کے آپ کے اندر جہاد و انتقام کے جذبات اور بھی مشتعل ہو گئے اور آپ نے فوراً اپنے باپ کی کمانڈ لینے کے لئے درخواست کی جسے ترکی کمانڈر نے زینب خانم کی مستعدی اور قابلیت دیکھتے ہوئے منظور کر لیا۔

عالی جناب عارف طاہر بے فرماتے تھے کہ جس وقت زینب خانم کو رسالہ کی کمانڈ سپرد کی گئی اس وقت یہ جوان عمر و جوان ہمت عورت مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتی تھی، اور اسکی زبان سے یہ الفاظ ہر وقت سنے جاتے تھے کہ:

اب راحت و آرام کی جگہ تلوار و خون سے ہمیں مقابلہ رہیگا۔
مجھے آرام کیلئے کوئی گھڑی مرغوب نہیں میں نے اپنے
پدر بزرگوار کی نعش اپنی آنکھوں سے خون آلود دیکھی ہے
لہذا میں ہر وقت غنیم کی نعشوں سے کھیلنا چاہتی ہوں

تاکہ حق پدری ادر فرض جہاد ادا ہو"

اسکے لبد یہ بہادر خاتون عراق وقطا العمارہ مین گیارہ مہینے کامل و مسلسل جنگ آزمارہی اور اسکی حملہ آوری اس جانبازانہ انداز مین ہوتی تھی کہ خود ممدوحہ کے ماتحت لشکری آپ کی شجاعت و شہامت پر حیران و ششدر رہتے' خاتون محترمہ اپنی ڈیوٹی کے موافق ہمیشہ رسالہ کے آگے رہا کرتی تھین لیکن تعجب یہ ہے کہ وہ کبھی زخمی بھی نہ ہونے پائین اور بکمال قابلیت خود کو محفوظ رکھتی تھین راونڈز سے قریب ایک میدان مین شجیعہ دن بھر اپنے رسالہ کو غنیم سے اس قابلیت سے لڑاتی رہی گویا ایک نہایت ہی پختہ کار جنرل اپنی فوج کو لڑا رہا ہے اس مجاہدہ خاتون مین سب سے زیادہ قابل تعریف یہ بات تھی کہ وہ دن بھر میدان قتل و قتال کی خونبار و خونریز جد و جہد کے بعد رات کی بھیانک تاریکیون مین خدائے جلیل و جمیل کی یاد مین بہزاران عجز و انکسار محو و مصروف ہو جاتی تھی جس سے اسلام کے عہد اولین کی اُن مقدس تمام مجاہد خواتین کی یاد تازہ ہوتی ہے جنکی خداپرستانہ خدمات و مشاغل سے تاریخ اسلام کے پر عظمت صفحات جگمگا رہے ہین "

غرض کامل گیارہ ماہ بعد خاتون ممدوحہ انتظاماً طولیہ بھیجدی گئیں

Marfat.com

عائشہ بنت نامق آغا وطن کردستان، عمر ۲۵ سال

ناصر بے اس جلیل القدر خاتون کی تعریف میں رطب اللسان تھے
اور فرماتے تھے کہ میں اس مجاہد خاتون سے بہت زیادہ واقف ہوں
کیونکہ ممدوحہ میرے وطن آرمینیہ ہی سے میرے لشکر کے ساتھ تھیں
اور جب مشہور و ممتاز ترکی کمانڈر فیلڈ مارشل کاظم قرہ بکر پاشا آرمینیہ پر
یلغار کر رہے تھے یہ جوان ہمت خاتون محکمہ جنگ میں داخل ہو چکی تھی
اور میدان آرمینیہ ہی سے ان کی جنگی خدمات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے
آرمینیہ کی مہم میں آپکے شوہر حامد جلال بے ایک ترکی دستہ کے کمانڈر
افسر تھے اور ان کے باپ نامق آغا بھی فوجی افسر تھے۔ جب تک خاتون
خدمات جنگی انجام دیتی رہیں اس وقت تک خاتون موصوفہ گھر سے
باہر تھیں بلکہ آپکی تین صاحبزادیاں بھی جنکی عمر بالترتیب ۴، ۷ اور
۱۰ برس کی تھی آرمینیہ کے ایک موضع "ابالی" میں آپکے شوہر شہید ہو گئے
تو آپ نے باپ کی اجازت سے فوراً اپنا نام فوج میں لکھا دیا اور ترکی
رنگروٹوں میں فنون جنگ سے واقفیت حاصل کرتی رہیں پھر آپ نے
درخواست کی کہ انھیں میدان جنگ پر بھیجدیا جائے۔ درخواست منظور
ہو گئی اور آپ میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئیں میدان جنگ میں عملی
شجاعت نے آپ کے شوق جہاد کو اور بھی بھڑکا دیا کوئی پونے تین ماہ

بعد ترکی فوج کا وہ حصہ جس میں موصوفہ کے والد تھے جب اناطولیہ جانے لگا تو آپ مع صاحبزادیوں کے اس لشکر کے ساتھ بحیثیت ایک فوجی سپاہی کے روانہ ہوگئیں یہ دستہ فوج کچھ دن بعد اناطولیہ سے محاذ موصل کی طرف بھیجا گیا جس میں آپ بھی اپنے والد کے ہمراہ محاذ موصل پر آگئیں اسوقت موصل پر ترکی فوجوں کے ساتھ عراقی سرحد اور کردستان کے بدو مجاہد بھی شریک تھے چونکہ موصوفہ کی خانگی قابلیت اور تو رسے ترکی افسر بخوبی واقف تھے اسلئے ایک موقع پر آپکو بدو مجاہدین کا کمانڈر افسر کر دیا گیا ظاہر ہے فرماتے تھے کہ میں نے عائشہ خانم کو دوسری مرتبہ راونڈز میں بدوؤں کا کمانڈر افسر دیکھا گویا آپ دونوں ذمہ دار فوجی افسر تھیں انہیں آپ کو اس عہدہ پر مامور ہوئے تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میدان موصل میں آپکے پدر بزرگوار شہید ہوگئے جب نامق آغا شہید ہوگئے تو ترکی قوم کی عدیم النظیر استقامت و شجاعت کے موافق اس خاتون کے جذبات جہاد و انتقام اور بھی بھڑک اٹھے اور اب پہلے سے بھی میدان جنگ میں بدو مجاہدین کو لڑاتی رہیں جب آپ حملہ یا میدان جنگ سے فارغ ہوتی تھیں تو اپنے ماتحت دستہ کو قواعد جنگ سکھانے میں مصروف رہتی تھیں اور اسی طرح آپ

Marfat.com

مجاہدین میں حوصلہ جہاد قائم رکھنے کے لیے تقریریں بھی کرتی تھیں اور میدان جنگ سے واپسی کے وقت تکبیریں کہنا آپ کا شعار تھا۔

اس زمانہ میں ہمت خاتون کا سب سے نمایاں وصف یہ تھا کہ باوجودیکہ آرمینیہ میں شوہر اور موصل میں باپ کو شہید ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن کبھی ان سرپرستوں کا تذکرہ اس صابرہ اور مستقل مزاج عورت کی زبان سے نہیں سنا گیا میدان جنگ کے سوا یہ مجاہد خاتون اپنے مستقر پر بھی ایک ہی وقت کھانا کھاتی تھیں نماز کے بعد وظیفہ پڑھنے کی بڑی پابند تھیں۔

آزادہ بنت حاجی سلیمان گرجی توقادی وطن: بادوم عمر ۲۵ سال

ترکی مجاہد عورتوں میں آپ سب سے زیادہ قابل احترام تھیں آپ اناطولیہ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں عراق کی جنگ میں آپ زخمی ہوئیں اور مجاہد عورتوں میں آپ اول نمبر تھیں یہ تعلیم یافتہ اور بہت شہرت پذیر ہوئی آپ تمام اخراجات خود ہی برداشت کرتی تھیں اور باوجود ترکی فوج میں قابل قدر خدمات انجام دینے کے کبھی ایک پیسہ کی روادار نہ ہوئیں جب بادوم سے ترکی مجاہدین کے لشکر اناطولیہ میں جنگ آزادی کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے محض شوق شہادت کی بنا پر اپنا نام بھی ترکی والنٹیئروں میں لکھا دیا اور اناطولیہ روانہ ہوگئیں جہاں آپ کو باقاعدہ اصول جنگ سے واقفیت

Marfat.com

حاصل کرائی گئی اور بعض طلایہ دستون مین آپکی درخواست کے موافق غنیم کی سراغرسانی کا کام آپکے سپرد کیا گیا خداداد ذہن اور قوت برداشت کی وجہ سے آپ نے طلایہ گرد دستون مین اس خوش اسلوبی سے خدمات انجام دین کہ ترکی محکمہ جنگ کو آپ کے ولولہ عمل اور ترقی پذیر جذبہ کا کافی اندازہ ہوگیا تو ترکی محکمہ جنگ نے سرحدی طلایہ گرجماعت کا افسر دوم مقرر کردیا۔ جب آپکو یہ خدمت سپرد کیگئی تو آپکی چستی اور تندہی مین تحیر خیز اضافہ ہوگیا۔ اور آپ دشمن کی تلاش اور اوسکی جستجو مین اسقدر سرگرم رہنے لگین کہ بعض اوقات ان کے ہمراہی بھی ان کی پیہم جستجو اور میلون دور سفر سے تنگ آجاتے تھے مگر خاتون محترمہ جبتک دشمن کا پتہ نہ لگالیتی یا کافی مسافت تک آپکو اطمینان نہ ہوجاتا آپ کو چین نہ آتا تھا خصوصًا شب کے وقت آپ بہت زیادہ سرگرم کار رہتی تھین آپ ایک وقت بخار مین مبتلا ہوگئین اور بخار بھی اسقدر شدت کا تھا کہ آپکو کبھی کبھی غفلت طاری ہوجاتی تھی لیکن اس شجیعہ خاتون نے اس حالت مین بھی اپنی ڈیوٹی سے رخصت لیکر علیحدہ ہونا پسند نہ کیا طاہر بے کہتے تھے کہ ممدوحہ کی اس حالت کی اطلاع جب نجیب بے طلایہ کمانڈر افسر کو ہوئی تو انھون نے موصوفہ کو آرام اور علاج کے لئے کہا اس کے جواب مین ممدوحہ نے

Marfat.com

کہلا بھیجا کہ

"میں ترکی سپاہی نہیں ہوں بلکہ اسلامی مجاہد ہوں مجھے آرام سے کوئی سروکار نہیں"

موصوفہ کے بخار کی شدت بڑھتی گئی یہاں تک کہ آپ غافل ہوگئیں اس غفلت کی حالت میں کمانڈ افسر نے آپکو جنگی ہیڈ کوارٹر پر پہونچا دیا جب جنگی ہیڈکوارٹر پہونچکر آپکو قدرے افاقہ ہوا تو آپ نے فوراً اپنی محاذ پر بھیجے جانے کی درخواست کی لیکن چونکہ ابھی آپ کی صحت خدمات جنگ کے قابل نہ تھی اسلئے آپکو اجازت نہ دی گئی جب موصوفہ کو اجازت نہ ملی تو آپ نے روزے رکھنا شروع کردیا اور کامل ایک ماہ تک روزہ و نماز میں مصروف رہیں جب صحت قابل اطمینان ہوگئی تو آپنے پھر خدمت کے لئے درخواست پیش کی اور اپنی جگہ پر چلی گئیں اب ممدوحہ کی خدمات اور قابلیت سے تمام جنگی اسٹاف واقف ہو چکا تھا اسلئے کچھ دن بعد جب عراقی محاذ پر ترکی کمک روانہ کی گئی تو اوس میں ممدوحہ بھی شریک ہوئیں اور اب عراق میں آکر آپ توپخانہ میں بھیجی گئیں آپ نے بڑی سرگرمی سے توپخانہ کے کام کو سیکھ لیا چنانچہ جسوقت مقام کرکوک میں اتحادی فوجوں سے مقابلہ ہوا تو اسوقت موصوفہ ترکی توپخانہ میں کام کرتی تھیں توپخانہ کے کام سے واقفیت

حاصل کر کے آپ نے ہوائی جہاز اڑانے والی مشین گن کا کام شروع کیا اور یہ کام بھی تھوڑے ہی وقت میں سیکھ لیا ممدوحہ کی تمام تر جدوجہد میں یہی امر قابل حیرت و استعجاب ہے کہ آپ نے علاوہ جنگی خدمات کے تمام تر فنون جنگ آراستہ اور مغربی میں حاصل کئے اور اپنی شبانہ روز سرگرم جدوجہد کے باعث آپ ترکی فوج میں ایک ذی عزت اور فنون جنگ سے ماہر عورت تھیں مذکورہ خدمات و حالات کے بعد خاتون موصوفہ اناطولیہ واپس بھیجی گئیں جہاں انہوں نے کرد خواتین کو فنون جنگ اور قواعد سکھانے کا ارادہ کیا تھا اور اناطولیہ پہنچکر وہ اس خدمت پر مامور کر دی گئیں۔

عراقی تحادیر ترکی خواتین میں سے مذکورہ خواتین کے متعلق عارف طاہر بے کو چونکہ اسقدر تفصیل کے ساتھ حالات معلوم تھے اسوجہ سے میں نے انھیں لکھ لیا تھا، لیکن ان کے سوا موصوف فرماتے تھے کہ عراق میں خالص ترکی انسدادی جماعتوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار تھی اور یہ سب کی سب جہاد جنگ یا محکمہ جنگ سے متعلق خدمات میں مصروف رہتی تھیں میں نے ممدوح سے جب عربی خواتین کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس موقع پر عربی و بدوی خواتین کی خدمات جنگ سے انکار کرنا بھی ایک اخلاقی خطا ہے جبکہ میدان

Marfat.com

عراق و فلسطین میں کوئی اٹھارہ ہزار بدوی و عربی خواتین برابر مصروف خدمات رہی ہیں اور انہوں نے اسلامی لشکروں کے ساتھ ہر طرح کی خدمت انجام دی ہے ایک کردی خاتون مسمی کلثوم خانم کے متعلق طاہر بے فرماتے تھے کہ موصوفہ میدان جنگ میں مجروحین کو پانی لانے کی خدمت انجام دیتی تھیں یہ نہایت ضعیف العمر کردی خاتون تھیں انہوں نے تین حج بھی کئے تھے لیکن اس ضعیف اور کبر سنی کے عالم میں بھی وہ میدان جنگ میں نہایت چست و مستعد خاتون تھیں یہ راتوں کو میدان جنگ اور خندقوں میں سپاہیوں کے لئے پانی لیکر پہونچ جاتی تھیں، وہ دشمن کے حملہ یا اوسکی فوجوں کو کبھی خاطر میں نہ لاتی تھیں انھیں سپاہی "ماں" کہتے تھے یہ اکثر مجروحین کو کرب و تکلیف میں دیکھکر اونھیں شوق جہاد اور جنت الفردوس کی ابدی نعمتوں کی طرف تحریص دلاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم نوجوان ہو اسلام کے لاڈلے بچے ہو دیکھو اگر آج میرے قوی اس قابل ہوتے تو میں صفوف جنگ میں اعدا سے مقابلہ کر سکتی تو تم سے ہمیشہ آگے رہتی ہر ضعیف موصوفہ ایک نہایت جوان ہمت اور سچی فدائے اسلام خاتون تھیں آپکی یہی وہ خدمات تھیں جنھیں خدائے رحمان و رحیم نے قبول فرما لیا اور مقام کرکوک میں دشمن کے ہوائی جہاز کی گولہ باری سے

Marfat.com

شہید ہو گئیں"۔

عارف طاہر یہ فرماتے تھے کہ اس بڑھیا کا جنازہ اسقدر اہتمام کے ساتھ اٹھایا گیا تھا کہ میں نے کسی دوسرے شہید کا جنازہ اس طرح اٹھتے نہیں دیکھا تمام ترکی سپاہی اپنی اپنی خندقوں سے اس جنازے کی شرکت کے لئے نکل آئے تھے اور ہر سپاہی محبت کے آنسو بہاتا ہوا کہتا کہ ۔

" محترمہ " حجا " تمہارے خون کا بدلہ پوری " ترکی قوم لیگی کیونکہ تو تو ہماری شفیق ماں تھی "

Marfat.com

لطیفہ کمال خانم

محترمہ خالدہ خانم کے بعد ترکی سیاسی جدوجہد میں لطیفہ کمال خانم زوجہ غازی اعظم مصطفیٰ کمال پاشا کے وجود سے جو اہم انقلاب پیدا ہوا ہے اُس کے زرین فوائد ترکی کے تابناک مستقبل کا پتہ دیتے ہیں۔

ممدوحہ محترمہ کا وطن شہر سمرنا ہے عمر ۱۹ سال آپکے والد بزرگوار کا اسم گرامی مسٹر عوشا کی بے ہے جو سمرنا کے ایک کروڑپتی تاجر اور نہایت بلند مرتبہ اور روشن خیال آدمی ہیں محترم اوشاکی ممدوح گو خود ایک نہایت ممتاز تجارت پیشہ آدمی ہیں مگر انھوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں کمال دانشمندی سے کام لیکر ممدوحہ لطیفہ خانم کو یورپی تعلیم کے لئے تیار کیا لطیفہ خانم کی ابتدائی تعلیم ... ہوئی لیکن دو برس بعد آپکو انگلستان بھیجدیا گیا، انگلستان میں آپ سینٹ ڈورتھی ہائی اسکول جنرلبرٹ میں ایک سال تک تعلیم پاتی رہیں جہاں آپکی تعلیم و تربیت پر بہت روپیہ خرچ ہوا آپکی نگرانی کے لئے دو قابل انگریز لیڈیاں ہیں جو تربیت کی خدمت انجام دیتی تھیں ممدوحہ لطیفہ خانم نے ان انگریز لیڈیوں کی صحبت میں رہکر جو ترقی کی وہ نہایت اطمینان بخش تھی سبب آپ یہاں

فارغ ہوئیں تو روشن خیال باپ نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس بھیج دیا کچھ عرصہ تک آپ بورڈ میں رہیں جہاں علاوہ فرانسیسی زبان کے علم ہیئت فلسفہ اور جغرافیہ کی تکمیل کی اس کے بعد آپ نے ادب و تاریخ میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی دوران تعلیم میں ترکی معاملات کے لئے آپکو فرانسیسی سوسائٹی سے قیمتی معلومات بہم پہنچیں کیونکہ اسوقت فرانسیسی ترکوں کو قدر محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، لطیفہ خانم کی تعلیم و تربیت کا یہ زمانہ نہایت بیدارکن تھا جبکہ اکثر مواقع پر آپکو فرانسیسی خواتین کی مجالس اور بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کا اتفاق ہوا کرتا تھا، انھیں طبعی طور پر ایسے علمی جلسوں اور مذاکروں میں شرکت کا بہت شوق تھا اور یہ اسی قیمتی صحبت کا نتیجہ ہے کہ لطیفہ خانم میں بیدار بلند حوصلگی اور روشن خیالی کے گران پایہ جذبات و خیالات پیدا ہوے آپ فرانسیسی خواتین کے قومی جذبات اور حب وطن اور ان کی علمی و سیاسی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوئیں اور آخر کار سہ

جمال ہمنشین در من اثر کرد "

کے مصداق وہ ایک پاکیزہ اخلاق اور تعلیم یافتہ خاتون کی حیثیت سے

ترکی قومیات میں دلچسپی لینے لگیں فرانسیسی خواتین کی طرح وہ بھی اپنے ملک ومذہب اور قوم کی صلاح وفلاح کے ذرائع سوچتی تھیں لیکن ابھی وہ اس قابل نہ تھیں کہ ملکی وقومی معاملات میں حصہ لیتیں کیونکہ ابھی انکا دور تعلیم ختم ہوا تھا اور وہ رات دن علمی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہتی تھیں اور اس تمام سیاحت میں انھیں کسی قومی وملکی تحریک سے کوئی علاقہ نہ تھا بلکہ محض ایک تعلیم یافتہ سیاح کی طرح وہ اکثر ممالک کا دورہ کرتی رہتی تھیں آغاز جنگ فرنگ یعنی سنہ ۱۹۱۴ء میں [illegible] میں تھیں الغرض التوائے جنگ سنہ ۱۹۱۸ء میں وہ ایک ماہ تک جرمنی میں رہیں اور دوران سیاحت میں انھیں نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتوں کی صحبت میسر آئی جس نے ان لطیف خاطر ایسی فاضل خاتون پر سونے پر سہاگے کا کام کیا۔

جب ۵ مئی سنہ ۱۹۱۹ء کو یونانی فوجوں نے آپ کے وطن عزیز سمرنا پر قبضہ کر لیا اور آپکے والد قبلہ کو نظر بند کر دیا گیا تو آپ اس حالت سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔ اسوقت بھی آپ یورپ ہی میں مقیم تھیں بقول امریکن پریس نمائندہ مسٹر وانڈ پالس ابھی آپ کا ارادہ تھا کہ یورپی سیاحت سے فارغ ہو کر ترکی زبان میں بعض فراہم کردہ قیمتی کتب کا ترجمہ شروع کریں کہ آپ کے گھر پر ظالم یونانی فوجیں چڑھ دوڑیں آخر کار مجبور ہو کر آپ سنہ ۱۹۲۱ء میں سمرنا واپس آئیں اور والد بزرگوار کی خدمت میں ایک علمی زندگی اختیار کر لی یہ وہ زمانہ

جبکہ ساری ترکی قوم ایک قیامت خیز جد وجہد اور ہنگامہ آرا آزمائش میں مبتلا تھی اناطولیہ میں مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی تحریک کا جو خونچکاں آغاز ہو چکا تھا اس نے ترکی کے بچہ بچہ کے دل میں ایثار و عمل خدمت و فدویت اور استقلال و حریت کے حوصلہ فزا جذبات پیدا کر دیئے تھے لہذا ناممکن تھا کہ لطیفہ خانم ایسی وسیع النظر اور اعلےٰ تربیت یافتہ نوجوان خاتون اس قومی جد وجہد سے متاثر نہ ہوتی؟ پس ان حالات کے تحت آپ نے اپنی پرسکون و پر عشرت زندگی کو خیرباد کہتے ہوئے ترکان انگورہ کے دوش بہ دوش قومی و ملکی خدمت گذاری کا فیصلہ کر لیا لیکن لطیفہ خانم ایسی بلند مرتبہ خاتون کے لئے یہ ناممکن تھا کہ آپ یکایک میدان جنگ یا میدان عمل میں کود پڑتیں بلکہ آپکو ضرورت تھی کہ پہلے کسی معتبر شخصیت پر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور پھر اسکی تائید سے آپ اصلاح و خدمت کا کام شروع کریں چونکہ خدائے علیم و حکیم اپنے جس بندہ کو کسی اہم خدمت کے لئے چن لیتا ہے اسے اسی نہج کے ذرائع بھی فراہم کر دیتا ہے اور اسکے جذبات و خیالات کی سطح کو بھی عام جذبات و خیالات سے بلند بالا کر دیتا ہے۔ لہذا لطیفہ خانم نے سب سے پہلے یہی مناسب سمجھا کہ وہ براہ راست ترکی کے جلیل القدر قائد اعظم مارشل مصطفےٰ کمال پاشا سے رابطۂ خیال پیدا کریں جبکہ ممدوحہ ایسی مدبرہ کے خیالات کو کوئی ایسا ہی بلند مرتبہ دانشور سمجھ سکتا تھا الغرض

Marfat.com

آپ نے مشہور معرکہ "سکاریہ" کے بعد جب کمال کی فوجین اسکی شہر تک بڑھ آئی تھین، مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کو ایک طویل مگر خفیہ خط روانہ کیا جس مین آپنے اپنے عزم و نسب کے ساتھ اپنے قومی جذبات و خیالات کا بڑی قابلیت کے ساتھ اظہار فرمایا اسوقت مارشل مصطفےٰ کمال پاشا یونانیون پر ایک کاری ضرب لگانے کے ساتھ ساتھ اندرونی اصلاح تنظیم کیلئے بھی بہت منہمک تھے اور گو بقول "ڈیلی میل لنڈن" لطیفہ خانم اور مارشل مصطفےٰ کمال پاشا مین ایک قسم کا ربط خیال ضرور پیدا ہو گیا تھا لیکن ابھی ایک دوسرے کو روح پرور بخشتن قربت کا موقع نہین ملا تھا پھر بھی محترمہ لطیفہ خانم کو مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی کامیابی پر پختہ اعتماد تھا اور وہ نہایت اطمینان سے اسوقت کا انتظار کرتی تھین جبکہ مجاہدین اسلام کا یہ سرتاج و سالار اپنی فاتحانہ افواج کے ساتھ سمرنا مین لطیفہ خانم سے آکر ملے۔

---

۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء کی صبح نہ صرف لطیفہ خانم بلکہ کل عالم اسلام کے لئے مسرت و شادکامی اور نصرت و کامرانی کی وہ سعادت اندوز صبح تھی جبکہ اسلام و اسلامیت کا یہ مظفر و منصور سپاہی نپولین بونا پارٹ اور اسکندر اعظم کی عظمت و بلند اقبالی کو روندتا ہوا سمرنا مین داخل ہوا نہ پوچھو کہ لطیفہ خانم کے امیدون سے معمور ہوئے دلمین اسوقت کن جذبات اور کن مسرت خیز ولولون کا

Marfat.com

ہجوم تھا؟ ابھی ایک ہفتہ پہلے ظالم و کمینہ یونانی فوجون نے لطیفہ خانم کے
مکان پر سخت پہرہ بٹھا دیا تھا اور اون پر جاسوسی کا الزام لگا کر تین ماہ
قید رکھا تھا اور انکے والد بزرگوار کی تمام املاک و جائداد قلم بند کر لی گئی تھی
اور لطیفہ خانم ملک و قوم کی صلاح و فلاح کے وسیع ترین جذبات و خیالات
کو اپنے دل و دماغ مین لئے ہوئے ایک قیدی کی زندگی بسر کر رہی تھین
کہ یکایک سمرنا مین شیر دل کمال کی فوجین داخل ہوئین اور بزدل کمینہ یونانی فوجین
آپ کے مکان بلکہ کل سمرنا کو چھوڑ کر فرار ہو گئین ۔

دن کے تین بج رہے تھے کہ اسلام و عالم اسلام کا سرتاج مصطفی کمال
پاشا سمرنا مین داخل ہوا ہر طرف مبارک سلامت کے شادیانے بجنے لگے
دوسرے ہی دن محترم اوشاکی بے نے اس فاتح مشرق کو اپنے یہان
چاء کی دعوت دی یہ چاء کی دعوت غازی اعظم اور لطیفہ خانم کی متحدہ
زندگی کا پیش خیمہ تھی غازی اعظم بھی لطیفہ خانم کے وسیع خیالات کے دلدادہ
تھے آپ اس دعوت مین تشریف فرما ہوئے جہان لطیفہ خانم کو اس جلیل القدر
مدبر سے گفتگو کا موقع ملا خود لطیفہ خانم کا بیان ہے کہ اس دعوت کے
بعد ہی میرے والد قبلہ نے ایک دوسری دعوت کا انتظام کیا جس مین
انھون نے مفتی شہر کو بھی مدعو کیا گو یہ دعوت سمرنا کے ایک تاجر اعظم کی دعوت
تھی اور اسمین چالیس کروڑ مسلمانون کا محبوب و جانباز سپہ سالار

Marfat.com

دولہا بننے والا تھا مگر اسلامی سادگی کا یہ عالم تھا کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہونے پائی اور معزز مہمانوں کے جمع ہوتے ہی لطیفہ خانم اس مجمع میں طلب کی گئیں اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس و محترم دستور کے موافق فوراً آپ کا نکاح پڑھا دیا گیا، سپہ سالار اسلام کے اس نکاح میں جس قدر سادگی اور عجلت سے کام لیا گیا وہ تمام مسلمانوں کے لئے کفایت شعاری اور اتباع شریعت کی ایک بابرکت نظیر ہے، شرعی احکام کے مطابق انگورہ گورنمنٹ کے چیف آف دی اسٹاف کے صدر فیلڈ مارشل مصطفےٰ فوزی پاشا لطیفہ خانم کے وکیل اور فاتح آرمینیہ مارشل کاظم قرہ بکر پاشا اور فاتح سلیشیا مارشل نور الدین پاشا لفٹنٹ گورنر سمرنا گواہ تھے اس قدر شرعی امور کی تکمیل کے بعد یہ دونوں عظیم المرتبت میاں بیوی ہو گئیں جن سے عالم اسلام کی سیکڑوں امیدیں وابستہ ہیں اس مبارک مسعود تقریب کے بعد حاضرین نے جو تعداد میں صرف پچاس تھے ان دونوں محترم دولہا دلہن پر مبارک سلامت اور عقیدت و شیفتگی کے جذبات نثار کئے۔

مارشل مصطفےٰ کمال پاشا فاتح مشرق کی اس تقریب شادی میں سادگی و اتباع شریعت اسلامیہ کا پہلو مدنظر رکھا گیا کاش مسلمانان ہند خصوصاً طبقۂ اعلیٰ کی ماں بہنیں اس پر عمل پیرا ہوں اور اپنی اولاد کی شادی بیاہ میں

ان گنت روپیہ اور فضولیات میں دولت برباد کرنے سے احتیاط کریں۔

ممدوحہ لطیفہ خانم کے نکاح ہو جانے کے بعد آپ غازی اعظم کے ساتھ انگورہ تشریف لیگئیں جہاں آپ غازی ممدوح کے محل واقعہ چانقیہ مین ٹھہرائی گئیں غازی اعظم کی اس تقریب سے تمام ترکی قوم مین مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی چنانچہ جسوقت لطیفہ خانم انگورہ پہونچین تو تمام شہر نے عظیم الشان طریق پر آپ کا استقبال کیا، لطیفہ خانم ایسی زبردست تعلیم یافتہ خاتون کا غازی اعظم کے ساتھ شریک زندگی ہو جانا ترکی قوم کے لئے جسقدر مفید ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے اور اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ آپ انگورہ پہونچتے ہی مصروف عمل ہو گئیں لطیفہ خانم ہی وہ پہلی ترکی خاتون ہین جو انگورہ پارلیمنٹ مین زبردست اور کثیر آرا سے ممبر منتخب ہوئین۔ آپ اکتوبر ۱۹۲۳ء مین انگورہ پارلیمنٹ مین تشریف لے گئیں، تمام ارکان پارلیمنٹ نے نہایت پرتپاک استقبال کیا، جس وقت آپ پارلیمنٹ کے کمرہ مین داخل ہوئین تمام ارکان پارلیمنٹ اور وزراے حکومت نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا، محترمہ لطیفہ خانم نے ارکان پارلیمنٹ اور وزرائے حکومت کے استقبال پر بطریق تشکر یہ ایک معرکۃ الآرا تقریر کی اس تقریر مین آپنے جس روانی فصاحت اور مدبرانہ خیالات کا اظہار فرمایا اوس پر تمام ارکان پارلیمنٹ نے انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور صدر پارلیمنٹ نے آپکی خداداد قابلیت

Marfat.com

اعتراف میں تقریر کرتے ہوئے ترکی قوم کی طرف سے آپکو مبارکباد دی،
یہ آپ کی پہلی تقریر تھی جو آپ نے دنیا کے عظیم الشان مدبرین اور وزرا
حکومت کے سامنے کی اس کے بعد آپ غازی اعظم کے ساتھ ملکی و
اصلاحی کاروبار میں شرکت فرمانے لگیں نومبر ۱۹۲۲ء میں غازی اعظم
نے فوجوں کا معائنہ شروع کیا، اور دسمبر ۱۹۲۲ء میں آپ نے تمام مقبوضہ
علاقوں کا دورہ شروع کیا اس دورہ میں محترمہ لطیفہ خانم نے جو خدمات
انجام دیں اور نئی نئی اصلاحات تجویز کیں اون پر تمام ملک نے آپکی
دانشمندی اور قابلیت پر اعتماد و مسرت کا اظہار کیا، لطیفہ خانم نے اس
دورہ میں فوجوں اور جنگی رضاکاروں کے سامنے جو پرجوش تقریریں
کیں اُنسے فوجوں میں اشتعال و ولولہ پیدا ہوگیا آپ نے ترکی زن آوں
کے سامنے بکثرت تقریریں کیں اور انھیں مردوں کے دوش بدوش
ملکی خدمات انجام دینے کے لئے ادبھارا، لطیفہ خانم موجودہ خوش
قسمت خاتون ہیں جنھیں حضور اقدس و اعلٰے مقام العلیٰ شہنشاہ بحر و بر
حضرت خلافت پناہی سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے
مبارکباد کا تار بھیجا تھا جس کے جواب میں لطیفہ خانم نے بندگان حضور
کے قدموں پر اپنی عقیدت کے جذبات نثار کئے تھے۔

Marfat.com

اسقدر حالات کے بعد میں لطیفہ خانم کی ایک ملاقات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں جسکے ذریعہ محترمہ لطیفہ خانم کے اخلاق وعادات اور تہذیب و شائستگی اور اپنے شوہر غازی اعظم کے ساتھ آپکی ہمدردیوں کا اندازہ ہوگا۔ لطیفہ خانم کی یہ وہ ملاقات ہے جو ایک عورت کے موقع پر انگورہ میں غیر ملکی اخبار نویسوں کے ساتھ ہوئی تھی غیر ملکی اخبار نویسوں کو یہ دعوت خود محترمہ لطیفہ خانم نے دی تھی جسمیں برطانی اور بلغاری اخبار نویس اور بعض فوٹوگرافر شامل تھے دعوت قصر چانقیہ، پر دی گئی جو غازی اعظم کی اقامت گاہ ہے اس جلسہ دعوت میں جو اخبار نویس شریک تھے اونکے سرگروہ مسٹر وارڈ پرائس امریکین پریس نمائندہ۔ لکھتے ہیں کہ،

> ہم لوگ محل چانقیہ کے دروازے پر پہونچے جہاں ایک گارڈ ہمارے استقبال کے لئے تیار تھا پہلے ہم ایک کمرہ میں داخل ہوئے جس کے درمیان سنگ مرمر کا فوارہ لگا ہوا تھا۔ وہاں سے ہمکو دوسرے کمرے میں لیجایا گیا جہاں حکومت انگورہ کے صدر اعظم حسین رؤف پاشا نے ہمارا غازی اعظم اور ان کی بیگم لطیفہ خانم سے تعارف کرایا غازی اعظم کی نشست گاہ بھی غازی موصوف کی شخصیت کا پرتو تھی اور وہ مشرق ومغرب کا ایک دلچسپ

Marfat.com

مجموعہ ہے یعنی زمین پر تو ہماری مشرقی قالینون کا فرش تھا
اور طاقچون پر چینی قسم کے گلدان رکھے ہوے تھے جو سونے کے
جن پر پانی چڑھی ہوئی تھی جہان الماریان نفیس کتابون
مین مشغول تھین درمیانی رنگین منقوش میزین رکھی ہوئی تھین اور رسالون
کا ڈھیر لگا ہوا تھا دیوارون پر تلوار خنجر اور تصاویر آویزان
تھین جن مین سے ایک تصویر شہر بیروت کی جانب سے ہدیۃً تحفہ
ملی تھی اور جس مین یہ دکھلایا گیا تھا کہ غازی اعظم عربون اور
ہندوستانیون کی فوج مرتب کر رہے ہین میزون اور آتش دانون
پر طلائی فتیلہ سوز اور مشرقی فانوس رکھے ہوے تھے دیوار کی جانب
جھکی ہوئی یونانی طرز کی ایک سنگ مرمر کی تصویر رکھی تھی جس سے
ظاہر ہوتا تھا کہ ترکان احرار نے فتح حاصل کرکے غلامی کی زنجیرون
کو توڑ پھینکا ہے اور اداے نماز کے بعد بیگم لطیفہ خانم نے خواتین ترکی
کے فرائض کے متعلق سلسلۂ گفتگو شروع کیا اور فرمایا کہ میرے
بہت سے امریکن دوست ہین اور میرا باپ بیروت کے امریکن کالج
کا قدیم ممبر ہے لیکن مین کبھی امریکہ نہین گئی بلکہ مین نے انگلستان
فرانس مین تعلیم پائی ہے اور اس لیے مین برطانوی نوآبادیون
کی سرگرمیون سے پوری طرح واقف ہون آپ نے تو

لگایا جبکہ ایک نامہ نگار نے کہا کہ امریکہ کی عورتین بلا ذمہ داری
کے مردون کی مراعات کو غصب کر جاتی ہین اور امریکہ ایک
ایسا ملک ہے جہان شوہر کا قتل روا رکھا جاتا ہے بیگم صاحبہ نے
فرمایا کہ ترکی خواتین کا یہ مقصد نہین ملکہ مین اور میرا شوہر خواتین
کے طرز عمل کے متعلق بالکل متفق الرائے ہین جیسا کہ ہم دیگر
سیاسی مسائل پر متفق ہین اسکے بعد آپ نے اس تمام گفتگو
کا جو انگریزی زبان مین ہو رہی تھی غازی اعظم کو ترجمہ سنایا
جسپر غازی ممدوح نے فرمایا کہ عورت کو مرد کا شریک اور
ساتھی سمجھنا چاہیے جب غازی اعظم سے سوال کیا گیا کہ
کیا ترکی قوم اس بات کے لئے تیار ہے کہ خواتین کو آزادی
دیجا سکے ؟ تو غازی اعظم نے ایک طویل اور مبسوط تقریر
فرمائی جس کا ترجمہ صدر اعظم رؤف پاشا اور بیگم لطیفہ خانم
نے کیا آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یورپ
ترکی عورتون سے پوری طرح واقف نہین حقیقۃً ۹۰ فیصدی
خواتین مردون کیطرح آزادی کا لطف اُٹھاتی ہین اور کاشتکارون
کی عورتین جو دن بھر مردون کے ساتھ کھیتون مین کام کرتی
اور مویشی چراتی ہین رات کو مردون کی طرح کاروباری

Marfat.com

زندگی میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیگم اور [illegible]

جا دلوں [illegible] آراستہ فرمایا تھا اس

کمرہ میں مشرقی اور مغربی سامان آرائش کی اس کی نفیس

اور ظروف کی ترتیب سے یہ پتا چلتا تھا کہ [illegible] باوصف

اس علو مرتبت کے خانگی کاروبار میں کافی دلچسپی اور

محنت سے کام لیتی ہیں جس وقت ہم لوگوں کو اس کمرہ

میں داخل ہونے کا حکم ملا اسوقت نماز کی ظہر اور عصر [illegible]

تو ملاقات کے کمرہ میں [illegible] سے لیکن بیگم صاحبہ [illegible]

سے ہمارے کمرہ میں مہربانی کے لئے تشریف لے آئیں

اور چائے کی پیالیاں اپنے دست مبارک سے ہماری

طرف بڑھائیں جس وقت ہم لوگ چائے پینے میں مصروف

ہوئے بیگم صاحبہ تقریر فرمارہی تھیں میں نہیں کہہ سکتا

کہ موافقت کی بتیس ۳۲ سالہ زندگی میں میں نے ایسی اثر انداز

اور پر مغز تقریر کبھی سنی ہو جیسی کہ بیگم صاحبہ کی تقریر تھی

Marfat.com

بالکل علاوہ ان سیاسی سرگرمیوں کے جو وہ اپنے محترم شوہر
کے ساتھ ساتھ انجام دے رہی ہیں ملک وملت کی ایک علیحدہ خدمت
بھی انجام دے رہی ہیں اور وہ خدمت تعلیم نسوان
کا سلسلہ درس و تدریس ہے آپ نے اپنے محل کے پاس ایک
چھوٹا سا اسکول کھولا ہے جس میں یتیم لڑکیاں آپ سے
تعلیم پاتی ہیں۔

محترمہ لطیفہ خانم کے متعلق یہ وہ بیان ہے جو ایک غیر ملکی اور غیر قومی شخص نے
مغربی اخبارات میں شائع کرایا ہے جس سے ممدوحہ کی خداساز فضیلت کا
کافی اندازہ ہو سکتا ہے۔

حلیہ اور خصائص: لطیفہ خانم کا قد متوسط اور رنگ پاکیزہ اور کھلا ہوا
ہے۔ بڑی سیاہ پلکوں میں سیاہ آنکھیں رسیلے پن سے چمکتی ہیں ہنسنے
میں آپ کے دہان مبارک میں خوشنما دانتوں کی پوری قطار نظر آتی ہے
آپ معمولی سیاہ ساٹن کا ترکی لباس زیب تن فرماتی ہیں اور برقعہ نہیں
اوڑھتیں البتہ شریعت اسلام کی پابندی کیلئے آپ ایک سیاہ رومال منہ پہ
باندھ لیتی ہیں جسکی وجہ سے آپکی صرف آنکھیں دکھائی دیتی ہیں کبھی کبھی
یہ رومال کھول دیا جاتا ہے لیکن کسی مجمع میں تقریر کے وقت آپ اس رومال
کو علیحدہ نہیں کرتیں۔

Marfat.com

آپ طبعاً حلیم اور نہایت رحم دل واقع ہوئی ہیں۔ حزم و استقلال اور ثبات قدم میں وہ ممتاز ملکہ رکھتی ہیں بلا کی جفاکش واقع ہوئی ہیں۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ دورہ کے زمانہ میں کبھی تھکتی نہیں ہیں۔ وہ سفر میں گھوڑے کی سواری کو زیادہ پسند فرماتی ہیں مغربی تعلیم مکمل ہے مگر مشرقی اشیا سے زیادہ محبت ہے۔ انھیں بہت کم آتی ہے البتہ دوران گفتگو میں نازک لبوں پر تبسم کی ہلکی ہلکی موجیں رواں رہتی ہیں۔ تقریر ایسی مدلل، زوردار اور دلنشین ہوتی ہے کہ بڑے بڑے مدبر اور عالم آپ سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

دعا ہے کہ نازی اعظم اور لطیفہ شاہ کے اس جوڑے کو ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین۔

موہنا فرید خانم

مَیں اپنی دوسری کتاب تاریخ انگورہ میں تفصیل کے ساتھ لکھ چکا ہوں کہ عہد حاضر میں مغربی ممالک خصوصاً یورپی حکومتوں کا ایک یہ بھی نہایت زبردست اور کامیاب سیاسی طریق کار ہے کہ جب وہ اہم ترین سیاسی نقطۂ نظر اور لایحہ عمل کو مقبول عام بنانا چاہتی ہیں اور اختیار کردہ پہلو پر دنیا بھر کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتی ہیں تو وہ اس خاص امر کو اپنے مبلغین کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور یہ مبلغین اپنی طاقت کے موافق اس خاص مقصد کو عوام تک پہونچا کر اون کی ہمدردی حاصل کرتے ہیں اُن مبلغین کے قابل شمار چار حصے ہیں۔

۱۔ زنتار پرداز

۲۔ مقررین

۳۔ مصنفین

۴۔ اخبارات

یہ وہ چار جماعتیں ہوتی ہیں جو اس تمام مسئلہ کو بکمال خوبی دنیا بھر میں مشتہر کرتی ہیں اور رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے کوشاں رہتی

Marfat.com

میں مثلاً انشاپرداز اپنے قلم سے مقررین اپنی تقریروں سے مصنفین اپنی کتابوں کے ذریعہ اور اخبارات اپنے کالموں میں اس موضوع کو عوام تک پہونچاتے ہیں تا آنکہ اُنکے مخاطبین اور ناظرین کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوجاتا ہے جو زیر بحث مسئلہ کا مؤید ہوتا ہے پس ان حالات کے اعتبار سے نوجوان ترک جبکہ اپنی صدہا سال کی عظمت و برتری اور ملک و حکومت کھو چکے تھے وہ انگورہ کے ویران میدانوں میں اپنی فطری آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے تنہا مصروف ہوئے تو انہیں بھی ضرورت تھی کہ دنیا میں انکی معصومیت مظلومیت پر کوئی طاقت اٹھ کھڑی ہو اور کم از کم انکی اعانت نہ سہی اخلاقی تائید ہی کے لئے تیار ہوجائے کیونکہ بین الاقوامی اور اجتماعی معاملات و علائق میں کوئی تنہا قوم و حکومت کبھی امن و سکون سے زندگی بسر نہیں کرسکتی لہٰذا ترکان انگورہ نے بھی اس سیاسی حربہ سے کام لیا اور اپنے ملک سے ایک طاقتور جماعت اس کام کے لئے منتخب کی جو ترکوں کی بے گناہی اور حق طلبی کا اظہار کرکے دنیا کی اخلاقی ہمدردی حاصل کرے لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ ترک کسی حکومت یا جماعت سے مادی و فوجی اعانت حاصل کرنا چاہتے تھے، جبکہ جنگ ترکی و یونان میں ثابت ہوگیا کہ ترکوں نے بلا مشارکت غیرے یونانیوں کو کچل کے رکھدیا اور انگورہ گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ حضور والا قدر مصطفےٰ کمال پاشا

Marfat.com

نے سرکاری و غیر سرکاری طور پر ہمیشہ اس امر کا اعلان کیا کہ ترکی کی حکومت فی
فوجی اعانت کے حاجتمند اور متمنی نہیں ہیں بلکہ وہ تو صرف اس بین الاقوامی مجلس
میں اپنے لئے دنیا کی اخلاقی ہمدردی بہم پہونچانا چاہتے ہیں جو ترکی مسائل کا
تصفیہ کرنا چاہتی ہو پس اس خاص غرض کے حصول کے لئے ترکوں کی جو جماعت
آمادہ کار ہوئی اور اسکے جامع تر حالات تو آپ کو میری کتاب تاریخ انگورہ
کے حصہ مبلغین میں ملیں گے یہاں صرف ان ترکی خواتین کا تذکرہ کیا جاتا ہے
جنہوں نے اپنی خداداد قابلیت سے دنیا میں ترکوں سے ہمدردی اور
اخلاقی اعانت کا اپیل کیا لہذا انہیں مبلغ خواتین میں ایک جنابہ محترمہ مونہا خانم
بھی ہیں۔

مونہا خانم ایک ضعیف العمر اور صاحب اولاد خاتون ہیں آپ انگورہ
گورنمنٹ کے وکیل مختار تربہ پناہ حضرۃ احمد فرید پاشا مقیم پیرس کی اہلیہ
ہیں آپکی ابتدائی تعلیم قسطنطنیہ میں ہوئی اور اسکے بعد خاندانی تعلقات کے باعث
آپ نے یورپ کی کافی سیاحت فرمائی۔ آپکو سیاسیات کے مقابل علم
دین کا کامل ترین درک حاصل ہے، تاہم آپ نے اپنے فاضل شوہر کی
صحبت میں سیاسیات کا اسقدر عمیق مطالعہ کیا ہے کہ اچھے اچھے مدبر
بھی آپ سے آنکھ ملاتے جھجکتے ہیں، مونہا خانم کے متعلق اگرچہ اس سے
پہلے ہندوستان میں کوئی تفصیلی اطلاع نہیں پہونچی لیکن جب آپ

Marfat.com

دسمبر ۱۹۲۱ء مین اپنے شوہر احمد فرید پاشا کے ساتھ مین تشریف لائین اور آپنے انگورہ تحریک کی تبلیغ واشاعت کے لئے خود کو وقف فرمادیا اور فرنچ زبان دانی اور یوروپی سیاسیات مین کافی دستگاہ ہونے کی وجہ سے آپ معاملات سفارت مین اپنے شوہر کا ہاتھ بٹانے مین مصروف ہوگئین سفارت خانہ پیرس مین حضرۃ احمد فرید پاشا کو اپنی فاضل اہلیہ کی وجہ سے معقول امداد حاصل تھی جبکہ عملہ سفارت پر موہنا خانم ہی کی تیجہ ونگرانی رہتی تھی اور فرید پاشا ممدوح کو اس طرح ترکی وفرانسیسی اہم سیاسی مسائل کو حل کے لئے کافی وقت ملجاتا تھا اور موہنا خانم سفارت کے چھوٹے موٹے کامون سے ہمیشہ اپنے شوہر کو آزاد رکھتی تھین لیکن باوجود ان اہم اور ذمہ دارانہ خدمات کی انجام دہی کے موہنا خانم انگورہ تحریک کی تبلیغ واشاعت سے غافل نہین رہتی تھین۔

آپکی تبلیغ کا طریق وقاعدہ یہ تھا کہ آپ فرانسیسی مدبرین اور تعلیم یافتہ عورتون سے بالخصوص ملتی تھین اور انکے ذریعہ اپنے خیالات کو فرانسیسی ذمہ دار افراد تک پہونچانے مین کامیاب ہوتی تھین بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کی جدوجہد کا یہ اثر ہوا کہ فرانس کی بعض تعلیم یافتہ اور سیاست پسند خواتین موہنا خانم کی ہمدرد اور آپ کی ملاقات کی مشتاق ہوگئین جب آپ نے فرانسیسی خواتین کو اپنی طرف کافی طور پر متوجہ کرلیا تو آپنے ان خواتین سے تمنا ظاہر کی کہ مین اپنی فرانسیسی بہنون کے جلسہ مین تقریر کر کے عام طور پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتی ہون

Marfat.com

آپ کے اس خیال کی فرانس مین عام طور پر تائید کی گئی اور فرانسیسی تعلیم یافتہ خواتین نے فوراً سوہنا خانم کو جلسون مین تقریر کے لئے مدعو کیا ان جلسون مین سوہنا خانم انگورہ اور بین الاقوامی معاملات وغیرہ مناسب موضع پر تقریرین فرماتی تھین جو نہایت مقبول و کامیاب رہین ان مین ممدوحہ کی دو تقریرین خصوصیت سے نہایت ممتاز قابل ذکر ہین اور انہی دونون تقریرون سے ممدوحہ کی علمی فضیلت اور خداساز تبحر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ان مین سے ایک تقریر تو وہ ہے جو وسط سنہ ۱۹۲۱ء مین مشہور ترکی ہمدرد فرانسی مدبر و انشا پرداز مسٹر پال پیر لوٹی کے ترکی سے واپس وطن آنے کی تقریب مین آپنے اُنکے مکان پر مدبرین فرانس کے جلسہ مین ارشاد فرمائی اور دوسری علمائے فرانس کی کانفرنس مین بحیثیت صدر کے پیر لوٹی وہ ممتاز انشاپرداز ہے جس نے اپنی عمر کا کافی حصہ زیادہ تر ترکون کی ہمدردی مین صرف کیا ہے یہ وہی ترکون کا ہمدرد ہے جو سنہ ۱۹۲۱ء مین اپنی کبرسنی کے باعث قسطنطنیہ سے فرانس واپس ہوا تو دانش پژوہ مصطفیٰ کمال پاشا نے انگورہ سے بطریق شکر و سپاس آپکے لیے مختلف ہدایا و تحفہ روانہ کیے تھے اور قسطنطنیہ کے ترکون نے آپکی یادگار قائم کی تھی جب یہ ممتاز ترکی ہمدرد فرانس مین واپس آگیا تو اُس نے اپنے مکان پر فاضل ترین احباب کو دعوت دی جن مین فرانس کے مشاہیر ارباب قلم واصحاب

Marfat.com

سیاسیات شریک تھے چنانچہ ذیلان فرانس کے اس جلسہ مین پیر لوٹی نے ترکی سفیر متعینہ فرانس جناب احمد فرید پاشا کو بھی مدعو کیا تھا لیکن فرید پاشا ممدوح کو اُس دن کوئی نہایت اہم سیاسی مرحلہ پیش تھا جسکی وجہ سے محتشم الیہ جلسہ مین شریک نہین ہوسکتے تھے لہذا آپ نے اپنی طرف سے اپنی فاضل اہلیہ کو اس جلسہ کی شرکت کے لئے بھیجدیا جب فاضل موصوفہ خانم اس جلسہ مین اپنے شوہر کی نیابت کیلئے پہونچین تو پیر لوٹی جو اس بلند پایہ جلسہ کا بانی اور میزبان تھا آپکو مکان کے دروازے تک لینے آیا اور نہایت تپاک اور اعزاز کے ساتھ آپ کا تعارف حاضرین جلسہ سے کرایا اسکے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور پیر لوٹی نے اپنی اُن خدمات کو بیان کیا جو اُس نے ایک حق پسند فرانسیسی انشاپرداز ہونے کی حیثیت سے ترکون کی ہمدردی مین انجام دی تھین جب پیر لوٹی اور اوسکے احباب اپنی تقریرین ختم کرچکے تو فاضل موصوفہ خانم کھڑی ہوئین اور آپ نے ترکی اور پیر لوٹی کے موضوع پر ایسی معرکۃ الآرا تقریر ارشاد فرمائی کہ آپ کی فرنچ زبان دانی اور آپکی فصاحت و بلاغت اور معلومات پر حاضرین عش عش کرنے لگے آپ نے سب سے پہلے اپنے شوہر کی طرف سے عدم شرکت کی معافی چاہی اور اسکے بعد فرمایا کہ میرے شوہر نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ترکی خیرخواہ بزرگ پیر لوٹی کو اُن کے وطن واپس ہونے پر پرجوش مبارکباد پہونچاؤن اور پھر ان خدمات کا شکریہ ادا کروں جو انھون نے ترکی قوم کے قیام و بقا اور اصلاح و فلاح کے لئے اپنے دماغ و

Marfat.com

قلم کے ذریعہ انجام دی ہین -

اے بزرگ محترم ہیپرلوٹی !

میرا پہلا فرض یہ ہے کہ مین اپنے عزیز شوہر کیطرف سے اُن کی عدم حاضری پر آپ سے معافی چاہون اُس کے بعد اون کا وہ شکر و سپاس آپ تک جو آپ کی طرف سے اُن کے دلمین ایک پر جوش آرزو کی طرح موجزن ہے -

محترم خیرخواہ ترکی ،

خدائے اقدس برتر کا شکر ہے کہ آپ بخیر و خوبی اپنے وطن واپس تشریف لے آئے اور گو آپ کی ترکی سے واپسی ایک کامیاب واپسی ہے - تاہم آپکی اس جدائی سے جو قلق ترکی قوم کو ہوا ہے اُسکا صحیح اندازہ تو آپ نے باسفورس کو چھوڑتے وقت کیا ہوگا ؟ لیکن اسی کے ساتھ آپکی اون گرانپایہ خدمات کے اعتراف مین جو آپ نے اپنی گذشتہ زندگی کے دور مین ترکی افراد کی خیرسگالی کے لئے انجام دین انگورہ اور اناطولیہ گذرتے وقت ترکان احرار کا وہ منت پذیر خدا حافظ کہنا تھا جو آپ کو رخصت کرتے وقت الغزن نے پر سوز انداز مین کہا جنجھینہ ہمارے سردار محترم والاجاہ مارشل مصطفےٰ کمال پاشا

آپ کی خدمت مین پیام شکر اس بات کی بدیہی دلیل ہے کہ ترکی قوم کے بچے سے لیکر ہمارا ذمی اثر سے ذی اثر سردار بھی آپ کی خدمات، اور احسانات کے جذبہ سے کامل طور پر متاثر ہے۔

آے ترکی کے سچے محسن،

اب کہ آپ اپنے وطن عزیز واپس آگئے ہن۔ اور اون خدمات کا سلسلہ ایک حدتک ختم ہوگیا ہے جو قیام ترکی کے زمانہ مین بکمال قابلیت آپ نے جاری رکھا پھر بھی مجھے توقع ہے کہ آپ کی خدمات کا اثر دنیاے انصاف اور منت پذیر ترکون کے دلون سے قیامت تک محو نہین ہوسکتا اور مجھے اب بھی توقع ہے کہ گو آپ نے اب بقیہ زندگی کو ایک خدا پرست انسان کی طرح یاد الٓہی مین صرف کردینے کا تہیہ کرلیا ہے لیکن ترکون کی نظرین ابھی آپ سے مایوس نہین ہوئی ہین۔

مین آخر مین بڑے زور سے کہون گی کہ آپ نے ترکی قوم کی جو خدمت انجام دی ہے اسکے معنی یہ ہین کہ آپ مشرق ومغرب کے درمیان ایک ایسا نقطہ ہین جس پر آپ نے دنیا کو

Marfat.com

اتحاد و محبت انصاف و مساوات کے لیے جمع ہو جانے کی مفید دعوت دی ہے اور آپ کا یہ قائم کیا ہوا نقطۂ اتحاد ایسا ہے جس پر اگر آج اقوام عالم جمع ہو جائیں تو میں کہونگی کہ دنیا از سر نو امن، و اطمینان کی روح پرور گھڑیوں سے معمور ہو جائیگی۔

میرے بزرگ پیر لوٹی

آپ سن لیجیے کہ آپ کی خدمات کو ترکی قوم کبھی فراموش نہیں کریگی بلکہ اس کے بچے بھی آپ کو محبت اندوز الفاظ سے یاد کرینگے اور محسن پیر لوٹی کا لفظ انکی زبانوں پر آکر آپ کی عظمت کو ہمیشہ تازہ کرتا رہیگا میری دعا ہے کہ خدا آپکو صحت و آرام کی زندگی عطا فرمائے۔

موہنا خانم کی تقریر کا یہ وہ خلاصہ ہے جسکے سننے سے نہ صرف حاضرین جلسہ مبہوت و ششدر رہے بلکہ جسوقت موہنا خانم نے تقریر کے آخری الفاظ کو سنا تو جذباتی ہو گئے اور وہ انہی حالت میں موہنا خانم کو جواب دینے کے لئے اٹھے اور فرمایا

محترم حاضرین اور میری لائق بہن

آپکے خیالات کا مین تشکریہ ادا کرتا ہون ترکون سے مجھ جو محبت ہے اوسکی وجہ کسی اہم تشریح کی محتاج نہین بلکہ مین نے ترکی قوم کی جو ناچیز خدمات انجام دی ہین اُنپر میرا علم ذہن اور میری انصاف پسند طبیعت نے خود ہی مجبور کردیا ہے ترکی قوم کے برسونکے مطالعہ کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ مسلمانون کی یہ برگزیدہ قوم جن حیثیات کے ساتھ یورپ وایشیا مین حکومت کررہی ہے وہ سیاست و تمدن اور تہذیب و اصلاح کے اُن بلند و بالا اصول پر مبنی ہے جو انسانی نجات وسعادت کے ضامن ہین، ترکون کا جسطرح یورپی اقوام سے اتحاد خطرناک نہین اُسی طرح وہ ہماری امداد و موانست کے سب سے پہلے مستحق بھی ہین۔ لہذا اگر مغرب نے مشرق کی اس نجیب و شریف قوم کی طرف الفت واتحاد کا ہاتھ بڑھایا تو مین سمجھونگا کہ میری محنت ٹھکانے لگ گئی۔

آخر مین آپ نے حاضرین کو خاص طور پر جنمین فرانس کے ممتاز ارباب قلم بھی تھے مخاطب کرتے کہا کہ اب میرا زمانہ تو ختم ہوگیا اور مین اب دنیا مین چندسا عتون کا

Marfat.com

مہمان ہوں البتہ آپ حضرات کے عمل کا وقت ہے اور خدا نے آپ کو وہ سب کچھ دیا ہے جسکے ذریعہ آپ دنیا مین انصاف و مساوات اور اصول تہذیب کی حفاظت و امداد کر سکتے ہین پس جب آپ اس خدمت کیلیے مستعد ہو کر میدان عمل مین آئین تو میری پیاری ترکی قوم کو فراموش نہ کیجیے گا۔

مونہا خانم اور پیرلوٹی کے جلسہ کے یہ وہ حالات ہین جنسے مونہا خانم کی معلومات اونکی اہلیت و فضیلت اور ان کے زور تقریر کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اس جرات کی تعریف نہین کیجا سکتی کہ آپ نے اخبار نویسون اور انشا پردازن کے اسقدر ممتاز جلسہ مین اپنے خیالات کو صاف صاف ظاہر فرما دیا کہ یہی معیار ہے ایک فاضل و کامل کی فضیلت کا

اب آپ کی ایک دوسری تقریر کا خلاصہ آپکی خدا ساز قابلیت کا اظہار کرے گا۔

ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء مین فتح سمرنا کے موقع پر فرانس کے ممتاز علمائے دین کی کانفرنس ہوئی تھی جس مین ٹیونس و الجزائر وغیرہ کے اکابر علماء بھی شرکت فرماتے تھے ظاہر ہے کہ جو مجلس علمائے کرام کی کانفرنس ہو اسکی فضیلت و بلند پائیگی کا کیا عالم ہوگا۔ اور اس مجلس مین کیسے کیسے معتبر

Marfat.com

جید عالم و ماہر شریک ہوے ہون گے، لیکن مونہا خانم کی ذی علم اور مسلم الثبوت قابلیت کا اندازہ کیجیے کہ اس مجلس نے ممدوحہ سے صدارت کی درخواست کی اور آپ نے اس درخواست کو قبول فرما لیا اور جلسہ کی صدارت فرمائی افسوس کہ محترمہ کی وہ صدارتی تقریر حاصل نہ ہو سکی جو آپنے علمائے فرانس کی کانفرنس مین ارشاد فرمائی تھی تاہم آپکی "ہمہ گیر" آپ کے علمی تبحر اور خصوصاً آپکے علم دین مین ممتاز درک کا اندازہ کرنے کیلئے صرف یہی اطلاع کافی ہے کہ آپ نے علمائے فرانس کی مجلس مین صدارتی خدمات انجام دین۔

غرض مونہا خانم نے فرانس مین ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے خواتین ترکی مین ممتاز ترین خدمات انجام دی ہین جنھین آسانی سے بھلایا نہین جا سکتا۔

مونہا خانم کی ایک صاحبزادی بھی ہین۔ آپ بھی اپنی قابلیت مین ماں سے کسی طرح کم نہین ہین آپ کا نام فریدہ خانم ہے اور آپ فرانس مین ترکان انگورہ کے مقاصد کی تبلیغ مین نہایت سرگرم اور قابل ستایش طریق پر خدمات انجام دے رہی ہین آپ بہترین مقرر ہین اور فرنچ زبان مین کافی درک رکھتی ہین آپکے متعلق جو اطلاعات ہندوستان مین شایع ہوئین اون سے آپ کے تبلیغی کارنامون پر کافی روشنی پڑتی ہے اور یہ اندازہ کیا جا سکتا،

Marfat.com

کہ کس طرح ممدوحہ بھی فرانسیسی خواتین اور پبلک مین انگورہ تحریک کو فروغ دینے کے لئے سرگرم کار رہتی تھین ایک موقع پر آپ نے فرانسیسی خواتین کے عظیم الشان جلسہ مین ایک معرکتہ الآرا تقریر کے دوران مین اعداد و شمار کی رو سے یہ ثابت کیا تھا کہ انگورہ کی تحریک حریت مین خواتین ترکی نے قابل فخر طریق پر حصہ لیا ہے اس تقریر اور خواتین ترکی کی خدمات اور اون کی مصروفیت اور میدان جہاد مین اپنے مردون کے ساتھ شریک عمل رہنے والے حالات نے فرانسیسی خواتین کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا فریدہ خانم کی اس زبردست تقریر کے متعلق ریوٹر نے اپنے ایک تار مین اشارہ کیا تھا۔ وہ تار یہ ہے۔

اخبار توحید افکار قسطنطنیہ کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے، کہ ترکی سفیر متعینہ پیرس کی صاحب زادی فریدہ خانم نے ۷ رجون ۱۹۲۲ء کو ایک زنانہ جلسہ مین جس مین فرانس کی اکثر خواتین شریک تھین ایک تقریر کے دوران مین یہ ثابت کیا کہ ترکی خواتین قومی جہاد مین کسقدر حصہ لیتی رہی ہین۔

(خلافت بمبئی ۱۰ رجولائی ۱۹۲۲ء)

فی الحال فرانس مین موصوفہ خانم اور آپ کی صاحب زادی

Marfat.com

۱۵۵

انگورہ تحریک اور حفظ وطن کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ ایسی نہیں ہیں جنھیں ترکی تاریخ کے صفحات آسانی سے بھلا سکیں۔

Marfat.com

فاطمہ رضیہ خانم

مذکورہ مبلغ خواتین مین ایک نوجوان انشاپردازخاتون فاطمہ رضیہ ہین
یہ ہونہار اور وسیع الخیال خاتون ترکی مبلغین کے مرکز سوئٹزرلینڈ مین رہتی
ہین جو التواے جنگ فرنگ کے بعد سے بقول برادر گرامی سید سلیمان ندوی
ترکی مدبرین وانشاپردازون کا مرکز تھا فاطمہ رضیہ خانم ایک روشن خیال
تعلیم یافتہ خاتون ہین آپکو بین الاقوامی مسائل ومعاملات مین بے مثل عبور ہے
سیاسیات مین اُن کی رائے مغز و پختگی رکھتی ہے اُنھون نے انگورہ تحریک کے
سلسلہ مین تحریر وتقریر سے نمایان خدمات انجام دین ہین ۱۹۲۰ء مین جب
ترکان انگورہ نے اپنی جدوجہد کو ایک منتظم لایحۂ عمل کے تحت شروع کردیا
توسوئٹزرلینڈ کے ترکی انشاپردازون نے بھی اپنے اپنے قلم کو جنبش دی یہ
وہ وقت ہے جبکہ سوئٹزرلینڈ کے ترکی انشاپردازون کے سرکردہ حضرت
احمد رستم پاشا سابق سفیر ترکی متعینہ واشنگٹن یورپی جرائد مین انگورہ تحریک
پر ہنگامہ آرا مضامین لکھ رہے تھے چنانچہ کیسے ہوسکتا تھا کہ فاطمہ رضیہ خانم
ایسی ہمہ دان خاتون خموش رہتی جبکہ وہ بھی اپنے اندر ایک غیور پرجوش دل رکھتی
فی الجملہ حضرت خانم پیرس وانگلستان کی سیاحت کرچکی تھین اور وہ ان حکومتون

Marfat.com

کی سیاسی زندگی سے کما حقہ واقف تھیں وہ انگریزی زبان میں کامل دستگاہ رکھتی ہیں
لہٰذا اوائل ۱۹۲۰ء میں آپ انگلستان کے جرائد میں رونما ہوئیں اور ترکی بین الاقوامی
مسائل پر آپ نے ایسے معرکتہ الآرا مضامین لکھے کہ پڑھنے والے آپ کی
اصابت رائے اور پختگی پر حیران رہ گئے جن لوگوں نے لندن کے ممتاز اسلامی
آرگن مسلم اسٹنڈرڈ کا مکمل فائل پڑھا ہے انھیں اسکے کالموں میں فاطمہ رفیعہ خانم
کے وہ مضامین ملینگے جنمیں ترکی اور یورپی تعلقات پر فقید المثال خیالات کا
اظہار کیا گیا ہے ممدوحہ کے قلم نے ترکی حمایت میں جو خدمات انجام دی
ہیں وہ نہایت طویل اور جامع ہیں البتہ آپکی وسعت خیال اور سیاست
دانی کے نمونہ کے لئے میں ذیل میں آپ کا وہ خط نقل کرتا ہوں جو آپ نے
ترکی اور بین الاقوامی مسائل پر ایڈیٹر مسلم اسٹنڈرڈ لنڈن کو لکھا تھا جس کا
ترجمہ یہ ہے۔

میرے عزیز اسلامی بھائی۔ السلام علیکم
میں آپکی ان خدمات کے لئے جو آپ نے اسلام کو بام
رفعت پر پہونچانے کے لئے انجام دی ہیں آپ کی خدمت
میں بصمیم قلب سے ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہوں۔
میں اور میری دوسری بہنوں نے آپ کے ممتاز اخبار سے
جو صحیح معنی میں مسلم اسٹنڈرڈ ہے بہت کچھ استفادہ کیا ہے

Marfat.com

اور کثرت سے معلومات حاصل کئے ہین اگر آپ کے
اخبار مین شایع شدہ حالات عالمگیر طریق پر شہرت
پذیر ہو جائین تو دنیا مین مسلمانون کے دشمنون کی تعداد
کم ہو جائے مجھے یقین ہے کہ اسوقت کوئی مغربی طاقت
خود مختار یورپین اقوام کی ظاہر داری کو بہتر طریق پر
نہین سمجھ سکی ہے تاہم وہ اس بات کو خوب سمجھ سکتی ہین
کہ امور واقعہ کو زبردست طاقت کے حسب منشاء کیونکر
ظاہر کیا جا سکتا ہے جس صورت مین یورپ امریکہ اور
جرمنی صداقت وانصاف اور انسانیت سے بیگانہ
محض ہین مجھے حیرت ہے کہ کیون مسلمان اور ہندوستانی
حکومتون کے پاس اپنے وفود بھیجکر ان سے انسانیت
انصاف اور صداقت وغیرہ کے نام پر اپیل کرتے
ہین کیا انھین ابھی تک تہذیب جدیدہ کا اصول
معلوم نہین ہوا ؟ مین تبلیغ مقاصد کے خلاف نہین
ہون اگر یہ وفود وغیرہ تبلیغ کی غرض سے بھیجے جاتے
ہین تو کچھ نقصان نہین مگر یاد رکھیے کہ اس تہذیب
جدیدہ کا حاصل خود غرضی ہے خواہ قومی یا انفرادی

فعل اس قاعدے کے مطابق انجام دیا جاتا ہے جب مراسم دوستانہ عہد نامے، وعدے، اور معاہدے، متذکرہ صدر قاعدہ کے خلاف عمل پذیر ہوں تو وہ پرزہ کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اس بات کو پیش نظر رکھیے اور جو چاہے کیجئے۔

آپ دیکھ رہے ہیں میں آپ کی جستجو میں ہوں کہ آپ کامیاب ہوں اور میں آپ کو مرفہ حال دیکھنا چاہتی ہوں مگر آپ اپنی ہی تہذیب کو اپنا شعار بنائیے اکثر یورپین ایک جدید تمدن اور ایک بالکل ہی نئی تہذیب کے متمنی اور منتظر ہیں ان کی آنکھیں مشرق کی طرف لگی ہوئی ہیں ان میں سے اکثر ہندوستان کی طرف بھی دیکھ رہے ہیں اور زیادہ تر بدھ مذہب کا خیال کر رہے ہیں لیکن میں فطرۃً اسلام کا خیال کر رہی ہوں اور مجھے اسلام مسلمانان عالم اور ان کی نقل و حرکت کا جسقدر بھی لکھے مجھے ہندوستان کے مسلمانوں سے بڑی امیدیں ہیں میرے خیال میں اسلام کی ترقی اور عروج کے لئے یہ ایک مناسب ترین ملک ہے

Marfat.com

یورپ اپنی طاقت کی تنظیم و ترتیب کے باعث اسقدر زبردست اور طاقتور بن گیا ہے پھر بھی میں کہونگی کہ اسلام اور مسلمانوں کے برابر دنیا میں کوئی قوم تنظیم و التزام کی سرمایہ دار نہیں فی الحقیقت اسلام تنظیم و تنسیق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے

اگر تم تین فرد ہو تو اپنا ایک سردار منتخب کر لو خدا جماعت کی مدد کرتا ہے جو شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف گامزن ہے اور مسلمانوں کی جماعت کوئی گمراہ کن کام نہیں کر سکتی ایک سے دو، دو سے تین تین سے چار بہتر ہیں، اس لئے جماعت میں شریک ہونا تمہارا فرض ہے اپنے کاموں میں مشورہ کر لیا کرو جو شخص جماعت سے علیٰحدہ رہیگا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔

یہ محض چند حوالے دیئے گئے اس قسم کے بے شمار حوالے مل سکتے ہیں جن سے مسلمانوں کا آسمانی دستور العمل (قرآن حکیم)

Marfat.com

پھر اڑ رہے ہو جیسا نے اس امر کے ضامن ہیں کہ اسلامی تعلیم و
انضرام کے بغیر ہرگز اسلام نہیں اگر مسلمان یہ والے [illegible] ہیں
ہیں تو انہیں ان اصول کے مطابق منظم [illegible] کے
نصب العین کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے اگر وہ اس نظام و
تنظیم پر کاربند ہو گئے تو کوئی طاقت یا متحدہ طاقتیں بھی
کبھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ہے تحریک مسلمانوں کی تنظیم و
تعمیر کی بہت سے ایسی ہیں ان کے ساتھ خواہ [illegible] جائے
جب دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی کہ اب مسلمان ہندوستان
کی ایک متحدہ اور آزاد جماعت کے طور پر ارتقا و ترقی
کی طرف گامزن ہیں اور مختلف یورپین قوموں کی اندھی تقلید کو
اپنا شعار نہیں بنا رہے ہیں تو بے شمار ولولہ انگیز لوگ
اسلام کے حامی و مددگار پیدا ہو جائینگے یورپ خود اپنی
ذات سے غیر مطمئن ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا وعدہ
کرو نہ اس سے کسی قسم کے امکان کا اظہار کرو پھر آپ اور
ہم معجزانہ واقعات کا نظارہ کرینگے۔

آپکی بہن، رضیہ

رضیہ جعفر کا یہ وہ مراسلہ ہے جس میں زیادہ حصہ مسلمانان ہند کی اس جدوجہد

Marfat.com

متعلق ہے جو خلافت کی آزادی کے لئے انجام دے رہے تھے یہ وہ وقت
تھا جبکہ یورپ میں مسلمان ہند کا وفد خلافت مسٹر محمد علی - بی اے - آکسن
اڈیٹر کامریڈ دہلی کی سرکردگی میں دورہ کر رہا تھا اور اسکے ارکان سوئٹزرلینڈ
بھی پہونچے تھے لنڈن میں مسٹر مشیر حسین قدوائی - بی - اے مرکزی اسلامی جماعت
کے ساتھ خلافت کی آزادی کے لئے سرگرم عمل تھے ہیں انھیں حالات و حوادث
کے متعلق ناظمہ رفیعہ خانم نے اسلامی ہند کی جدوجہد کے لئے جو اصول بتلائے
ہیں ان کو مستحسن سمجھنے کے سوا رفیعہ خانم نے انگورہ تحریک کے اس سلسلہ کو بھی
ہم تک پہونچانے کی کوشش کی ہے جو کہ ایک حصہ عالمگیر اتحاد اسلامی ہے
اس مراسلہ سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ترکی خواتین نے موجودہ انقلاب
کو مسلمانوں کے لئے کس قدر مفید انقلاب سمجھا ہے اور کہ وہ نہ صرف ترکی قوم
بلکہ تمام اسلام کو ایک طاقتور اور منتظم جماعت دیکھنے کی متمنی ہیں وہ صاحب
علم و کمال ہونے کے ساتھ اسلام کے سیدھے سادھے اصول کے دلدادہ
ہیں اور انھوں نے بھی سارے اسلام کے لئے فلاح و کامرانی اسی نکتہ میں
مضمر پائی ہے کہ تہذیب مغرب کو قدیم تہذیب مشرق سے بدل دیا جائے
مضمون فاطمہ رفیعہ خانم کی خدمات دیگر ترکی مبلغ خواتین سے کسی طرح
کم نہیں سمجھنا چاہئے

متفرق

یہ تو ان مخصوص خواتین کے حالات تھے جو مجھے میسر آ سکے لیکن ظاہر ہے کہ ترکی میں اس وقت باعتبار قابلیت یا باعتبار علم و تجربہ سیکڑوں خواتین ہیں جو معلم اور ڈاکٹری کے علاوہ موجودہ انشا پرداز لیکچرار سیاسی مشیر مدیر اور سپاہی کی حیثیت سے موجود ہیں جن کی تفصیلی حالات یا تو کسی جدید ترکی مصنف کے یا پھر عرصہ دراز کے بعد ہندوستان تک پہونچینگے البتہ مجھے بطور مختلف ان کو کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے جو بحیثیت مجموعی اس جنگ میں [illegible] اور قومی مدافعت کے لئے نمایاں طور پر سرگرم عمل رہیں ۔

چنانچہ ان خواتین میں سب سے پہلے [illegible] کی [illegible] کی خواتین میں جنہوں نے ترکان احرار کی تحریک [illegible] جنگی خدمات کے لئے وقف کر دیا انہوں نے کامل تین سال تک [illegible] میں کمال صبر و تحمل سے اپنے فرائض کو ادا کیا اپنے شوہروں اور بیٹوں بھائیوں اور بچوں کو فدائی [illegible] قربان ہونے کے لئے [illegible] خود بھی محاذ جنگ پر [illegible] انہوں نے انگورہ گورنمنٹ کے تمام شعبوں میں حصہ لیا [illegible] پیشہ ور مردوں کی تعداد [illegible] جنگ میں [illegible] اور عورتوں نے تارگھر ریلوے [illegible]

Marfat.com

میں پرجوش طریقہ پر وہ خدمات انجام دی ہیں جنکے صحیح اظہار کے بعد دنیا ان اسلامی مجاہد خواتین کے کارناموں پر عش عش کرے گی یہی وہ خواتین ہیں جنھوں نے دنیا کو دکھا دیا کہ وہ باعتبار تمدن کس مرتبہ پر پہونچ چکی ہیں اور انھوں نے قومی جنگ میں کس جرأت اور مردانگی اور قابلیت کا اظہار کیا ہے ایشیائے کوچک کی تعلیم یافتہ خواتین کے بعد دہات کی رضاکار خواتین نے ان سے بھی زیادہ قابل حیرت طریق پر خدمات انجام دی ہیں ایسے رضاکار اور مجاہد خواتین کے جو اعداد پچھلے دنوں اللواء المصری نے شائع کئے ہیں وہ پچاس ہزار ہیں یہ مجاہد عورتیں غیر علمی خدمات انجام دیتی تھیں انگورہ گورنمنٹ کے محکمہ رسد رسانی میں ان عورتوں نے وہ خدمات انجام دی ہیں جو کسی طویل سے طویل تعریف سے مستغنی ہیں یہ عورتیں محکمہ جنگ کے لئے جس طرح خدمات انجام دیتی تھیں ان میں سے ایک خدمت یہ بھی تھی کہ یہ جوان عورتیں فوج کے لئے سامان رسد وغیرہ ضروریات اپنے سروں اور کاندھوں پر لاد کر لاتی تھیں جیسا کہ انگورہ گورنمنٹ کے شعبہ تبلیغ و اشاعت کے ممتاز و فاضل چیف ڈائرکٹر علامہ احمد اغلو نے روس سے انگورہ واپس آتے ہوئے ان رضاکار خواتین کے متعلق ایک چشم دید واقعہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ

جب میں مقام اینی بولی میں پہونچا تو میں نے دیکھا کہ ریلوے اسٹیشن کے قریب فوج کے لئے ذخائر جنگ کے انبار لگے ہوئے ہیں جن میں خصوصیت سے

[illegible] کے ڈبے بھرے [illegible] جو ترکی خواتین نے [illegible]
ملک سے ترکی سپاہ کی رسد کے لئے فراہم کی تھیں پھر یہ
ترکی خواتین اور بوڑھوں کی ایک [illegible] قطار دیکھی جاتی
کاندھوں اور سروں پر لکڑیوں کے گٹھے لئے آ رہے تھے
یہ لکڑیاں اس طرح جمع کی تھیں کہ انکا کوئی [illegible] دفتر انگورہ
کے محکمہ رسد کی طرف سے اطمینان دلا دیا گیا تھا

(الہلال مصر)

ایشیائے کوچک کی ترکی خواتین کے [illegible] میں ترکی حکومت [illegible] قسطنطنیہ [illegible]
وہ خواتین ہیں جو کسی نہ کسی طرح قسطنطنیہ سے فرار ہو کر اناطولیہ [illegible]
مدافعت کے لئے ترکان احرار سے مل گئیں ان رضاکار خواتین [illegible]
ہیں ایک تو وہ جو قسطنطنیہ سے بھاگ کر اناطولیہ [illegible]
ہیں رہ کر مصروف عمل رہیں قسطنطنیہ میں رہنے والی خواتین کا [illegible]
ہو چکا ہے اب اناطولیہ میں پہنچنے والی خواتین کے حالات [illegible]
[illegible] ذکر ہیں جو قسطنطنیہ سے [illegible]
[illegible] خواتین [illegible] ترکی سے [illegible]
[illegible] عالم میں داخل [illegible]
[illegible] ان خواتین نے [illegible] تعلیم یافتہ [illegible]

Marfat.com

جنھوں نے اناطولیہ کی تعلیمات میں اپنی خدمات پیش کیں انھوں نے اپنی خداداد
قابلیت سے اناطولی عورتوں کو تھوڑے عرصہ میں فن جراحی، ڈاکٹری اور
دوسرے مفید علوم وفنون کی تعلیم دی انھوں نے دوران ملازمت میں کمال
اخلاص اور ضبط سے کام لیکر انگورہ گورنمنٹ سے کسی معقول و گرانقدر تنخواہ
کا مطالبہ نہ کیا بلکہ ابتدا میں حسب اطلاع تین لون انگورہ میں ماہانہ تنخواہ
کا ایک پیسہ نہ لیا اور اپنے فرائض میں پوری تندہی سے مصروف رہیں اسکے
بعد انھوں نے انگورہ کی نسوانی فوج میں خود کو شریک کیا اور اس شجاعت
وہمت سے جنگی خدمات انجام دیں کہ تمام جنگی میدان دنگ رہ گئے یہ نقیب خواتین
کے انہماک کا نتیجہ تھا کہ ستمبر ۱۹۲۲ء میں جنابہ خالدہ خانم کی زیر کمانڈ دس ہزار
ترکی خواتین میدان جنگ میں خدمات انجام دے رہی تھیں اب میں ذیل میں
ایک ایسی اطلاع درج کرتا ہوں جسکے ذریعہ ترکی خواتین کے مجموعی تذکرے
فراخدلانہ کارنامے نمایان ہونگے وہ اطلاع یہ ہے۔

وقت آگیا ہے کہ ان لوگوں کی خدمات کا اعتراف
کیا جائے جنھوں نے دماغ ملی کی تحریک میں
جوش وہیجان پیدا کرنے اور آزادی ملت کی امداد
حمایت میں سرگرمی سے کام لیا ہے
ترکی کے موجودہ نظام اجتماعی میں جو جنگ فرنگ کے بعد

رونما ہوا ہے ترکی خواتین نے ذاتی محنت اور بلا تفریق اپنے قدرتی
[illegible] اتنی اعلیٰ حیثیت حاصل کر لی ہے جس کا انہیں پہلے خواب
خیال بھی نہ تھا۔

ان تمام ممالک کی طرح جو شریک جنگ تھے ترکی میں بھی
کارخانے اور دیہات مزدوروں اور کسانوں سے
بالکل خالی ہو گئے تھے کہ میدان جنگ میں سپاہیوں کی
قلت نہ رہے آخر ایک وقت ایسا بھی آ گیا کہ جنگ میں حصہ لینے
والے نوجوانوں کی جگہ بوڑھے آدمی اور بچے [illegible]
کافی کام نہ دے سکتے تھے ترکی میں سب سے پہلے انور پاشا
تھا جس نے اپنے وطن کی عورتوں کو لازمی
جبری خدمت کے لئے بلایا جب عورتیں ترکی کارخانوں کی
کھڑکیوں میں جھک کر کام کرنے لگیں تو ملک میں ایک
سنسنی سی پھیل گئی لیکن ان عورتوں نے اپنے فرائض
کو ایسی خوش اسلوبی سے ادا کیا کہ تمام قوم کی زبان پر
تعریف جاری ہو گئی اور آئندہ کے لئے راستہ کھل گیا
بہت ہی جلد لوگ عورتوں کو دکانوں اور بازاروں اور
دفتروں میں دیکھنے کے عادی ہو گئے اور اس طرح

آزادی نسوان نے دیانتدار کارکنان ملکی کی وساطت سے عملی صورت اختیار کر لی۔

دیہات میں عورتوں نے اپنے مصروف کارزار بھائیوں اور شوہروں کی جگہ کام کرنے میں بہت عجلت اور سرعت سے کام لیا کیونکہ کاشتکاری کے کام میں تو زمانہ سلف ہی سے عورتیں اپنے مردوں کے ہاتھ بٹاتی رہی ہیں یہی وجہ تھی کہ انھوں نے زراعت کا کام دوسرے کاموں کی نسبت جلد سنبھال لیا۔

پرانے تعصبات کی آگ فرو کرنے میں سب سے زیادہ اس امر نے کام دیا کہ عورتوں نے فوج کی امداد و اعانت کے بہت سے کام انجام دیئے بالخصوص جنگی شفاخانوں میں خدمات انجام دینے لگیں جنگ کے پہلے ہی مہینے سے ہلال احمر کے شفاخانوں میں ترکی خواتین کی محنت و سرگرمی کے مناظر نظر آنے لگے اور انھوں نے اس خدمت کو بہت خلوص و سرگرمی اور محبت سے انجام دیا تجارت اور زراعت کے کام تو صرف طبقہ ادنیٰ اور طبقہ متوسط کی عورتوں نے اختیار کئے تھے۔ مگر زخمیوں کی دیکھ بھال

Marfat.com

اور شفاخانوں کے فرائض ان طبقہ اعلیٰ کی معزز خواتین
نے حصہ لیا اس طرح کہ ملک کی سرگرمی اور کاروباری
تمام طبقات اور تمام ملک کی معاشرت میں جاری و ساری
ہو گئی۔

بہت سی عورتوں نے فوج کے عقب میں کام کرنے کی
خدمات اپنے ذمہ لیں سرزمین اناطولیہ کے وسیع و
صحرائی علاقے جہاں حمل و نقل کے ذرائع مفقود ہیں اور
سال کے بڑے حصے میں سڑکیں ناقابل
گزر ہو جاتی ہیں ان جفاکش عورتوں نے جنگ کا ساز و
سامان اپنی پیٹھوں اور کاندھوں پر اٹھا کر مجاہدین کو
پہونچایا۔ انہوں نے جہاد کے تسلسل وقتہ انہیں نزدیک سے دیکھا
عالی جاہ دانش پناہ حضور گرامی سرکار حسین رؤف پاشا
صدر پارلیمنٹ انگورہ نے ایوان پارلیمنٹ میں قومی خواتین
کا ذکر کرتے ہوئے ان بہادر خواتین کی خدمت میں ہدیہ
تشکر پیش کرتے فرمایا کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن
سے میں اپنی اہل وطن بہنوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں
نے برفانی علاقے میں ننگے پاؤں چل کر ہماری توپوں کو

Marfat.com

اشیائے خوردنی اور سامان جنگ کے ذخائر بہم پہونچائے ہیں

[مسلم اوٹ لک پیرس زمیندار
۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۲۳ء]

Marfat.com

فاطمہ خانم

نوجوان خواتین بھی احیائے عثمانیہ میں [illegible] تاریخ اگر وہ لکھی جائیگی تو اس کے روشن ترین صفحات اس جماعت [illegible] کے کارناموں سے جگمگا اٹھینگے۔

فاطمہ خانم کسی بڑے ترکی خاندان سے تعلق نہیں رکھتی ہیں بلکہ ایک [illegible] آپ نے اپنے شوہر سے فنون جنگ میں کامل مہارت حاصل کی تھی آپ کے دل میں قومیت کے وہ [illegible] جذبات موجزن تھے جو خدمت وطن اور ناموس [illegible] ترک کے دل و دماغ کو گرمائے رہتے ہیں [illegible] جذبات بھڑکانے والی خالدہ خانم [illegible] جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکیں [illegible] لہذا آپ فوراً [illegible] آگئیں۔

فاطمہ خانم کی طرح آپ بھی اپنے شوہر کے ساتھ میدان جنگ [illegible] مقام [illegible] ستان میں نمودار ہوئیں جہاں آپ نے ترکی خواتین کا ایک جرار لشکر جمع کیا فاطمہ نے ابتدا میں اپنے قبیلہ کی عورتوں کو میدان میں آنے

Marfat.com

ترتیب دی تعداد و تقریبین کئین اور جب وہ خدمات جنگ کے لئے تیار ہوگئین تو وہ صوفیہ سے انگورہ پہنچین اور انکو اس خدمت اور مصروفیت سے بھی بچالیا کہ وہ ان مجاہد خواتین کے قواعد جنگ وغیرہ کا انتظام کرے بلکہ مدوحہ نے خالدہ خانم کو اطلاع دی کہ مین نے عورتون کا جو لشکر فراہم کیا ہے مین خود ہی ادسے قواعد جنگ سکھاؤن گی اس اطلاع کے بعد آپ انکی جنگی تربیت مین مصروف ہوگئین اور تھوڑے عرصہ مین آپ نے ایک نسوانی دستہ فوج کو ضروری فنون جنگ سے واقف کرکے اپنے قصبہ کی حفاظت کے لئے متعین کردیا پھر آپ قرب کے دیہات مین گئین اور وہان کی عورتون کو بڑی قابلیت سے آمادہ جنگ کرکے بھرتی شدہ عورتون مین شامل کرلیا اکی مرتبہ آپ نے ان خواتین کا انتخاب کیا اور جو عورتین خدمات جنگ انجام دینے کے قابل نہ تھین انھین آپ نے انگورہ کی جنگی ہیڈکوارٹر کو روانہ کردیا اور جو اس قابل بھی نہ تھین انکو مقامی خدمات سپرد کردین غرض آپکی ایسی ہی دوسری خدمات کے دیکھتے ہوئے دین پناہ سرکار محترم حضور غازی پاشا مصطفےٰ کمال پاشا نے آپ کو اس علاقہ کا مختار کمانڈر بنادیا اور حکم دیا کہ آپ ان مجاہد خواتین سے اپنے اختیار تمیزی کے موافق خدمات لے سکتی ہین اس حکم کے بعد فاطمہ خانم نے نتیجہ سوچتے ہوئے بہادری کی بنا پر فورًا اس نسوانی دستہ کے ساتھ غنیم پر حملہ شروع کردیا لیکن جب آپ کے اس حملہ کی اطلاع جنگی ہیڈکوارٹر کو ہوئی تو اس نے فاطمہ خانم کو

Marfat.com

اس اشتعال و شرارت سے جنگی مصلحت کی بنا پر روک دیا اگرچہ اس وقت فاطمہ خانم
اور آپکی ماتحت خواتین کے جذبات قابو سے باہر تھے تاہم انھوں نے امام
علائی مقولہ کی مناسبت سے اس حکم کی پوری پوری تعمیل کی اور بجائے
اقدام کے آپ نے علاقہ اسمد کا دورہ شروع کر دیا اس دورہ میں پہلے
سے بھی زیادہ محنت و قابلیت سے کام لیا آپ نے اس دورہ میں طلب و
بھرتی کے اپنے نسوانی دستوں کے لئے سامان حرب بھی مہیا کیا اس سامان میں
اکثر ہتھیار یونان ہی کے تھے جنھیں یونانی فوجیں کمالی دستوں کے مقابلہ
میں چھوڑ گئی تھیں اور کمالی جرنیلوں نے انھیں دیہات کی آبادی میں تقسیم
کر دیا تھا آپ نے تمام آبادی سے اس طرح اسلحہ فراہم کئے کہ فی کس ایک
بندوق چھوڑ کر باقی تمام ہتھیار نسوانی لشکر کے لئے طلب کر لئے آپکی اس
ترکیب کو دیہات کی آبادی نے بھی بہت پسند کیا اور ہر شخص نے ضرورت سے
زیادہ اسلحہ کو فاطمہ خانم کے سپرد کر دیا۔

اسلحہ کی معقول تعداد فراہم ہو جانے کے بعد یہ محترم خاتون اپنے دستوں کیلئے
رسد وغیرہ ضروریات جمع کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ آپ کو اس مقصد کی
کامیابی میں مقام ولیسری عثمان اور مضافات اسمد کی عورتوں نے بہت زیادہ
معقول حصہ لیا یہ بلند ہمت خواتین سامان رسد کیلئے گاؤں گاؤں پھرتی
تھیں اور سامان کو کسی ایک جگہ جمع کرتی جاتی تھیں پھر جمع شدہ سامان کیلئے

Marfat.com

انھوں نے انگورہ کے جنگی اسٹاف سے کوئی امداد طلب نہ کی بلکہ جفا و قاتِ آگ بار نہ ملنے کی صورت میں یہ خواتین اپنے کاندھوں پر سامان رسد لاد کر جنگی محاذ پر پہنچاتی تھیں اور انگورہ کو جب تک ان خواتین کی اس محنت و جانفشانی کی اطلاع نہ ملی اسوقت تک خود فاطمہ خانم نے کوئی استدعا نہ کی لیکن جب دوسرے ذرائع سے انگورہ کے جنگی اسٹاف کو آپ کی ان سرفروشانہ مساعی کا علم ہوا تو وزیر باربرداری نے فاطمہ خانم کی امداد کے لئے چند موٹر لاریاں وغیرہ ضروریات رسد بھیجدیں ایہ فاطمہ خانم نے بھرتی شدہ خواتین کے متعدد دستے بنائے جنھیں حسب منظوری خالدہ خانم آپ نے عادتہً اسمیں حملہ آور ہونیکا حکم دیا اور دشمن پر یکایک حملے شروع کر دیئے جن سے یونانی افواج میں تہلکہ مچ گیا اور یونانی سپہ سالار کو جب اس کا علم ہوا کہ اس کی موریچہ بند افواج پر شب کے وقت ترکی عورتیں حملہ آور ہو کر سخت سے سخت نقصان پہنچا رہی ہیں تو اُس نے بھی ایک زبردست پلٹن ان عورتوں کے مقابلہ کے لئے روانہ کی اس پلٹن نے ان عورتوں سے مقابلہ کیا اور آخرکار یونانی دستہ ان بہادر خواتین کی اپنی خدمات سے بازرہ نہ سکا بلکہ یہ شیر دل عورتیں پہلے سے بھی زیادہ جرأت سے لڑتیں بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ خانم کو اس کا علم ہوا کہ یونانی دستے عورتوں کے مقابل زیادہ طاقتور بنا دیئے گئے ہیں تو یہ بہادر خاتون خود میدان میں

ان عورتون کی کمانڈ کرینگی۔ ایک معرکہ مین آپ نے اسقدر شجاعت سے یونانیون
کا مقابلہ کیا کہ دشمن سراسیمہ ہوکر بھاگ گیا۔ یہ وہ زبردست مقابلہ تھا جسمین کئی مجاہد زخمی
بھی شہید ہوئین لیکن فاطمہ خانم کی دلیرانہ مساعی کم نہ ہوئین آخرکار انکی ان خوشنما
نمایان خدمات کا یہ فائدہ ہوا کہ یونان کے غارتگر دستے اب اندرون ملک
غارتگری سے باز آگئے اور ترکی علاقہ کی پریشان آبادی اب اطمینان و
راحت کی نیند سونے لگی اور اسے یونانی اقدام و پیشقدمی کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا
فاطمہ خانم کی ان خدمات کا اثر معمولی نہ تھا بلکہ انکی ان مصروفیتوں اور دیانتدارانہ
جرأت سے اناطولی مستورات مین زبردست عملی روح پیدا کردی اور وہ
جوق در جوق جماعت نسوانی لشکر مین داخل ہونے لگین اور اس طرح نسوانی
لشکرون مین ترکی عورتون کی معقول تعداد قریب قریب داخل ہوگئی آپ کے اس جذبہ
سے اناطولیہ اور آپ کی مردانہ خدمات کا شہرہ اناطولیہ سے گذر کر
انگلستان تک پہونچ گیا تھا چنانچہ ذیل مین جنس انگلستانی پریس کے وہ الفاظ نقل کر
دیتے ہین جو انہون نے فاطمہ خانم کی ان قربانیون اور شہرت افزا کارگذاریون کے
متعلق لکھے تھے لندن کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ

انگورہ کے اخبارات ظاہر ہین کہ مضافات اناطولیہ مین بہت سی
کی عورتون نے مردانہ وار اپنے شہر کی یونانیون کے خلاف مدافعت
کی اور خوب جان توڑ کر لڑین اس معرکہ مین تین ہزار

عورتیں شہید بھی ہوئیں ہیں اور سات زخمی ہوئیں۔۔۔
ملاحظہ ہو اخبار اسٹار لنڈن
مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

رپورٹر کے ایک اور تار کو ملاحظہ کیجیے جس میں اوس نے فاطمہ خانم کی جنگی مصروفیت اور عملی انہماک کا نہایت دقیق الفاظ میں اعتراف کیا ہے جو یہ ہے۔

علاقہ اسمر میں ایک ترکی خاتون فاطمہ خانم نے کئی خواتین کی ایک پلٹن بنائی ہے جو علاقہ مذکور میں یونانیوں سے برسرپیکار رہتی ہے اور یہ پلٹن کئی مرتبہ جنگ آزما ہو چکی ہے۔ اسکے لئے ساز و سامان حرب اور رسد وغیرہ کا انتظام بھی فاطمہ خانم ہی کرتی ہیں ملاحظہ ہو سیاست لاہور —
مورخہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

یہ وہ مختصر سی روداد ہے فاطمہ خانم کی جنگی خدمات کی جو آپ نے حفظ وطن اور بقاے مذہب کے لئے انجام دیں اور ان نہایت ہی مختصر حالات میں اگرچہ ان ترکی خواتین کا ذکر نہیں جنہوں نے فاطمہ ممدوحہ کے ساتھ اہم کارنامے دکھلائے تاہم یہ مجاہد عورتیں فاطمہ خانم کی زیر کمانڈ دشمن کو تباہ کرنے کے لئے جو خونچکاں خدمات انجام دیتی رہیں وہ آسانی سے بھلائے جانے کے قابل نہیں۔

نزہت خانم صدر انجمن نسوان قسطنطنیہ

نزہت خانم ان جلیل القدر ترکی خواتین میں ہیں جنہوں نے قومی عزت و مذہب کے تحفظ و بقا کے لیے ترکیا [illegible] بیش بہا قیمتی خدمات پیش کی ہیں۔ ممدوحہ کے حالات [illegible] میں شامل ہونے چاہیے تھے مگر افسوس کہ آپ کے حالات مجھے اس وقت دستیاب ہوئے جب [illegible] کتاب ختم کرکے دائرہ کو روانہ کرچکا تھا۔

نزہت خانم ایک نہایت روشن خیال اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ آپ سنہ ۱۹۱۸ء میں انگورہ گورنمنٹ کے محکمہ تعلیمات عالیہ میں ممبر [illegible] ہیں۔ اور وطنی خدمات کے سلسلہ میں آپ نے [illegible] میں نہایت ممتاز خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے ترکی خواتین کو مردوں کے دوش بدوش خدمات کیلئے ابھارا۔ اس موضوع پر آپ نے تحریر و تقریر سے بہت زیادہ کام لیا۔ انگورہ میں بھی آپ عورتوں کو ایک ایسے مرکز پر جمع کرنے کی کوشش فرماتی رہیں جہاں سے وہ وطنی خدمات اور اپنے مردوں کی امداد میں زیادہ سودمند ہوں۔ وزارت معارف انگورہ آپ کی طویل اور سودمند خدمات کی بہت زیادہ معترف ہے۔

دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء میں نزہت خانم قسطنطنیہ میں واپس تشریف لائیں اور آپ

یہاں کی مستورات کو ملکی و سیاسی امور میں حصہ لینے کیلئے آمادہ کرنا شروع کیا۔
آپ نے خواتین قسطنطنیہ میں تبلیغ و اشاعت کیلئے متعدد تقریریں کیں چونکہ
ممدوحہ نزہت خانم ایک نہایت ہی پرجوش مقررہ ہیں نیز وہ سرکاری طور پر احرار
انگورہ کی نظروں میں نہایت احترام و عزت رکھنے والی خاتون ہیں اس لئے
انھیں قسطنطنیہ میں اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے زیادہ سہولتیں بہم پہونچیں۔
نزہت خانم نہ صرف ترکی خواتین کو ترکی مردوں کے شانہ بشانہ کام
کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں بلکہ ملکی اور سیاسی امور میں ترکی خواتین کے ذریعہ
اہم خدمات اور حقوق حاصل کرنے کی خواہش مند ہیں۔ اس لئے انھوں نے
قسطنطنیہ کی تعلیم یافتہ خواتین کی ایک انجمن بنائی ہے اور چونکہ نزہت خانم
خود ایک نہایت قابل مشہور خاتون ہیں اس لئے خواتین قسطنطنیہ نے اُن کو
اپنی انجمن کا صدر منتخب کیا ہے۔ اس صدارت کے بعد سے نزہت خانم ترکی
خواتین کی بیداری اور اون کے حقوق کے تحفظ میں صدر درجہ کوشاں ہیں چونکہ
ترکی قوم کو معاہدہ صلح لوزان کے بعد سے جنگ و پیکار سے سکون نصیب ہوگیا
ہے اور اب ترکی مرد اندرونی اصلاح اور ملکی ترقی میں مصروف ہوچکے ہیں
اس لئے نزہت خانم بھی اپنی ہمجنس جماعت کو مردوں کے برابر حقوق
دلانے میں پوری سرگرمی سے مصروف ہیں، اور چونکہ ترکی مدبرین نزہت خانم
کی بلند پایہ شخصیت اور ذی اثر حیثیت سے اچھی طرح واقف ہیں لہذا ترکی
گورنمنٹ بھی نزہت خانم کی موجودہ سرگرمیوں کو دلچسپی کی نظر سے دیکھ رہی ہے
نزہت خانم ترکی عورتوں کو سیاسی امور میں کس درجہ تک ترقی دینا

Marfat.com

چنانچہ جہان تک امر کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے اگست ۱۹۲۳ء کے عام پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر وزیر داخلہ انگورہ علاوہ دیگر خواتین کے منجانب انجمن نسوان قسطنطنیہ ایک نہایت ضروری عرضداشت پیش کی تھی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ اب کہ جنگ و پیکار کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور ترقی انصرام و اصلاح کا آغاز ہو رہا ہے جدید انتخابات میں ترکی خواتین کو اجازت دیجائے کہ وہ مردوں کے برابر ہی ایک نئی انجمن کی بنیاد ڈالکر ان اہم امور مین حصہ لین۔ نزہت خانم کی یہ عرضداشت بظاہر نہایت صاف معلوم ہوتی ہے لیکن مصر کے مشہور عربی اخبار "الاخبار" نے لکھا ہے کہ وزارت داخلہ نے اس عرضداشت کو رد کر دیا،

فی الجملہ نزہت خانم کی خدمات اور آپ کے علمی تبحر کا ترکی مین بیحد احترام کیا جاتا ہے اور آپ کی افضلیت اور بلند شخصیت کا یہ عالم ہے کہ آپ ترکی کے بڑے بڑے اخبارات اظہار رائے کی استدعا کرتے ہین نزہت خانم انگورہ کی قومی پارلیمنٹ مین ممبر بھی رہ چکی ہین غرض آپ کی ان گوناگون صفات و خدمات نے آپ کو ترکی مین نہایت مقبول و ممتاز بنا دیا ہے اب آپ کی اس عام مقبولیت کے ثبوت مین "الاخبار مصر" کی وہ عبارت نقل کرتا ہون جو اخبار مذکور نے قسطنطنیہ کے ترکی اخبار "وقت" سے نقل کی ہے وہ لکھتا ہے کہ

"آستانہ مین ایک نسوانی انجمن کا انعقاد عمل مین آیا ہے جس مین پچاس تعلیم یافتہ عورتین ممبر ہیں۔ ان کی ایک

انتظامی کمیٹی ہے جس کی صدر نزہت خانم ہیں۔ اور جو آجکل ترکی گورنمنٹ کے محکمہ تعلیمات میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ نزہت خانم نے حال ہی میں اخبار "وقت" کے نمائندے سے موجودہ حالات اور ترکی عورتوں کی اصلاح و ترقی کیلئے بیان فرمایا کہ

"اس وقت جبکہ قوم کے افراد میں سے بڑے سے بڑا شخص اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی ملکی اصلاح و ترقی کی کوششوں میں مصروف ہے ترکی خواتین کا اس جانب متوجہ ہونا اور کام میں حصہ لینا نہایت اہم اور سود مند ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ جس ملک میں عورتیں کام میں حصہ نہیں لیتیں وہ بے نتیجہ اور ناکام رہتا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمنے سلطان محمود کے زمانہ سے اصلاح و ترقی کی کوشش شروع کی لیکن ہر ایک کام میں ہمکو ناکامی ہوئی، اور یہ صرف اس وجہ سے کہ مردوں کے ساتھ عورتیں شریک نہیں تھیں!"

اس کے بعد نزہت خانم نے قومی تہذیب کے مسئلہ پر توجہ کی اور اخبار "وقت" کے نمائندے سے بیان کیا کہ اصلاح کی کوشش کی بنیاد جب تک وطنی تعلیم اور قومی تہذیب پر قائم نہ ہوگی وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ اس قسم کی اصلاحی بنیاد کبھی مضبوط نہیں ہو سکتی، اور نہ وہ

Marfat.com

تہذیب حقیقی طور پر مکمل ہو سکتی ہے جس میں قوم بہ حیثیت مجموعی شریک نہ ہو "

(نجات ۲۳ اگست ۱۹۲۲ء)

نزہت خانم جدید ترکی سیاسی اصلاحات میں جس سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں اوس کے مفصل حالات نہایت دلچسپ ہونگے جو آیندہ ایڈیشن میں بالتفصیل لکھے جائینگے انشاء اللہ

ترک اور ترکی عورتیں

مذکورہ حالات تو بعض ان ترکی مجاہد اور تعلیم یافتہ خواتین کے ہیں۔ جنھوں نے نہایت محدود حاصل شدہ اطلاعات کی بنا پر قومی عزت اور مذہبی عظمت کے تحفظ میں بیش بہا قربانیاں پیش کی ہیں تاہم ان نہایت ہی مختصر حالات سے اسقدر پتہ ضرور ملتا ہے کہ ترکی قوم میں اپنی عورتوں کی اصلاح ترقی اور ان کی تہذیب و تعلیم کیلئے اسوقت جو توجہ پائی جاتی ہے اور خود ترکی عورتوں میں اپنی ترقی کے جو جذبات پرورش پا رہے ہیں ان کی رفتار حد درجہ تیز اور امید افزا ہے، ترکان احرار کے سردار اور مسلمانوں کے محترم سپہ سالار غازی اعظم مصطفےٰ کمال پاشا نے ستمبر ۱۹۲۲ء میں ایک سرکاری تقریر میں ترکی خواتین کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ ترکی قوم کے خیالات کا آئینہ ہے اور اس تقریر سے ترکی طبقہ نسوان کے مستقبل کے لیے جو رائے قائم کی جا سکتی ہے وہ نہایت حوصلہ افزا

Marfat.com

(نزا ہے، حضور غازی اعظم نے فرمایا کہ

سال آیندہ مین اسوقت تک وہ سب (عورتین) آزاد ہوجائینگی، اور رسم پردہ کو دور کردیا جائیگا، گو اس مین شک نہین کہ رسم پردہ بالکل ہی مٹا نہین دیجائیگی تاہم اس مین اسقدر سختی بھی باقی نہ رہیگی جس کی وجہ سے عورتین بے بس اور ناکارہ ہو رہی ہین، عورتون کا آزاد ہونا اور تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، عورتونکو علیحدہ کرکے صرف نصف قوم جمہوری حکومت قائم نہین کرسکتی اسکے سوا مردون کو تو دیگر مشغولیتون سے فرصت نہوگی وہ ملک کی اصلاح اور انتظام مین مصروف ہونگے اس لئے عورتون کو مردون کے ساتھ کام سے روکنا اس تحریک کیلئے مفید نہین۔ بلکہ ادن کی شرکت قیمتی فوائد سے مالامال ہے"

(ڈیلی میل لنڈن)

اسقدر حالات کے بعد مین اپنی کتاب کو ختم کرتا ہون گو مجھے اپنی کتاب کے متعلق یہ دعوے نہین کہ وہ بہمہ وجوہ مکمل ہے۔ پھر بھی ہندی خواتین کے لئے اس مین عبرت وسبق آموزی کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔

اگر خدا کی توفیق شامل حال رہی تو "خواتین انگورہ" کا دوسرا

Marfat.com

یشن نہایت شاندار ہوگا، اور موجودہ ایڈیشن میں جو شبہات باقی
ہ وہ درست کر دیے جائیں گے۔

وباللہ التوفیق

خاکسار

"توحیدی"

Marfat.com

فہرست مضامین خواتین انگورہ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	انتساب	۱
۲	مقدمہ	۲
۳	ترکی خواتین کا دور ترقی	۱۲
۴	خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات انگورہ	۳۱
۵	نگار ادیب خانم	۸۵
۶	خواتین قسطنطنیہ	۹۳
۷	چشم دید حالات	۱۱۵
۸	زینب خانم	۱۱۶
۹	عائشہ نامق آغا	۱۱۹
۱۰	ارگویہ بنت حاج	۱۲۱
۱۱	لطیفہ کمال خانم	۱۲۷
۱۲	موہنا فرید خانم	۱۴۲
۱۳	فاطمہ رضیہ خانم	۱۵۶
۱۴	فاطمہ خانم	۱۶۱
۱۵	نزہت خانم	۱۷۷
۱۶	ترک اور ترکی عورتیں	۱۸۱

Marfat.com

[illegible] مسلمانوں کیلئے

[illegible] نیا یا شیل

[illegible] یا سا معروف کے

[illegible] اور لڑکیاں

[illegible] منتقل ہو چکے ہیں لیکن

[illegible] ادبیہ کے رکن ہا تو حید کی

[illegible] ترکی قوم، جزیرۃ العرب

[illegible] لڑکوں اور لڑکیوں اور عورتوں

[illegible] کتب اس میں متعدد

[illegible] ہیں یہ

[illegible] اور لڑکیوں کے

[illegible]

[illegible] ہوگی

Marfat.com